مناقب حیدر کرار رضی اللہ عنہ

میں لاجواب کتاب

خصائص النسائی

مؤلف

حضرت امام المحدثین امام عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ

مترجم

حضرت علامہ الحاج صائم چشتی فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد

ناشر

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

۴۸۶
۹۲

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

مناقب حیدر کرار مولا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

خصائص علی النسائی

مترجم

مؤلف

امام المحدثین حضرت امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد

ناشر

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ - جھنگ بازار - فیصل آباد

فون ۲۶۷۵۶

marfat.com

کتاب	انوارِ مرتضائی اردو ترجمہ خصائصِ نسائی
مؤلف	امام عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
مترجم	حضرت علامہ الحاج صائم چشتی
پہلی بار	جمادی الاوّل ۱۴۰۵ھ
دوسری بار	محرم الحرام ۱۴۰۷ھ
طابع	خالد لطیف
مطبع	مدینہ پرنٹنگ پریس، ۹۔ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد
کاتب	محمد سلیم، عنایت علی طاہر
سائز	۲۳×۳۶/۱۶
صفحات مع عربی متن	۱۷۶
ہدیہ مجلد	۲۴ روپے

ناشر

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

فون ۲۶۷۵۶

marfat.com

تعارف مصنّف وتصنیف

از مترجم

یہ کتاب امیر المؤمنین، امام المتقین، مشکل کشا، شیرِ خدا، اسد اللہ الغالب حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے فضائل ومناقب پر احادیث و آثار کا ایسا بیش بہا خزانہ ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ یوں تو یہ کتاب سیدنا شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب میں وارد ہونیوالی احادیث کا ایک مختصر حصہ ہے۔ مگر اپنی ثقاہت وصحت کے اعتبار سے اس کی افادیت واہمیت آپ کی شان میں لکھی جانیوالی بڑی بڑی کتابوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب کی تصنیف وتسوید ایک ایسے شخص نے کی ہے جو نہ صرف بلند پایہ محدّث اور امام المحدثین ہے، بلکہ اپنے ہمعصر آئمہ فنِ حدیث کا استاذ و امام بھی ہے۔ اور خانوادۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جاں نثار عاشق اور علم بردارِ صداقت بھی۔ یہاں تک کہ اس کتاب کی تصنیف وتبلیغ نے اس کی دنیوی زندگی چھین کر حیاتِ اخروی اور سرمدی کا مالک بنا دیا۔

اس کتاب کے مصنّف ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب المعروف امام نسائی ہیں۔ اور یہ وہی امام نسائی ہیں جن کی کتاب سُننِ نسائی شریف شوافع کی مشہور کردہ کتبِ حدیث صحاحِ ستہ میں سے ایک ہے۔

امام نسائی کی جلالتِ علمی اور فنِ حدیث پر عبور کامل اور ان کی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے چند آئمہ حدیث کے ریمارکس پیش کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حافظ الحدیث مامون مصری کہتے ہیں کہ ہم ابو عبد الرحمٰن النسائی کے ساتھ طرطوس

marfat.com

کی طرف گئے بہت سے بزرگانِ دین جمع ہو گئے اور حفاظِ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں اِن کے لئے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے۔ سب کا اتفاق ابُوعبدالرحمٰن نسائی پر ہو گیا اور سب نے اُنہیں کا انتخاب تحریر کر دیا۔[1]

شیخ مُحقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان امام النسائی کے تعارف کا آغاز اِس طرح کرتے ہیں۔

"یکے از حفاظِ حدیث وعالم ومشارالیہ ومقدم وعُمدہ وقدوہ بود بین اصحاب الحدیث وجرح و تعدیل وے معتبر بین العلماء واوّل کتابے نوشتہ کہ آں را سُنن کبیر نسائی گویند وآں کتابیست جلیل الشان کہ مثل آں نوشتہ نشدہ در جمع طرق حدیث وبیانِ مخرج آں"۔[2]

یعنی آپ مُحدّثین کرام میں حفاظِ حدیث کی جماعت میں بلند پایہ حافظِ حدیث مشہور عالم، افضل وعمدہ اور مُقتدائے زمانہ تھے۔ علمائے حدیث آپ کی تعدیل وجرح کو معتبر مانتے ہیں۔ آپ کی پہلی تصنیف کو سُننِ کبیر نسائی کہتے ہیں۔ یہ وُہ بلند مرتبہ کتاب ہے کہ جمع طرقِ حدیث اور بیانِ مخرج میں اِسکی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

امام ابُوعبدالرحمٰن نسائی صاحبِ تصانیف اور اپنے زمانہ کے مُقتداء پیشوا تھے۔ آپ مصر میں سکونت پذیر تھے۔ اور اُن کی تصنیفات اُن کے علاقہ میں مشہور ومعروف تھیں اور بے شمار لوگ اُن سے افادہ واستفادۂ حدیث کرتے تھے۔[3]

صاحبِ مُستدرک ابُوعبداللہ حاکم فرماتے ہیں۔

۱۔ ابُوعبدالرحمٰن نسائی کی فقہ وحدیث کے بارے میں گفتگو بیان کرنے سے

---

[1] : مظاہر حق شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۱۳۱

[2] اشعۃ اللمعات " " ج ۱ ص ۹

[3] :۔ اشعۃ اللمعات " " ج ۱ ص ۱۹

marfat.com

کہیں بڑھ کر ہے۔ جو شخص بھی اُن کی کتاب "سُنن" میں غور کرے گا حیران رہ جائیگا۔[۱]

۲۔ اہلِ اسلام کے درمیان چار اشخاص کو حافظِ حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن میں پہلا نام ابُوعبدالرحمٰن نسائیؒ علیہ الرحمتہ کا ہے۔[۲]

مشہور محدّث امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

علمِ حدیث اور جرح و تعدیل کے لحاظ سے ابُوعبدالرحمٰن نسائی رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ہر شخص پر مقدم تھے۔[۳]

امام نسائیؒ کے ہم عصر مشہور محدّث ابُوالحسین بن مظفر فرماتے ہیں۔

مصر میں ہمارے تمام مشائخ امام نسائی کے تقدم اور اُنکی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔[۴]

مشہور محدّث اور ناقد حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ،

امام نسائیؒ نقدِ رجال میں انتہائی محتاط، معتمد اور اپنے تمام معاصرین پر مقدم تھے۔ فنِ رجال میں ماہرین کی ایک جماعت نے امام نسائیؒ کو امام مسلم بن حجاج پر بھی ترجیح دی ہے۔ اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو فنِ اسماء رجال اور دیگر علومِ حدیث میں امام الائمہ ابُوبکر بن خزیمہ صاحبِ صحیح سے بھی افضل گردانا ہے۔[۵]

مشہور ماہرِ رجال علامہ ذہبی لکھتے ہیں،

امام نسائیؒ حدیث، عللِ حدیث اور اسماء رجال کے علوم میں مُسلمؒ، ترمذی اور ابُوداؤد سے بھی زیادہ ماہر ہیں۔ اور اس میدان میں وہ ابو زرعہ اور بخاری سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں۔[۶]

اس کتاب کے مصنف کی نادرِ روزگار شخصیت اور اُن کی علمی وجاہت کے مختصر تعارف کے بعد اب اُن سطور کی وضاحت کی جاتی ہے جن میں اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ کتاب الخصائص

۱۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۱۳۱۴ ۲۔ مظاہر حق جلد ۵ ص ۱۳۱۴، اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۹ تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۱ ۳۔ ۴: تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۱، تہذیب التہذیب للعسقلانی جلد ۱ ص ۳۷ ۵۔ ہدی الساری للعسقلانی جلد ۱ ص ۲۲ ۶ تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۱

۶ ۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

عشقِ رسُول اور محبت آلِ رسُول کی وُہ تفسیر ہے جس کی تسوید و تبلیغ نے مصنف کی ظاہری حیات چھین کر شہادت کا درجہ عطا کیا اور حیاتِ جاودانی کا مالک بنا دیا۔

ثقہ محدثین اور مصنف کے اپنے بیان کے مطابق یہ کتاب بعض ناگزیر حالات میں اُس وقت تصنیف کی گئی جب وُہ اپنے مسکن مصر سے دمشق تشریف لائے۔ اور وُہ ناگزیر اور ناگفتہ حالات یہ تھے کہ اُس زمانہ میں بنو امیہ کی حکومتوں کے مسلسل زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے اہالیانِ دمشق کی اکثریت ناصبیت کا شکار ہو چکی تھی۔ اور لوگ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام گھرانے والوں کو بالعموم اور جناب شیرِ خُدا علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم کو بالخصوص کھلے بندوں نشانہ سب وشتم بناتے اور خاندانِ بنو اُمیہ کے جائز و ناجائز فضائل و مناقب بیان کرتے۔

اِن شدید ترین حالات نے امام نسائیؒ جیسے واقفِ حدیث و علوم حدیث اور صاحبِ بصیرت شخص کو دہلا کے رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے معیارِ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اُن تمام احادیث و آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا جو مولائے کائنات حیدرِ کرار اور دیگر اہلِ بیتِ رسُول علیہم الصلوٰت کے فضائل و مناقب کی صورت میں اُن کے علم میں تھے۔ اور اُن کی ثقاہت اُن کے علم کے مطابق مُسلّم تھی۔

چنانچہ امام نسائیؒ کے ایک شاگرد محمد بن موسیٰ مامونی اِن امُور کی نشاندہی اِس طرح کرتے ہیں کہ امام نسائیؒ نے فرمایا،

دخلتُ دمشقَ والمنحرفُ عن علیٍ بھا کثیرٌ فصنفتُ کتاب الخصائص رجوتُ ان یھدیھم اللہ[۱]

یعنی مَیں دمشق میں گیا تو وہاں لوگوں کی اکثریت کو دیکھا کہ وہ تاجدارِ ہل اتٰی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں نے اِس امید پر کتاب الخصائص تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ اِن لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام عبداللہ یافعی اپنی تاریخ میں بیان کرتے

۱۔ "تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۶۹۹"

marfat.com

ہیں کہ، امام نسائی علیہ الرحمۃ نے امیر المومنین علی مرتضےٰ اور اہلِ بیت کرام علیہم التحیۃ والسلام کے فضائل و مناقب میں کتاب الخصائص تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا کہ آپ نے دیگر صحابہ کرام کے فضائل میں کیوں نہیں لکھا، تو آپ نے فرمایا کہ اِس تصنیف کا باعث یہ ہے کہ جب میں دمشق میں آیا تو وہاں کے لوگوں کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منحرف پایا۔ میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہِ ہدایت پہ لے آئے اِس لئے میں نے یہ کتاب "الخصائص" تصنیف کی۔

"یافتی آوردہ کہ کتاب خصائص امیر المومنین علی و اہلِ بیت علیہم التحیۃ والسلام تصنیف کرد: تا اورا گفت! چرا در فضل صحابہ دیگر نمی نویسی؟ گفت باعثِ من بر آں تصنیف آں بود۔ کہ چوں در دمشق در آمدم مردم آں ناحیہ را منحرف یافتم از امیر المومنین علی خواستم کہ خداوند تعالیٰ ایشاں را براہِ راست آرد بسبب آں کتاب مذکور را تالیف کردم[1]"

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ امام نسائی کی شہادت کا باعث بھی دمشق کے لوگوں کے سامنے اِس کتاب کو پڑھ کر سنانا ہی بنا۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں۔

"اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقب مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کتاب الخصائص" کی تصنیف سے فارغ ہوتے تو انہوں نے چاہا کہ اِس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اُس کی اصلاح ہو جاتے۔ ابھی آپ اِس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا، امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟ امام نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرا سر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھے اِن کے مناقب میں سوائے اس حدیث "لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ" کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی۔ یعنی حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کے پیٹ کو نہ بھرے، آپ کے یہ الفاظ سُنتے تو لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ اُن کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ

---

[1] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹

نیم جان ہو گئے تو خادم انہیں اٹھا کر گھر لے آئے، پھر فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو تاکہ میرا انتقال مکہ یا اس کے راستے میں ہو۔ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہاں صفا مروہ کے درمیان دفن کئے گئے۔

دیگر محدثین اور امام نسائی کے سوانح نگاروں نے بھی تقریباً یہی تمام واقعہ نقل کیا ہے۔ مگر تذکرۃ المحدثین کے فاضل مصنف علامہ ذہبی کے حوالہ سے امام نسائی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی گفتگو اردو ترجمہ کی صورت میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خصائص کی تصنیف کے بعد امام نسائی نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اس کو پڑھ کر سنایا، چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اس لئے اس کتاب کو سن کر وہ لوگ مشتعل ہو گئے۔ مجمع سے کسی شخص نے کہا ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو تو آپ نے فرمایا کیا معاویہ کے لئے علی کا مساوی ہونا کافی نہیں ہے جو تم برتری کا سوال کر رہے ہو؟ حالانکہ امام ذہبی کی عربی عبارت یہ ہے۔

فسالہ، ان یحدثہم بشیء من فضل معاویۃ، فقال بما یکفی معاویۃ ان یذہب راس براس[1]

خط کشیدہ عبارت اگر ذہبی کی اس عبارت کا ترجمہ ہے، تو کار طفلاں تمام خواہد بود اگر مصنف کا سہو ہے تو ہولناک صورت حال ہے اور اگر دانستہ ایسا کیا گیا ہے تو ہم دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں اور اس پر طرہ کہ نسائی شریف کے ایک سنی ترجمہ نگار نے یہی عبارت متن و عن نسائی شریف کے مقدمہ میں نقل فرما کر بجائے تذکرۃ المحدثین کے تذکرۃ الحفاظ کا حوالہ نقل کر دیا ہے کاش یہی بزرگ اصل کتاب دیکھ کر ترجمہ درست کر لیتے بہر کیف بالحکم ہو یا تساہل یہ امر شیعہ، اہلسنت نہیں تذکرۃ الحفاظ مترجم اردو میں اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

کسی نے ان سے حضرت معاویہ اور ان کے فضائل کے متعلق سوال کیا تو بولے کیا معاویہ کے لئے اتنا کافی نہیں کہ برابر سرابر نجات پا جائیں چہ جائکہ ان کی فضیلت بیان کی جائے[2]

شاہ عبد العزیز اس کا ترجمہ فارسی زبان میں اس طرح کرتے ہیں

کہ معاویہ را ہمیں بس است کہ سر بسر نجات یابد و امناقب کی است[3]

شاہ عبد العزیز کی اس فارسی عبارت کا ترجمہ عبد السمیع دیوبندی اس طرح کرتے ہیں

---

[1] تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۶ [2] تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۲۹۹ [3] تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ ج ۲ ص ۷۸۴ [4] بستان المحدثین ص ۲۹۰

marfat.com

معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں ؟ ^۱

اشعۃ اللمعات میں اس عبارت کا آغاز اما یکفی کی بجائے اما یرضی سے ہوتا ہے تاہم اس کا ترجمہ علامہ محمد سعید نقشبندی نے اس طرح کیا ہے،

معاویہ اس پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن صرف نجات ہی حاصل کرلیں فضیلت کی بات تو بہت دور کی ہے ^۲

بہرکیف! اس سہو ترجمہ سے بات بہت دُور نکل جانے کا امکان نہ ہوتا تو یہ حوالہ جات پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ امام نسائی جیسے بزرگ اور علوم حدیث کے ماہر شخص سے یہ امر بعید ہے کہ وہ حضرت علی اور امیر معاویہ دونوں کا درجہ مساوی اور برابر بیان کرتے۔ حضرت علی السابقون الاولون سے ہیں۔ بدری صحابی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار فضائل ایسے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں، چہ جائیکہ ان کو امیر معاویہ کے برابر کا درجہ دیا جاتا۔ یہ تصور قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ وقطعیہ کی تکذیب و تردید کے مترادف ہے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور میں ہدیۂ منقبت پیش کرتے ہوئے آپ کے ساتھ امیر معاویہ کا موازنہ اس طرح کرتے ہیں۔

کے رسد مولا بہمسر نابناکت نجم ستام
گو بنور صحبت آید ہم صبح انور آمدہ ^۳

شہادت

امام نسائی کی وفات کے پس منظر کے پیش نظر یہ امر واضح ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت سے والہانہ محبت کا ثبوت محض ان کی شان میں آنے والی روایات کو جمع کرنے سے ہی نہیں بلکہ ان کے حضور میں نذرانہ زندگی پیش کرکے دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی موت شہادت کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد حیات سرمدی میں تبدیل ہوگئی حافظ ابن کثیر منقولہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں فتوفی بمکۃ مقتولا شہیدا ^۴

٢١٤ھ حضرت امام نسائی کی ولادت ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں اور شہادت متفق علیہ ۳۰۳ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہیں پر اللہ تعالیٰ کے شعائر صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے

---

^۱ اشعۃ اللمعات مترجم ادو ج ۱ ص ۴۰ ^۲ حدائق بخشش ص ۱۶۳ ^۳ البدایہ والنہایہ ج ۱۱ ص ۱۲۴

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی نماز کا بیان

پہلی حدیث راویانِ حدیث محمد بن المثنیٰ، عبد الرحمٰن یعنی ابن المہدی، شعیب سلہ ابن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے حبۃ العرنی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں۔

دوسری حدیث راویانِ حدیث: محمد بن المثنیٰ، عبد الرحمٰن، شعبہ، عمرو بن مرۃ، ابی عمرۃ،

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص ہیں۔

ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا بیان

پہلی حدیث راویانِ حدیث محمد بن المثنیٰ، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، عمرو بن مرۃ، ابی حمزہ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام لانے والے پہلے شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

دوسری حدیث راویانِ حدیث: عبد اللہ بن سعید، ابن ادریس، ابی حمزۃ مولیٰ انصار۔

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، کو فرماتے سنا

marfat.com

کہ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے اسلم علیؓ رضی اللہ عنہ، کے الفاظ استعمال کیے ہیں، یعنی حضرت علیؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔

تیسری حدیث راویان حدیث۔ محمد بن عبید بن محمد کوفی، سعید بن خثیم، اسد بن وداعہ ابی یحییٰ بن عفیف، اپنے دادا عفیف سے روایت

کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک دفعہ اپنے گھر والوں کے لئے کپڑے اور عطر خریدنے کے لئے مکہ آیا، پس میں عباس بن عبد المطلب جو ایک تاجر آدمی تھے، کے پاس پہنچا۔ میں اُن کے پاس ایسی جگہ پر بیٹھا ہُوا تھا جہاں سے مجھے کعبہ نظر آتا تھا۔ آسمان میں سورج کے گرد ہالہ پڑا ہُوا تھا۔ پس وُہ بلند ہُوا اور چلا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک نوجوان آیا اور اُس نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر کعبہ کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو گیا۔ ابھی میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اُس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا، پھر تھوڑی دیر بعد ایک عورت آئی اور اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ نوجوان نے رکوع کیا تو اُس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ نوجوان نے رکوع سے سر اٹھایا تو لڑکے اور عورت نے بھی اپنا اپنا سر اٹھایا۔ نوجوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا۔ مَیں نے کہا اے عباس! بہت بڑا واقعہ ہُوا ہے؟ عباسؓ نے کہا بہت بڑا واقعہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نوجوان کون ہے؟ مَیں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ ہے جو میرا بھتیجا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا کون ہے؟ یہ علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) ہے، جو میرا بھتیجا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ عورت کون ہے؟ یہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جو اس نوجوان کی بیوی ہے۔ میرے اِس بھتیجے نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا رب زمین و آسمان کا رب ہے۔ اور جس دین پر وُہ کاربند ہے، اُس کے ربّ نے اُسے اسکا حکم دیا ہے اور خُدا کی قسم! تمام روئے زمین پر ان تینوں کے سِوا، کوئی اس دین کا پیروکار نہیں۔

marfat.com

چوتھی حدیث راویان حدیث :۔ احمد بن سلیمان الرہاوی، عبداللہ بن موسیٰ، علاء بن صالح منہال ۔ حضرت عمرو بن عباد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھائی ہوں، اور میں صدیق اکبر ہوں، اور میرے بعد، جھوٹا آدمی اس بات کو نہیں کہے گا، میں لوگوں سے سات سال پہلے ایمان لایا ہوں

آپ کرم اللہ وجہہ کی عبادت کا بیان

پہلی حدیث راویانِ حدیث :۔ علی بن نذر کوفی، ابن فضل، اجلح حضرت عبداللہ ابن المزیل، حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مَیں اِس امت کے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا جس نے حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد میرے سوا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو، مَیں نے اِس امت کے ہر فرد کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

مقامِ علی علیہ السلام نگاہِ خُدا میں

پہلی حدیث راویان :۔ ہلال بن بشیر البصری، محمد بن خالد، موسیٰ ابن یعقوب، مہاجر بن مسمار حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جمعہ کے روز رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا، آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں، لوگوں

marfat.com

نے کہا یا رسول اللہ آپ درست فرما رہے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا قرض ادا کرے گا اور جو اس سے دوستی کرے گا میں اُس کا دوست ہوں گا اور جو اس سے دشمنی رکھے گا میں اُس کا دشمن ہوں گا۔

دوسری حدیث راویان :۔ قیتبہ بن سعید بلخی، ہشام بن عمار دمشقی، حاتم، بکیر بن سمار، عامر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت سعد کو امیر بنایا اور کہا کہ ابو تراب کو گالیاں دینے سے تجھے کون سی بات مانع ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ تین ایسی باتیں یاد ہیں کہ میں انہیں ہرگز گالی نہیں دوں گا۔ اور اگر ان میں سے ایک بات بھی مجھ میں پائی جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہو۔

میں نے حضرت علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ آپ نے کسی غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے چھوڑا تو حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام تھے۔ مگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں۔

اور جنگِ خیبر کے روز میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم اُس شخص کو جھنڈا عطا کریں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ پس ہم گردنیں بلند کر کے جھنڈے کی طرف دیکھنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کو میرے پاس بلاؤ۔ آپ آئے تو آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں میں لعابِ دہن

marfat.com

مبارک لگایا اور آپ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

اور جب آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا" نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ، بی بی فاطمہؓ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تیسری حدیث راویان حرمی بن یونس بن محمد طرطوسی، ابو غسان، عبدالسلام موسیٰ الصغیر، عبدالرحمٰن بن سابطہ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ حضرت علیؓ کے عیب بیان کرنے لگے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے تین خصائل بیان فرماتے ہوئے سنا ہے اگر اُن میں سے کوئی ایک خصلت بھی مجھے میسر ہو تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

"آپ فرماتے تھے علیؓ مجھے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد نبی نہیں"۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ "جس کا میں مولیٰ ہوں، علیؓ بھی اُس کا مولیٰ ہے"۔

چوتھی حدیث راویان۔ زکریا بن یحییٰ، سجستانی، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد، عبدالواحد بن ایمن، ایمن

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا کرے گا۔ چنانچہ آپ کے اصحاب نظریں اُٹھا اُٹھا کر جھنڈے کی طرف دیکھنے لگے تو آپ

marfat.com

نے وہ جھنڈا حضرت علی علیہ السلام کو عنایت فرما دیا۔

پانچویں حدیث راویان زکریا بن یحییٰ، حسن بن حماد، مسہر بن عبد الملک عیسیٰ بن عمر، سدّی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندہ تھا آپ نے فرمایا اے اللہ! تجھے اپنی مخلوق میں سے جو شخص سب سے زیادہ محبوب ہے اُسے میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے اُنہیں بھی واپس کر دیا پھر حضرت علی آئے تو آپ نے انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت فرما دی۔

چھٹی حدیث راویان:۔ احمد بن سلیمان رہاوی، عبداللہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے باپ ابی لیلیٰ سے روائت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا، اور وہ اُس وقت ان کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ لوگ آپ کی کچھ باتوں کو تعجّب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ موسم سرما میں دو چادریں لئے باہر نکلتے ہیں اور موسم گرما میں موٹے اور کھردرے کپڑے پہن کر باہر آتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کیا تو جنگ خیبر میں ہمارے ساتھ نہ تھا؟ انہوں نے کہا میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر کے فتح کرنے کیلئے جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بغیر فتح کئے واپس آ گئے۔ پھر حضرت عمر رض کو جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بھی بغیر فتح کئے واپس آ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے میری طرف پیغام بھیجا اور میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا

marfat.com

آپ نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈال کر بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی کہ اے اللہ! علی کی گرمی اور سردی سے حفاظت کر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے نہ کبھی گرمی کا احساس ہوُا ہے اور نہ کبھی سردی محسوس ہوئی ہے۔

ساتویں حدیث راویان:۔ محمد بن علی بن حبہ الواقدی، معاذ بن خالد، حسین بن واقد

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے اپنے باپ بریدہ کو کہتے سُنا کہ ہم جنگِ خیبر کے روز پہلو بہ پہلو چل رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا مگر آپ سے خیبر فتح نہ ہوُا۔ دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا، آپ بھی لوٹ آئے اور فتح حاصل نہ ہوئی اور لوگوں کو بھی تنگی اور سختی محسوس ہوئی تو رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَیں کل اُس شخص کو اپنا جھنڈا دینے والا ہوں جو اللہ اور اُس کے رسُول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اُس کا رسُول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹے گا۔ ہم نے رات بہت خوشی سے گذاری کہ کل فتح حاصل ہونے والی ہے۔ صبح کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی پھر آکر کھڑے ہو گئے اور جھنڈا عطا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ لوگ اپنی اپنی ٹولیوں میں تھے۔ ہم میں سے جو آدمی بھی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اپنا کوئی مقام سمجھتا تھا وہ اِس بات کا آرزومند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے۔ مگر آپ نے حضرت علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا تو اُن کو آشوبِ چشم کا عارضہ تھا۔ آپ نے اُن کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈال کر ہاتھ پھیرا اور ان کو جھنڈا عنائت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ وہ کہتے ہیں ہمیں یہ بات اُن لوگوں نے بتائی جو گردنیں لمبی کر کے جھنڈے کو دیکھ رہے تھے۔

آٹھویں حدیث راویان:۔ محمد بن بشار، بن دار البصری، محمد بن جعفر، عوف بن میمون، ابی عبداللہ عبدالسلام، عبداللہ بن بریدہ۔

marfat.com

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر کے ایک قلعہ میں اُترے، اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ کچھ لوگ حضرت عمرؓ کے ساتھ گئے اور اہل خیبر کے ساتھ لڑے پس حضرت عمر اور ان کے ساتھی منتشر ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹ آئے، تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں اب اُس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اصرار کیا، پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور کچھ لوگ آپؓ کے ساتھ گئے۔ آپؓ کا اہلِ خیبر سے آمنا سامنا ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ مرحب یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

”خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند ہوں، اور ایک تجربہ کار بہادر ہوں۔ جب شیر میری طرف آتے ہیں تو میں غضبناک ہو کر کبھی نیزہ زنی اور کبھی شمشیر زنی کرتا ہوں“

حضرت علی علیہ السلام سے اس کی دو جھڑپیں ہوئیں، آپؓ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری جو اس کے سر سے پار ہو گئی۔ سب اہلِ لشکر نے آپ کی تلوار کی ضرب کی آواز کو سُنا۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لشکر کے آخری آدمی کو ابھی اونگھ بھی نہ آئی تھی کہ پہلے نے فتح کی نوید سُن لی۔

نویں حدیث راویان: قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمٰن الزہری۔

حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کل یہ جھنڈا میں اس شخص

marfat.com

کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا محبوب ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اُسے محبوب رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے۔ ہر آدمی اس بات کا آرزو مند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے۔ آپ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! علی آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کی طرف پیغام بھیجو۔ آپؑ آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور آپ کے لئے دُعا فرمائی تو آپ تندرست ہو گئے گویا آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اُن سے اس وقت تک جنگ کروں گا یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی اسلام قبول کر لیں۔

اِس کے جواب میں حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،،

"آرام اور وقار سے جائیے یہاں تک کہ آپ ان کے صحن میں اُتر جائیں، پھر انہیں دعوتِ اسلام دیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں وہ انہیں بتائیں۔ اور خدا کی قسم! اگر اللہ تعالےٰ آپ کے ذریعے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو وہ آپ کے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کے الفاظ میں ناقلین کا اختلاف

پہلی حدیث راویان :۔ ابو الحسین، احمد بن سلیمان الرہاوی، یعلی بن جبید، یزید بن کیسان، ابی حازم۔

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ تو لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ وہ کون شخص ہے۔ آپؐ نے فرمایا علی ابن ابی طالبؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان کو آشوب چشم ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر لعاب دہن لگایا اور انہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

دوسری حدیث راویان: قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہل، ابو سہل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو بلایا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ اور فرمایا جاؤ اور جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا نہ کرے کسی طرف توجہ نہ کرو۔

حضرت علی چل پڑے پھر کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے دریافت کرنے لگے، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کس چیز پر ان سے جنگ کروں۔

فرمایا ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیدیں۔ جب وہ ایسا کر دیں تو ان کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

marfat.com

تیسری حدیث راویان :۔ اسحاق بن ابراہیم راہویہ جریر۔

جناب سہیل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ وہ خیبر کو فتح کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نظر اٹھا کر جھنڈے کو دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور انہیں بھیجا پھر فرمایا جاؤ! اور لڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے، اور کسی طرف متوجہ نہ ہونا۔

وہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ تعالےٰ نے چاہا حضرت علی علیہ السلام چلے، پھر کھڑے ہو گئے مگر کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس بات پر لوگوں سے جنگ کریں۔ فرمایا ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں۔ جب وہ ایسا کر دیں تو ان کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو۔ اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔

چوتھی حدیث راویان :۔ محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی، ابوہاشم مخزومی، وہیب سہیل بن ابی صالح، ابی صالح۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز فرمایا کہ میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اُسے فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کو پسند نہیں کیا۔ پس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھنڈا دے دیا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کسی طرف متوجہ نہ ہونا

marfat.com

آپؓ نے تھوڑی دور جا کر کہا یا رسول اللہ! ہم کس بات پر جنگ کریں، فرمایا اس بات پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں، جب وہ ایسا کر دیں تو وہ اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیں گے، سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو، اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ پر ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث

راویان حدیث:۔ عباس بن عبد العظیم عبدی بصری، عمر بن عبد الوہاب، معتمر بن سلیمان سلیمان، منصور، ربعی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا، جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا، اور آپؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

اس بارے میں حضرت حسن بن علی علیہ السلام کی حدیث

جبریل دائیں اور میکائیل آپکے بائیں

اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ، نضر بن شمیل، یونس بن ابی اسحٰق، ہبیرہ بن مریم

جب سیدنا امام حسن علیہ السلام کے والدِ معظم شہید ہو گئے تو آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا: گذشتہ روز تم لوگوں نے اس

شخص کو شہید کیا ہے ، جس سے نہ پہلے لوگ سبقت لے جا سکتے ہیں اور نہ بعد میں آنے والے اس کے مقام کو پا سکیں گے ۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کے لئے فرمایا ہے کہ کل میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کرونگا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں ۔ اور جبرئیل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں لڑتے ہیں پھر اسکا جھنڈا واپس نہیں آئے گا حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے فتح یاب فرما دے ، اُس نے سوائے نوسَو کے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا ۔ اور وہ بھی اس کے عیال نے عطیے سے لئے تھے ۔ آپ کا ارادہ تھا کہ آپ ان سے اپنے گھر والوں کے لئے ایک خادم خریدیں ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ علی کو کبھی رسوا نہیں کریگا — فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک روایت کی حدیثیں ۔ راویان ۔ میمون بن المثنیٰ ، ابو الوضاح یعنی ابوعوانہ ، ابو بلج بن ابی سلیم ۔

حضرت عمرو بن میمونہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ، جب کہ وہاں نو گروہ آئے اور کہنے لگے کہ اے ابن عباس ! کیا آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہونا پسند فرمائیں گے یا علیحدہ ہونا ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا بلکہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا ، اور اُس وقت آپ تندرست تھے ۔ اور یہ واقعہ آپ کی بینائی ضائع ہونے سے پہلے کا ہے ۔ چنانچہ آپ نے اُن لوگوں کو فرمایا کہ بات شروع کرو ، تو انہوں نے بات کی ، جسے ہم نہیں جانتے کہ

marfat.com

کیا بات کی۔

پھر ایک شخص آیا اور کپڑے جھاڑتے ہوئے افسوس کرنے لگا۔ اور وہ لوگ ایسے شخص کے متعلق جھگڑا کرنے لگے جس کیلئے عشرتھا، اور اُس شخص کے متعلق جھگڑنے لگے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱:۔ کہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا محبوب ہے اور اللہ عزّوجلّ اُسے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔

اِس فرمان کے بعد لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے، تو آپؐ نے فرمایا، جس نے دیکھنا تھا دیکھا پھر فرمایا! کہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ آٹا پیس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کام کوئی دوسرا نہیں کرسکتا؟

پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور آپؑ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور جھنڈے کو تین بار لہرا کر حضرت علی کو عطا فرما دیا، پس حضرت علیؑ صفیہ بنت حیؓ کو لائے۔

۲:۔ کہا کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا، اور ان کے پیچھے حضرت علی کو روانہ فرمایا تو حضرت علیؑ نے ان سے سورۃ توبہ لے لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِسے صرف وہی شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔

۳:۔ کہا کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے چچا کے بیٹے حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ بھی فرمان ہے کہ،،

"جب آپؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں کون ہے جو مجھ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے عرض کیا!

marfat.com

کہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہوں۔

۴ :۔ کہا کہ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔

۵ :۔ کہا! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کو کپڑے میں ڈھانپ کر فرمایا کہ "بیشک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے ہر برائی کو دُور رکھے اور تمہیں خوب خوب پاکیزہ فرما دے"۔

۶ :۔ کہا! اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک اوڑھ لی اور آپ کے مکان پر سو گئے۔ اور مشرکین مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برساتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت علی علیہ السلام سوئے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے خیال کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں، تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا لیں چنانچہ حضرت ابوبکرؓ چلے گئے اور آپؐ کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔

کہا کہ! حضرت علیؓ پر کفار نے اسی طرح پتھر برسانے شروع کر دیئے جس طرح کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برساتے تھے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیچ و تاب کھانے لگے۔ کہا! کہ آپ نے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور باہر نہ نکلے حتیٰ کہ صبح ہو گئی تو آپ نے سر سے کپڑا اتار دیا۔ کفار نے حضرت علی کو دیکھا تو کہا کہ تو کمینہ ہے (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تھے تو وہ خاموش رہتے تھے اور تم چلاتے ہو۔ اور یہ بات ہمیں عجیب معلوم ہوتی ہے۔

۷ :۔ کہا کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا؟

marfat.com

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " نہیں رہ یہ سنا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام ؟ تجھے نبوت نہیں پہنچے گی ، البتہ تم میرے خلیفہ ہو ۔

۸ :۔ کہا ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا کہ "تم میرے بعد تمام مومنوں کے ولی ہو"۔

۹ :۔ کہا ! اور سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دئیے گئے۔

۱۰ :۔ کہا ! پس فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لے آتے اور آپ کے گھر کے لئے سوائے مسجد کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔

۱۱ :۔ کہا کہ ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں اُسکا علی مولیٰ ہے۔

۱۲ :۔ کہا کہ ! قرآن مجید میں اللہ عزّ وجلّ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم اصحاب الشجرہ ،، بیت الرضوان میں حصہ لینے والوں سے راضی ہوئے۔ پس ہمیں معلوم ہے جو اُن کے دلوں میں ہے۔ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اِس فرمان کے بعد وہ اُن پر ناراض ہوا ؟

اور جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل مکہ کے لئے جاسوسی کرنے والے " بدری صحابی " کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ کام کرنے والا ہے اور کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل بدر کے لئے اطلاع فرمادی ہے کہ " پس تم جو چاہو کرو ،،

marfat.com

علی علیہ السلام کے لئے بخشش ہے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی حدیث راویان :- ہارون بن عبداللہ جمال بغدادی ، محمد بن عبداللہ زبیر الاسدی علی بن صالح ، ابی اسحاق ، عمرو بن مرۃ ،

حضرت عبداللہ بن سلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ارشاد فرمایا یا علی میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو جب بھی انہیں کہے تو تیرے لئے بخشش ہو حالانکہ تم بخشے ہوئے ہو۔ پھر آپ نے یہ وظیفہ بتایا۔

" لا الٰہ الا اللہ ، الحلیم الکریم ، لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم ، الحمد للہ رب العالمین "

دوسری حدیث راویان :- احمد بن عثمان حکیم کوفی خلا علی بن صالح ، ابی اسحٰق ہمدانی عمرو بن مرۃ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے لئے فرمایا " یا علی ! کیا میں تمہیں غم دور کرنے والے کلمات انبساط کی تعلیم نہ دوں ، پھر فرمایا " لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السمٰوات السبع ورب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین "

تیسری حدیث راویان :- صفوان بن عمر الحمصی ، احمد بن خالد ، اسرائیل ، ابی اسحٰق ،

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ " غم دور کرنے والے کلمات " اور اس کے مثل ہی محمد بن عثمان بن حکیم ، ابو غسان ، اسرائیل ، ابی اسحٰق ، عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث مروی ہے۔

چوتھی حدیث راویان :- علی بن محمد بن علی المصیصی ، خلف بن ابی تمیم ، ابو اسحاق عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے

marfat.com

فرمایا کہ یا علیؑ! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ تو جب بھی انہیں ادا کرے تو تیرے لئے بخشش ہو، حالانکہ تو بخشا ہوا ہے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔

"لا الٰہ الا اللّٰہ العلی العظیم لا الٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العالمین"

پانچویں حدیث راویان:۔ حسین بن حارث، فضل بن موسیٰ، حسین بن واقد ابی اسحاق، حرث۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ تو جب بھی یہ دعا مانگے تو تیرے لئے مغفرت ہو، حالانکہ تو پہلے ہی بخشا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا "ہاں"، تو آپؐ نے فرمایا۔

"لا الٰہ الا اللّٰہ العلی العظیم، لا الٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم لا الٰہ الا اللّٰہ سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم"

اختلاف ابی اسحاق:۔ ابو اسحق کہتے ہیں کہ حرث سے صرف چار حدیثیں سنی گئی ہیں۔ اور یہ حدیث اُن میں سے نہیں۔ اور میں نے اسے حسین بن واقد اسرائیلی، علی بن صالح اور حرث الاعور کی مخالفت میں بیان کیا ہے۔ اور یہ عاصم بن عمرہ کی روائت میں نہیں ہے، حالانکہ وہ اس سے زیادہ صالح ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے علی کے دِل کا امتحان لے لیا ہے

الحدیث:۔ راویان:۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی، اسود بن عامر، شریک، منصور، ربعی۔

marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ آئے، اور کہا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آئے ہیں۔ اور انہیں دین اور فقہ، سے کچھ رغبت نہیں، بلکہ وُہ ہمارے نقصان اور ہمارے مالوں کی وجہ سے فرار ہو کر آپ کے پاس آگئے ہیں تو وہ ہمیں لوٹا دیجئے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ انہوں نے سچ کہا ہے کہ یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سُنا تو آپ کے چہرے پر غضب کے آثار نمایاں ہو گئے۔ پھر آپ نے حضرت عمرؓ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ یہ سچے ہیں اور آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا، اے گروہ قریش! خدا کی قسم مَیں تم میں سے تمہارے پاس ایسے آدمی کو بھیجوں گا جس کے دل کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے امتحان لے رکھا ہے اور وہ دین کے بارے میں تمہارے ساتھ جنگ کریگا یا تم میں سے بعض کو مارے گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وُہ میں ہوں، حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نہیں"

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وُہ میں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وُہ شخص ہے جو جوتے مرمت کر رہا ہے۔ اور اُس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جوتے مرمت کر رہے تھے۔

marfat.com

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درشانِ مرتضٰے علیہ السلام

خدا تیرے دل کی راہنمائی کرے گا

حدیث: راویان:- ابو جعفر، عمرو بن البصری، عمرو بن مرۃ، ابو البختری۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اُس وقت جوان تھا چنانچہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا،

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ مجھے ایک قوم کی طرف فیصلے کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں اور میں ناتجربہ کار جوان ہوں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی کریگا۔ اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا فرمائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے وقت کبھی شک نہیں گذرا۔

اِس حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا بیان

اوّل: راویان:- علی بن حسین المروزی، عیسٰی بن الاعمش، عمرو بن مرۃ، ابی البختری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا، تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج

marfat.com

۔ ہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے، اور میں جوان ہوں تو میں اُن کے درمیان کیسے فیصلہ کروں گا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔

ابی البختری کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مجھے فرمایا کہ اس کے بعد فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گذرا۔

دوم راویان :۔ محمد بن المثنیٰ ، ابو معاویہ ، اعمش ، عمرو بن مرۃ ، ابی البختری۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ میں اُن کے درمیان فیصلہ کروں۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا، تو آپؐ نے میرے سینے پر تھپکی دے کر ارشاد فرمایا، یا اللہ! اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو راستی پر رکھ۔

چنانچہ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان جب کہ وہ میری مجلس میں ہوں فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گذرا۔

امام ابو عبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں، یہ حدیث اُس نے عمرو بن مرۃ سے ابی البختری کے حوالہ سے سنی اور کہا کہ مجھے وہ خبر دی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سُنی۔ ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ ابو البختری نے حضرت علی علیہ السلام سے کوئی چیز نہیں سُنی۔

سوم :۔ راویان :۔ احمد بن سلیمان الرہاوی ، یحییٰ بن آدم ، شریک ، سماک بن حرب ، حنش بن معتمر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں نوجوان تھا۔

marfat.com

چنانچہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جوان ہوں اور آپ مجھے ایک تجربہ کار قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ اُن کے درمیان فیصلہ کروں اور میں فیصلہ کرنے سے ناواقف ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا! بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے دِل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا! یا علیؑ! جب تک تم پہلے شخص کی طرح دوسرے شخص کی بھی بات نہ سُن لو اُن کے درمیان فیصلہ نہ کرنا، جب تم دونوں کی بات سُن لو تو فیصلہ تم پر ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اِس کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی بھی مشکل درپیش نہیں آئی۔

اِس حدیث میں ابی اسحاق کے اختلاف کا بیان

۱۔ راویان:۔ احمد بن سلیمان، یحییٰ بن آدم، اسرائیل بن اسحاق، حارثہ بن مضرب،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ مجھے اُس قوم کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے دِل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت دے گا۔

۲۔ راویان:۔ ابو عبدالرحمٰن ذکریا بن یحییٰ، محمد بن العلاء، معاویہ بن ہشام، شیبان، ابی اسحاق، عمرو بن حبشی،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے

marfat.com

عمر رسیدہ اور تجربہ کار لوگوں میں بھیج رہے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ میرا کوئی فیصلہ نادرست نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ تمہاری زبان ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

سوائے علی کے مسجد میں کھلنے والے سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی حدیث راویان: محمد بن بشار بن بندار البصری، محمد بن جعفر، عوف بن میمون، ابی عبداللہ،

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوائے حضرت علیؑ کے دروازہ کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

اس پر لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے کہ سوائے حضرت علی کے دروازہ کے اِن دروازوں کو بند کر دو، اور تم میں سے کسی نے اس پر کچھ کہا ہے۔

خدا کی قسم! میں نہ دروازے کھولتا ہوں اور نہ بند کرتا ہوں مگر اس کی اتباع کرتا ہوں جو حکم مجھے دیا جاتا ہے۔

marfat.com

میں نے نہ اُسے داخل کیا، اور نہ تمہیں نکالا، بلکہ اللہ نے اُسے

داخل کیا اور تمہیں نکالا ہے

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شان مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

دوسری حدیث راویان : علی بن محمد بن سلیمان، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، ابی جعفر، محمد بن علی۔

حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے بغیر ان کا نام لئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور کچھ دوسرے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ جب آپ آئے تو لوگ چلے گئے اور باہر آکر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ خدا کی قسم! علی کی آمد پر ہمیں نکالا نہیں گیا، چنانچہ وہ لوگ لوٹ کر اندر آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

"خدا کی قسم! نہ میں نے علی کو داخل کیا ہے اور نہ ہی تمہیں نکالا ہے بلکہ اللہ تعالے نے اُسے داخل کیا ہے اور تمہیں نکالا ہے"۔

ابو عبدالرحمٰن نسائی مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ درست ہے۔

تیسری حدیث راویان : احمد بن یحییٰ کوفی، علی ابن قادم، اسرائیل، عبداللہ بن شریک، حرث بن مالک سے روایت ہے کہ میں مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا میں آیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ملاقات کی اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے

marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت سُنی ہے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے اور ہمیں دروازے بند کرنے کیلئے کہا گیا، اور کہا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل اور حضرت علیؑ کی آل کے سب لوگ مسجد سے نکل جاؤ یعنی اپنے دروازے مسجد کے باہر بناؤ، پس ہم لوگ باہر آگئے۔ اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ نے اپنے ساتھیوں اور چچوں کو مسجد سے باہر نکال دیا ہے اور اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو میں نے تمہارے اخراج کا حکم دیا ہے اور اس لڑکے کو یہاں رہنے کا فرمان کیا ہے۔ بیشک اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

چوتھی حدیث راویان :۔ قطر، عبداللہ بن شریک، عبداللہ بن ارقم، سعد،

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے ہیں، مگر علی کا دروازہ بند نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ نہ میں نے اُسے کھولا ہے اور نہ میں نے اُسے بند کیا ہے۔

پانچویں حدیث راویان :۔ زکریا بن یحییٰ السجستانی، عبداللہ بن عمر، محمد بن وہب بن ابی کریمہ الحرانی مسکین، شعبہ، ابی ملیح، عمرو بن میمون۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں کھُلنے والے دروازے بند کر دیئے جائیں، سوائے حضرت علی (علیہ السلام) کے دروازہ کے۔

چھٹی حدیث راویان :۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ ابن معاذ، ابو وضاح، یحییٰ، عمرو بن میمون،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔

marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لے آتے، اور آپ کے گھر کو سوائے مسجد کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

حضرت علی کا مقام دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

پہلی حدیث راویان: بشیر بن ہلال البصری، جعفر ابن سلیمان، حرب بن شداد، وساد، سعید بن المسیب۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینہ منورہ میں خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑ گئے۔

لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی سے اکتا گئے ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ پس حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے ہو لئے، حتیٰ کہ راستے میں ملاقات ہو گئی تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ مدینہ میں چھوڑ دیا ہے، حتیٰ کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں فرمایا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یا علیؑ ہم نے تمہیں اپنے اہل وعیال کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑا ہے۔ کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کو ہارونؑ سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

دوسری حدیث راویان: القدیم بن زکریا بن دینار کوفی، ابونعیم، عبد السلام، یحیٰی بن سعید، سعید بن المسیب۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون۔

تیسری حدیث راویان :۔ زکریا بن یحییٰ، ابو مصعب، الدراوردی، سعید بن مسیب۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کے لیئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام نے آپ کے پیچھے پیچھے آکر شکائت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یا علیؑ! تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون۔ سوائے نبوت کے

اس حدیث میں محمد بن المنکدر کا اختلاف

اوّل راویان :۔ اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید انصاری، داؤد بن کثیر الرقی، محمد بن المنکدر، سعید بن مسیب۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علیؑ! تم مجھے بمنزلہ ہارون کے ہو جیسے وہ موسیٰ کو تھے، سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

دوم راویان :۔ صفوان بن محمد بن عمرو بن خالد عبد العزیز بن ابی سلمہ، الماجشون محمد بن المنکدر۔

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سعد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے فرمایا "کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو، مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

marfat.com

جناب سعید فرماتے ہیں کہ مَیں اِس پر مطمئن نہیں ہُوا بلکہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور آپ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے بیٹے سے کوئی حدیث بیان کی ہے اور وہ کون سی حدیث ہے ؟

جناب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر خبر دی کہ اے ابن اخی! فلاں نے جو بات کی ہے وہ کیا ہے؟

مَیں نے عرض کیا ، کیا آپ نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے ایسا اور ایسا کہا ہے ؟

فرمایا ہاں! اور پھر کانوں کی طرف اشارا کر کے فرمایا کہ مَیں نے اس حدیث کو ان کانوں سے سُنا ہے ۔

یوسف بن ماجشون نے راویوں کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے ۔ اور محمد بن المنکدر سے سعید بن عامر بن سعد ، علی بن زید بن جدعان کی روایت کی اتباع کی ہے ۔

دوسری روایت اِس روایت کے راوی ہیں ، زکریا بن یحیٰ ، ابن شوارب ، حماد بن زید علی بن زید ، سعید بن میتب ، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، فرماتے ہیں کہ نبیُ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھ ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں ۔

جناب سعید بن میسّب کہتے ہیں کہ مَیں نے چاہا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، سے بالمشافہ اس حدیث کے متعلق گفتگو کروں ۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا اور پوچھا کہ کیا آپ سے یہ حدیث آپ کے بیٹے عامر نے سُنی ہے ؟

تو آپ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں ، بلاشک میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سُنا ہے ۔

marfat.com

تیسری روایت ۔ راویان :۔ محمد بن وہب حرانی ، سکن بن سکن ، شعبہ ، علی بن زید سعید بن مسیب ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا اے علی ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک مرتبہ تو اُسی وقت فرمایا کہ مَیں خوش ہوں ، میں خوش ہوں اور دوسری مرتبہ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ ہاں ہاں ! مَیں خوش ہوں ۔

ابو عبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا اِس روایت کے اِس طریق پر ابن ماجشون کی کسی نے پیروی کی ہو جو محمد بن المنکدر کے طریقہ پر سعید بن میسب سے بیان کی گئی ہے حالانکہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے یہ حدیث اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی ہے ۔

چوتھی روایت ۔ راویان :۔ محمد بن بشار بصری ، محمد ابن جعفر غندر ، شعبہ بن ابراہیم ابراہیم بن سعد ۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیئے فرمایا ، کیا تم اس پر خوش نہیں ، ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام ۔

پانچویں روایت ۔ راویان :۔ عبداللہ بن سعد بغدادی ، ابی ابن اسحاق ، محمد بن طلحہ زید بن مکانتہ ، ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص ۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ فرماتے ہوئے اُس وقت سُنا جب آپ اپنے اہل وعیال کی نگرانی کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو چھوڑ کر غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے

marfat.com

گئے تھے ۔ کہ یا علی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کو ہارون ۔

چھٹی روائیت :۔ راویان :۔ محمد بن بشار، محمد بن شعبہ، حکم، مصعب بن سعد۔

فرمایا کہ! غزوۂ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑ گئے، تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا، یا علیؑ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کو ہارونؑ سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ۔

ابو عبد الرحمٰن امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن سیب کے علاوہ اس حدیث کو عامر بن سعید نے بھی اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بیان کیا ہے،

ساتویں روایت :۔ راویان :۔ محمد بن مثنیٰ، ابو بکر حنفی، بکر بن مسمار

کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ تمہیں ابن ابی طالب کی برائی کرنے سے کس چیز نے روکا ہے۔" انہوں نے فرمایا کہ میں علی کو گالی نہیں دوں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے لئے تین باتیں ایسی سن رکھی ہیں کہ اگر ان میں سے میرے لئے ایک بھی ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی؛

اور کہا کہ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ

جب وحی نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور ان کے بیٹوں اور حضرت فاطمۃ الزہرا کو ساتھ لیکر کپڑا اوڑھ لیا اور دعا کی کہ اے میرے رب یہ میرے اہلبیت اور اہل ہیں۔

اور کہا کہ :۔ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ

marfat.com

جب غزوات میں سے ایک غزوہ کے موقع پر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی کو پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت علی نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ علی تو اِس بات میں خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے مُوسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبوّت نہیں۔

اور فرمایا کہ میں اس بات کی وجہ سے بھی حضرت علی کو گالی نہیں دُوں گا کہ

جب خیبر کے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے مُحبّت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرائے گا تو ہم لمبی گردنیں کر کے پرچم کی طرف دیکھ رہے تھے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آشوبِ چشم میں مُبتلا ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ پھر جب حضرت علی آئے تو آپؐ نے اُن کی آنکھوں میں لُعابِ دہن مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا اور اللہ نے اس پر فتح عطا فرمائی۔

خدا کی قسم جب معاویہ نے یہ باتیں سُنیں تو مدینہ منوّرہ " زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً " سے نکل گیا۔

آٹھویں حدیث

راویان! محمد بن بشار، محمد بن شعبہ، حکم

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ تبوک کے وقت حضرت علی کو پیچھے چھوڑ گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسولُ اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا علی! تو اِس پر خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے مُوسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں۔ لیث راویوں کے اِس طریق کا مخالف ہے اور اُس نے یہ روایت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے بیان کی ہے۔

marfat.com

نویں روایت :۔ راویان :۔ حسن بن اسمٰعیل بن سلیمان ،مصیصی خالدی ، مُطلب
لیس ،حکم ،۔

حضرت عائشہ بنت سعد اپنے باپ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ غزوۂ تبوک کے وقت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، اے ابن ابوطالبؑ تم مجھے بمنزلہ موسیٰ کو ہارون کے ہو ،مگر میرے بعد نبی نہیں ۔

فرمایا ! کہ ابوعبدالرحمٰن اور شعبہ مضبوط حافظہ کے ہیں اور ضعیف الحدیث نہیں ہیں ۔
پس یقیناً یہ روایت حضرت عائشہ بنت سعد نے بیان کی ہے ۔

دسویں روایت :۔ راویان :۔ زکریا بن یحییٰ ،ابومصعب ، دراوردی ، عبدالمجید
عائشہ بنت سعد ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے ،حتیٰ کہ آپ مقام " ثنیۃ الوداع پر تشریف لائے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپؐ سے شکائت کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں ؟

تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کو ہارونؑ ماسوا نبوّت کے ۔

marfat.com

گیارھویں روایت   راویان :۔ فضل بن سہل بغدادی، احمد بن زبیری، عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، حمزہ بن عبداللہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوۂ تبوک کے لیئے نکلے اور حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارونؑ سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

عبداللہ بن شریک کے اختلاف کا ذکر

حدیث نمبر ۱   راویان :۔ قاسم بن زکریا بن دینار کوفی، ابونعیم، فطر، عبداللہ بن شریک، عبداللہ بن ارقم کنانی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارونؑ۔

حدیث نمبر ۲   راویان :۔ احمد بن یحییٰ کوفی، دعبل، نادم، اسرائیل، عبداللہ بن شریک، حرب بن سلک

سعد بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رواست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ کو جانے کے لیئے اپنی ناقہ جدعا پر سوار تھے اور حضرت علیؑ کو آپ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ حضرت علی آئے تو ناقہ دوڑ رہی تھی۔ پس حضرت علی نے آپ کو مل کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) قریش گمان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑ دیا ہے کہ

marfat.com

آپ مجھے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے اور مجھے خود پر بوجھ محسوس کرتے ہیں اور یہ بات کرنے کے بعد آپ رونے لگے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو بلند آواز سے مخاطب فرمایا کہ تم میں ایک بھی ایسا نہیں جو علی کا محتاج نہ ہو، اور پھر فرمایا! یا علی کیا تم اِس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون ہیں، سوائے اِس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خوش ہوں۔

حدیث نمبر ۳ راویان :- عمر بن علی، یحییٰ بن سعید، موسیٰ جہنی۔

موسیٰ جہنی سے روائت ہے کہ میں حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے پاس اپنے والدِ گرامی کے متعلق کوئی حدیث ہو تو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا! کہ مجھ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۴ راویان :- احمد بن سلیمان، جعفر بن عون

موسیٰ الجہنی سے روائت ہے کہ میں نے سیدہ فاطمہ بنت علی (علیہما السلام) کی زیارت کی۔ آپ کی عمر اُس وقت اسّی سال تھی۔ میں نے آپ سے پوچھا! کیا آپ کو اپنے والدِ گرامی کے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر میں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ "تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام، مگر سوائے اِس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۵ :- راویان :- احمد بن عثمان بن حکیم، ابو نعیم، حسن ابو صالح

marfat.com

موسیٰ الجہنی، حضرت فاطمہ بنت علی۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے لیئے فرمایا، یا علی! تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۶ راویان:۔ محمد بن یحییٰ، عبداللہ نیشاپوری، احمد بن عثمان، حکیم دراوُردی محمدؒ، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک، عکرمہ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کے وقت فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم! ہم ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے، جب کہ ہمیں اللہ نے ہدائت دی ہے۔ اور خدا کی قسم! اگر آپ رحلت فرما جائیں تو میں تا حین حیات اس بات پر لوگوں سے جنگ کروں گا جس پر آپؐ نے جنگ کی ہے،

خدا کی قسم! میں آپ کا بھائی، ولی، وارث اور چچا کا بیٹا ہوں، اور مجھ سے زیادہ اِس امر کا کون مستحق ہے۔

حدیث نمبر ۷ راویان:۔ فضل بن سہل، عفان بن مسلم، ابو عوانہ، عثمان بن مغیرہ، ابی صادق ربیعہ بن ماجد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ کو اپنے چچوں کے علاوہ وراثت نہیں ملی؟

اُس کے جواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو جمع فرمایا اور اُن کے لیئے ایک مُد طعام تیار کروایا اور سب نے کھایا حتیٰ کہ سب سیر ہو گئے مگر کھانا باقی بچ رہا اور یوں لگتا تھا جیسے اِس کھانے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو، اور پھر ایک پیالہ منگوایا جس سے سب نے شکم سیر ہو کر پیا، مگر پیالہ ایسے ہی بھرا ہوا تھا جیسے کسی نے اُس سے مَس بھی نہ کیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا! بنی عبدالمطلب مجھے تمہاری طرف

marfat.com

بالخصوص اور دوسروں کی طرف بالعموم مبعوث فرمایا گیا ہے اور بے شک تم نے اس معجزے کو دیکھا تو کیا تم میں سے کوئی اس امر میں میرا ساتھ دیتا ہے؟ تاکہ وہ میرا بھائی، ساتھی اور وارث بنے. مگر کوئی شخص بھی نہ اٹھا تو میں اٹھا، اس وقت میری عمر چھوٹی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا،

اور پھر آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا اور میں ہر مرتبہ اٹھتا رہا اور آپ مجھے بٹھاتے رہے حتیٰ کہ میں تیسری مرتبہ کھڑا ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ پر تھپکی دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے چچوں کے برعکس اپنے اس چچازاد کو وارث بنایا ہے.

حدیث نمبر ۸

راویان: زکریا ابن یحییٰ، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، حرث بن حصین

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، میرے سوا، اس بات کا مدعی صرف وہی ہو سکتا ہے جو کذاب اور افترا پرداز ہو.

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں، پس مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اللہ کے بندے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور محبوب ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں.

حدیث نمبر ۹

راویان: بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف بن عبداللہ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور علی میرے بعد تمام مومنوں کا ولی اور مددگار ہے،

اس حدیث میں ابی اسحٰق کے رواۃ اختلاف کا ذکر

حدیث نمبر ۱۰

راویان: احمد بن سلیمان، ابو اسحاق، حبشی بن جنادہ سلولی،

حبشی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ ابو اسحاق نے بزار کی روایت بیان کی ہے

حدیث نمبر ۱۱

راویان: احمد بن سلیمان، عبد اللہ، اسرائیل، ابی اسحاق،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا، کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے،

حدیث نمبر ۱۲

راویان: قاسم بن یزید مخزومی، اسرائیل، ابی اسحاق، ہبیرہ بن مریم،

حضرت ہانی بن ہانی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مکہ معظمہ سے گزر رہے تھے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی پچاجان! چچاجان کہتی دوڑتی ہوئی آئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے پکڑ لیا اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہرا کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اٹھا لیں،

marfat.com

اس سلسلہ میں جعفر و علی اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا، حضرت علی فرماتے تھے کہ یہ لڑکی میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اسے میں اپنے پاس رکھوں گا، حضرت جعفر فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے اور میری بیوی اس کی خالہ بھی ہے۔ حضرت زید فرماتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جب یہ قصہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام اور میں تجھ سے ہوں، اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم خَلق اور خُلق میں مجھ سے مشابہ ہو، اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے زید! تم ہمارے بھائی اور مولا ہو،

علی میری جان کی طرح ہے! فرمانِ مصطفیٰ

پہلی حدیث

راویان: عباس بن محمد الدوری، احوص بن جواب، یونس بن اسحاق، ابی اسحاق، زید بن یشیع،

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو ربیعہ کو انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری طرف ایسا شخص آئے گا جو میری جان کی طرح ہے۔ وہ میرا حکم تم پر نافذ کرے گا اور لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا، پس میں اس تعجب ہی میں تھا کہ حضرت عمر، میرے پیچھے سے میرے کمرے میں آدھمکے، میں نے کہا اس سے مراد آپ کا ساتھی ہے، انھوں نے پوچھا کون!؟ میں نے کہا جوتا مرمت کرنے والا، انھوں نے کہا، جوتوں کی مرمت تو علی کرتا ہے،

marfat.com

علی کیلئے فرمانِ مصطفےٰ کہ تو میرا امین و وصی ہے۔

راویانِ حدیث

ذکریا بن یحییٰ ، ابن ابی عمرو بن ابی مروان، عبدالعزیز، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد، محمد نافع بن عجیر اپنے باپ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی تو وصی اور میرا میرا امین ہے۔

میرا قرض یا میں ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث :۔ احمد بن سلیمان، اسمعیل، ابی اسحٰق

جناب حبشی بن جنادہ سلومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا قرض کوئی نہیں ادا کرے گا مگر میں خود ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا۔"

marfat.com

اپنا پیغام یا میں خود پہنچاؤں گا یا علی! فرمانِ رسولؐ

راویانِ حدیث: احمد بن سلیمان، اسماعیل، ابی اسحاق،

جناب حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، میرا پیغام کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں اور علیؑ۔

حضرت علی کو سورہ براۃ دے کر بھیجنا! توجیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی حدیث

راویان: محمد بن لبشار، عفان عبدالصمد، حماد بن سلمہ، سماک بن حرب،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر بھیجا اور پھر اُن کو واپس بُلا کر فرمایا کہ اسے نہیں پہنچائے گا کوئی شخص مگر وہ جو میرے اہل سے ہو، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بُلا کر سورۃ براۃ انھیں عطا کر دی۔

دُوسری حدیث

راویان: عباس بن محمد الدوری، ابونوح قدار، یونس بن اسحاق، ابی اسحاق

زید بن سبیع حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ براۃ دے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا، پھر حضرت علی کو اُن کے پیچھے بھیجا کہ وہ مکتوب ان سے خود لے لیں اور اہل مکہ کی طرف جائیں۔

فرمایا کہ! پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

marfat.com

سے ملے اور ان سے وہ خط لے لیا، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمناک حالت میں واپس آ گئے،

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی آیت نازل ہوئی ہے، ؟

آپ نے فرمایا نہیں؛ بلکہ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس پیغام کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیت پہنچائیں۔

تیسری حدیث

راویان: ذکریا بن یحییٰ، عبداللہ ابن عمر، اسباط، قطر، عبداللہ بن شریک، عبداللہ بن ارقم

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر بھیجا یہاں تک کہ وہ راستے پر تھے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ وہ سورۃ براۃ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واپس لے لیں، پھر حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے سورۃ واپس لی تو حضرت ابو بکرؓ نے اس بات کا غم اپنے دل میں محسوس کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں خود یا وہ شخص جو مجھ سے ہو،

چوتھی حدیث

راویان: اسحاق بن ابراہیم راہویہ، راہویہ، موسیٰ بن طارق، صالح، عبداللہ بن خثیم، ابی زبیر،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعرانہ سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ابو بکر کو حج کے لئے روانہ کیا، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ مقام عرج پر صبح کی نماز کے لئے کپڑا بچھایا، پس جب تکبیر کے لئے کھڑے

marfat.com

ہوئے تو عقب سے بلبلاہٹ کی آواز سُنی، چنانچہ تکبیر میں توقف کیا گیا، کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ مبارکہ "جدعا" کے بلبلانے کی آواز تھی، ہم نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی حج کے لیے تشریف لے آئے ہیں، لہذا آپ کی معیت میں نماز ادا کی جائے، تو جب اس اونٹنی سے اتر کر حضرت علی تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ علی آپ امیر ہیں یا ایلچی؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا؛ امیر نہیں بلکہ پیامبر ہوں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے کہ مواقف حج میں لوگوں پر سورت براۃ تلاوت کروں،

پس ہم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو ایام ترویہ سے قبل ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ان سے گفتگو کی اور مناسک حج بیان کئے،

یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں پر سورۃ براۃ پڑھی، یہاں تک کہ ختم ہوگئی،

پس پہلے آدمی حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنھوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ منیٰ سے واپس کیسے آنا ہے اور رمی کیسے کرنی ہے اور انھیں مناسک حج سکھائے تو جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور لوگوں پر سورۃ براۃ تلاوت کی حتیٰ کہ ختم ہوگئی،

جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ہے!

فرمانِ مصطفےٰ ﷺ برائے مرتضےٰ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ایک

راویان؛ احمد بن مثنیٰ، یحیٰی بن معاذ، ابوعوانہ، سلیمان، حبیب بن ابی ثابت طفیل،

marfat.com

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو غدیرِ خم کے مقام پر نزول اجلال فرمایا اور لوگوں کو بھی قیام کرنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا ہے اور میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ اور میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اور ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت واہل بیت ہے، اب دیکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو، یہ دونوں کبھی الگ الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر مجھے آملیں گے، پھر فرمایا، بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنوں کا ولی ہوں اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، جس کا میں ولی ہوں، پس اس کا یہ ولی ہے، الٰہی! جو اس سے دوستی رکھے اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ۔

میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے کہ ان درجات میں جو کوئی شخص بھی ہے میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے بارے میں اپنے کانوں سے سُنا ہے۔

حدیث نمبر دو

راویان، ابوکریب محمد بن العلاء الکوفی، ابومعاویہ، اعمش، سعید بن عمیر، ابن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیرِ قیادت بھیجا۔ پس جب ہم لوگ واپس آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنے ساتھی کی صحبت کو کیسا پایا؟ پس میں نے اور ایک دوسرے شخص نے حضرت علی کی شکایت کی، اور میں نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دوسرا شخص اہل مکہ سے تھا اور جب

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ انور کی طرف نظر کی تو آپ کا چہرۂ اقدس غصے سے سُرخ تھا اور آپ نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کا علی ولی ہے،

حدیث نمبر تین

راویان: محمد بن المثنیٰ، ابو احمد، عبد المالک بن ابی عینیہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباس

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی معیت میں یمن کی طرف بھیجا، تو میں نے ان کی سختی دیکھی تو واپس آکر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی، پس آپ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا، اے بریدہ! جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے،

حدیث نمبر چار

راویان: ابو داؤد، ابو نعیم، عبد الملک بن ابی عینیہ، الحکم، سعید بن جبیر، ابن عباس

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ یمن کی طرف گئے تو میں نے آپ کی سختی محسوس کی، پس جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس قصہ کا ذکر کیا تو آپ کے چہرۂ انور پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا، اے بریدہ! کیا تو نہیں جانتا کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ زیادہ مالک ہیں تو آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

حدیث نمبر پانچ

راویان: زکریا بن یحییٰ، نصر بن علی، عبد اللہ بن داؤد، عبد الواحد بن ایمن، ایمن

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔

marfat.com

حدیث نمبر

راویان: قتیبہ بن سعید، ابن ابی عدی، عوف، میمون، ابی عبداللہ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنوں کی جانوں کا اُن سے زیادہ مالک ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں، بے شک آپ ہر مومن کی جان کے اُس سے زیادہ مالک اور اقرب ہیں، تو آپؐ نے فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ مولا ہیں اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ تھام لیا۔

حدیث نمبر

راویان: محمد بن یحییٰ بن عبداللہ نیشاپوری، احمد بن عثمان بن حکیم، عبداللہ بن موسیٰ، ہانی بن ایوب، طلحہ۔

حضرت عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دورانِ خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے؟

آپ کا یہ فرمان سُن کر چھ آدمی اٹھے اور انہوں نے اس امر کی گواہی دی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سُنا ہے۔

حدیث نمبر

راویان: محمد بن مثنیٰ، محمد، شعبہ، ابی اسحاق۔

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی کے فرمان کے

marfat.com

جواب میں پانچ یا چھ اصحاب رسولؐ نے اس بات کی گواہی دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

حدیث نمبر

راویان: علی بن محمد بن علی قاضی المصیصہ، خلف، شعبہ، ابی اسحاق۔
حضرت سعید بن وہب کی روایت ہے کہ اس امر کی گواہی دینے والے چھ صحابہ کرام تھے۔ اور یزید بن یثیع نے کہا کہ حضرت علی کے منبر کے پاس کھڑے ہو کر چھ اشخاص نے گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں

حدیث نمبر

راویان: ابو داؤد، عمران بن ابان، شریک، ابو اسحاق۔
زید بن یثیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں تمھیں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اور اس سلسلہ میں سوائے اصحاب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی شخص گواہی نہ دے کہ یوم غدیر خم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، الٰہی اس کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھ؟ آپ کے اس فرمان پر منبر کی طرف سے چھ آدمی اٹھے اور انھوں نے گواہی دی کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے "فرمانِ رسولؐ"

حدیث نمبر ۱:- احمد بن شعیب، قیتبہ بن سعید، جعفر بن این سلیمان، یزید،

marfat.com

معرف بن عبداللہ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا اور اس کا سپہ سالار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقرر کیا اور سریہ کے لئے بھیجا۔ اسلامی لشکر فتحیاب ہوا تو مالِ غنیمت سے ایک کنیز کو حضرت علی نے لے لیا، جسے بعض لوگوں نے ناپسند کیا اور چار اصحابؓ نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی جائے گی۔

چنانچہ جب مسلمان اس سفر سے لوٹے تو حسبِ معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، کیونکہ مسلمانوں میں دستور تھا کہ جب کبھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت علی کے خلاف شکایت کرنے کا عہد کرنے والے چار اشخاص میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کیا آپ نے علی کو دیکھا کہ اس نے ایسا اور ایسا کیا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بات سُنی تو اس کی طرف سے رُخِ انور کو پھیر لیا، پھر دوسرے آدمی نے اُٹھ کر وہی بات دہرائی تو آپ نے اس کی طرف سے بھی چہرہ اقدس کو پھیر لیا، پھر تیسرے نے بھی وہی مقالہ دہرایا، اور پھر جب چوتھے نے بھی وہی بات کی جو پہلے تین کر چکے تھے تو آپ غضب ناک ہو گئے اور اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کا مددگار ہے

حدیث نمبر ۲، راویان حدیث : شعیب، داہل بن عبد العلی کوفی، فضیل عن الجامع عبداللہ بن بریدہ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا اور دوسرے

marfat.com

لشکر کے ساتھ حضرت علی کو روانہ کیا، اور فرمایا کہ اگر تم اکٹھے جنگ کرو تو علی تم سب کے سپہ سالار ہوں گے، اگر الگ الگ ہو کر لڑو تو اپنے اپنے لشکر کے امیر ہو گے۔ پس ہم نے اہل یمن میں سے بنو زبید کے ساتھ جنگ کی اور مشرکین پر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، پس ہم نے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قید کر لیا اور حضرت علی نے قیدیوں میں سے اپنے لئے ایک کنیز کو پسند کیا، چنانچہ خالد بن ولیدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ضمن میں خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط آپؐ تک پہنچاؤں۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں یہ خط لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کہ علی نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا تو آپؐ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا، اے بریدہ میرے لئے ہی علی سے بُغض نہ رکھو، کیونکہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا مددگار ہے۔

علی کو گالی دینا مجھے گالی دینا ہے فرمانِ نبیؐ

حدیث نمبر ایک

راویان: احمد بن شعیب، عباس بن محمد الدوری، یحییٰ بن زکریا، اسرائیل، ابی اسحٰق حضرت ابی عبداللہ جبلی کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جا سکتی ہے؟ میں نے کہا سبحان اللہ یا کہا کہ اللہ اس سے پناہ دے۔ تو آپ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔

حدیث نمبر دو

راویان: احمد بن شعیب، عبدالعلی بن واصل بن عبدالعلی الکوفی، جعفر بن عوف

marfat.com

سعد بن ابی عبد اللہ۔
خالد بن محرفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ "زاد اللہ شرفہا و اکرامہا" میں دیکھا تو انھوں نے مجھے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا، تم شاید اس بات کو نہیں جانتے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنی ہے۔

حضرت علیؓ سے دوستی کی ترغیب اور عداوت سے ترہیب

حدیث اوّل

راویان: احمد بن شعیب، ہرون بن عبد اللہ البغدادی الجبال، مصعب بن مقدام فطر بن خلیفہ ابی الطفیل۔ ابو داؤد کی حدیث کے راوی یہ ہیں، محمد بن عثمان، قطر، ابی الطفیل۔

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان میں جمع ہونے والے لوگوں سے کہا کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے بیان کرے،

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غدیر خُم کے دن لوگوں کو ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک اور اولیٰ و اقرب ہوں؟ اور آپ کھڑے تھے، پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ الٰہی اس کے دوست سے دوستی فرما اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھ،

ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں اس اجتماع سے باہر آیا تو میرے دل میں اس حدیث کے متعلق خلجان تھا، چنانچہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

marfat.com

ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا، تو شک کرتا ہے جب کہ میں نے اسے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اور یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں،

حدیث دوم

راویان: احمد بن شعیب، عبدالرحمٰن، زکریا بن یحییٰ السجستانی، محمد بن عبدالرحیم ابراہیم، معن، موسیٰ بن یعقوب، مہاجر بن مسمار،

حضرت عائشہ بنت سعد اور حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا، اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا، آپ نے درست فرمایا ہے، پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے ادائیگی کرنے والا ہے جو اس سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا،

حدیث سوم

راویان: احمد بن عثمان بصری، ابوالجوزاء، ابن عیینہ، عائشہ بنت سعد۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد کیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا، کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ درست فرما رہے ہیں، پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا، کہ جس کا میں ولی اور مددگار ہوں اس کا یہ بھی ولی اور مددگار ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے محبت کرے اور جو اس

marfat.com

سے دشمنی کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی کرے گا۔

حدیث چہارم

راویان! احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر، مہاجر بن مسمار، عائشہ بنت سعد،

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ "زاد اللہ شرفہا" کے راستہ میں تھے اور آپ مکہ معظمہ سے تشریف لا رہے تھے۔ جب آپ مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ساتھ والوں اور پیچھے پیچھے آنے والے لوگوں کو ان لوگوں کی طرف واپس بھیجا جو پیچھے رہ گئے تھے۔ جب تمام لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے لوگو، تمہارا ولی کون ہے؟ لوگوں نے تین بار کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھایا اور فرمایا، جس کا ولی، اللہ اور اس کا رسولؐ ہے اس کا یہ بھی ولی ہے۔ اے اللہ اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

حضورؐ کی علی کے محب کیلئے دعا اور دشمن کیلئے بددعا

حدیث نمبر ۱

راویان: احمد بن شعیب، اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ، النضر بن شمیل، عبدالجلیل، عطیہ، عبداللہ بن بریدہ،

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ بغض رکھتا تھا، حتیٰ کہ میں نے قریش کے

marfat.com

ایک آدمی سے دوستی کی تو اس کی بنیاد بھی بغضِ علی پر تھی۔ اس آدمی نے میری طرف ایک سوار بھیجا تو میں نے اس کی مصاحبت بھی بغضِ علی پر ہی کی، راوی کہتا ہے کہ ہمیں ایک قیدی ہاتھ لگا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ آپ ہماری طرف کوئی آدمی بھیجیں جسے ہم اس کا خمس دے دیں، تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا اور قیدیوں میں ایک بہت اچھی خدمتگار لڑکی تھی، جب آپ نے خمس کا حساب لگایا تو وہ خمس میں آگئی، پھر خمس لگایا تو وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے حصہ میں آگئی، پھر خمس لگایا تو وہ آل علی کے حصہ میں آگئی، پھر جب آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے قطرے گر رہے تھے، ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا آپ نے اس خدمت گار لڑکی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ خمس میں آگئی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حصہ میں آئی، پھر آل علی کے حصہ میں آئی، یہ سُنا تو میں نے اس سلسلہ میں جھگڑا شروع کر دیا حضرت علی نے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں چٹھی لکھی اور ہمارے ساتھ چٹھی میں لکھی گئی بات اور حضرت علی کی باتوں کی تصدیق کے لئے ایک آدمی بھیجا، حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر میں خط کا مضمون سُنانے لگا تو آپ فرمانے لگے، دونوں نے درُست کہا اور میں بھی کہنے لگا کہ اس نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا، اے بریدہ کیا تو علی سے بُغض رکھتا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں! آپ نے فرمایا اس سے بُغض نہ رکھ، اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس کی محبت میں اور اضافہ کر دے۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ آل علی کا خمس میں حصہ دار ہونا اس خدمت گار لڑکی سے افضل ہے پس رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے حضرت علی سے اور کوئی آدمی زیادہ محبوب نہ تھا، عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں خدا کی قسم! اس حدیث کے بیان میں میرے والد اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں۔

marfat.com

حدیث نمبر ۲

راویان: احمد بن شعیب، حسین بن حریث المروزی، فضل بن موسیٰ، الحمش، ابی اسحاق۔

حضرت سعد بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک میدان میں فرمایا، میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول مومنین کے ولی ہیں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے، اے اللہ جو اِس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دُشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ، اور جو اس کی نصرت کرتا ہے اس کی نصرت فرما راوی کہتا ہے کہ سعید نے کہا کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اُٹھے، ترید بن منیع کہتے ہیں، میرے پاس سے بھی چھ آدمی اٹھے، عمر اور ذو مر کہتے ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا وہ مبغض ہے اور حدیث آئندہ کے راوی اسرائیل، اسحاق، عمر ذی مر ہیں۔

حدیث نمبر ۳

راویان: احمد بن شعیب، علی بن محمد بن علی، خلف بن تمیم، اسرائیل۔

ابو اسحاق نے عمر ذی مر سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رحبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے رہے تھے کہ آپ لوگوں میں، کس کس نے غدیر خم کے روز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا تھا تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ اے اللہ جو اس سے محبت

marfat.com

رکھے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ اور جو اسے محبوب رکھے اس کو محبوب رکھ اور جو اس سے بُغض رکھے تو بھی اس سے بُغض رکھ اور جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما اور مومن اور کافر کے درمیان امتیاز پیدا کر دے۔

حدیث نمبر ۴

راویان حدیث: احمد بن شعیب، ابو کریب، محمد بن العلا الکوفی، ابو معاویہ، اعمش، عدی بن ثابت۔

جناب زر بن حبیش، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس نے جنت کو پیدا کیا اور رُوح کو خلق کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے لئے تاکیداً فرمایا ہے کہ مجھ سے صرف وہی محبت کرے گا جو مومن ہے اور مجھ سے وہی بُغض رکھے گا جو منافق ہے۔

زر بن حبیش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ مومن مجھ سے محبت رکھے گا اور منافق مجھ سے بُغض رکھے گا۔

عدی، زر، سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے تاکیداً فرمایا ہے کہ تجھ سے مومن محبت رکھے گا اور منافق بُغض رکھے گا۔

حضرت علی کی مثال فرمانِ رسُول

حدیث۔

راویان: احمد بن شعیب، ابو جعفر، محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی، یحییٰ بن معین، ابو حفص الابار، حکم بن مالک، حرث بن حصین، ابی صادق۔

marfat.com

ربیعہ بن ناجذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علی! تجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا، یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انھیں وہ مقام دیا جو اُن کے شایانِ شان نہ تھا۔

دربارِ مصطفےٰؐ میں قرب و مقامِ مرتضےٰؓ

پہلی حدیث

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل بن مسعود بصری، شعبہ، ابی اسحاق۔

حضرت العلاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو دو لشکروں کے ٹکرانے کے دن پُشت پھیر گئے تھے۔ پس اللہ نے ان کے گناہ کو معاف فرما دیا۔ پھر انھوں نے لغزش کی تو انھیں شہید کر دیا گیا۔ پھر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ان کے بارے میں نہ پوچھئے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ان کا کیا مقام ہے۔

دُوسری حدیث

حدیث بیان کی احمد بن شیعب نے کہ ہلال بن العلاء نے حضرت عرار سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ مجھے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق کچھ بتائیں گے؟ انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے سوا، آپ کو میں ان کے متعلق اور کوئی بات نہیں بتاؤں گا۔

marfat.com

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد کے روز ایک عظیم گناہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرما دیا اور انھوں نے تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انھیں قتل کر دیا۔

تیسری حدیث

راویان: احمد بن شعیب، احمد بن سلیمان الرہاوی، عبداللہ، اسرائیل، ابی اسحٰق

حضرت العلاء بن عزار کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، اور آپ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تھے، آپ نے فرمایا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر کے سوا، مسجد میں کوئی گھر نہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھوٹا سا گناہ کیا تو تم نے اسے قتل کر دیا۔

چوتھی حدیث

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل، ابو موسیٰ، محمد بن موسیٰ ایمن، ابی عطا،

حضرت سعید بن عبید کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ان کے بارے میں، میں تجھے کچھ نہیں بتاؤں گا، لیکن ان کے گھر کی طرف دیکھ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں سے ہے، اس آدمی نے کہا، میں ان سے بُغض رکھتا ہوں، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھ سے بُغض رکھے۔

پانچویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، ہلال بن العلاء بن ہلال حسین، زہیر، ابو اسحاق،

marfat.com

حضرت ابوعبدالرحمٰن بن خالد بن قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہاں سے وارث ہو گئے؟ فرمایا کہ وہ ہم سب سے پہلے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ آپؐ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس کی اسناد میں زید بن جبلہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت خالد بن قثم کے بیٹے کی بجائے خود خالد بن قثم نے بیان کی ہے۔

چھٹی حدیث

راویان: احمد بن شعیب، ہلال بن العلاء، ابی، عبیداللہ بن زید، ابی اسحاق۔

حضرت خالد بن قثم سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے دادے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں، حالانکہ وہ تیرے چچا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سب سے پہلے آپ سے ملنے والے اور ہم سب سے زیادہ آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

ساتویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، عیدۃ بن عبدالرحیم المروزی، عمر بن محمد، یونس بن ابی اسحاق، عیزار بن حریث۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی تو انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز کو سنا کہ وہ آپ سے کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے زیادہ محبوب ہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تھپڑ مارنے

marfat.com

کے لئے جھکے اور انہیں کہنے لگے، اے بنت فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند ہے، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ لیا اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں باہر نکل گئے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ، تو نے دیکھا کہ میں نے تجھے کیسے ایک آدمی سے ہدایت دلوائی ہے اس کے بعد پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح ہو چکی تھی چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جیسے آپ نے مجھے جنگ میں شامل کیا تھا، ایسے ہی مجھے صلح میں بھی شامل فرمالیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے جھگڑا کیا تھا،

آٹھویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن آدم ابن سلیمان المصیصی، ابن عینیہ، عینیہ

حضرت جمیع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا اور میں اس وقت نوعمر تھا، میں نے آپ کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، میں نے کسی مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت کو ان کی بیوی سے زیادہ آپ کے ہاں محبوب دیکھا ہے،

نوویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، عمرو بن علی بصری، عبدالعزیز بن خطاب وہ ثقہ، محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی، ابی اسحاق شیبانی،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا، میں نے پس پردہ آپ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، تو مجھ سے اس آدمی کے متعلق پوچھتا ہے! میں نہیں جانتی کہ کوئی آدمی ان سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہو اور نہ ہی کوئی عورت اس کی بیوی سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہے

دسویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، شاذان، جعفر، حمرہ، عبداللہ بن عطاء۔

حضرت ابن بریدہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے باپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ تو میرے باپ نے کہا، عورتوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

گیارھویں حدیث

راویان: محمد بن مسلمہ، عبدالرحیم، زید، حرث، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر،

حضرت عبداللہ بن یحییٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، میں ہر شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جاتا ہوں، اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ کر داخلے کی اجازت دے دیتے تو میں گھر میں داخل ہو جاتا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے اور میں داخل ہو جاتا۔

بارھویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، محمد بن عینیہ وابو کامل، عبدالواحد بن زیاد، عمار بن القعقاع بن حرث عکی، ابی زرعہ، عمرو بن جریر۔

marfat.com

حضرت عبداللہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ سحری کے وقت مجھے ایک ایسی ساعت میسّر تھی جس میں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس چلا جاتا، اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔

اس حدیث کے الفاظ میں اختلافِ مُغیرہ کا بیان

تیرہویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن قدامہ مصیصی، جریر، مغیرہ، حرث، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر۔

حضرت عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سحری کے وقت ایک ایسی ساعت میسّر تھی جس میں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس چلا جاتا تھا۔ جب میں آپ کے پاس آتا تو اجازت طلب کرتا، اگر میں آپ کو نماز پڑھتے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔

چودہویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن عبید بن محمد الکوفی، ابن عباس، مغیرہ، حرث العکی۔

حضرت ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رات اور دن کو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے لئے دو ساعتیں میسّر تھیں۔ جب میں رات کو جاتا تو آپ میرے لئے کھانس دیتے، شرجیل بن مدرک نے اس کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور کھانسنے کے متعلق موافقت کی ہے

پندرہویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، قاسم بن زکریا بن دینار، ابو اسامہ، شرجیل ابن مدرک الجعفی

عبداللہ بن بجر الحضرمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت علی کا لوٹا اٹھایا کرتے تھے، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وہ مقام حاصل ہے جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں، پس میں ہر روز سحری کے وقت آپ کے پاس آتا تھا اور کہتا تھا السلام علیک یا نبی اللہ، اگر آپ کھانس دیتے تو میں اپنے گھر واپس لوٹ جاتا وگرنہ آپ کے پاس چلا جاتا۔

سولھویں حدیث

راویان، احمد بن شعیب، محمد بن بشار، ابوالمساور، عوف بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو بن ہند الجملی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں سکوت اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے ابتداء فرماتے ہیں

سترہویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن المثنیٰ، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرۃ، جناب ابوالبختری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموش رہتا ہوں تو مجھ سے ابتداء کی جاتی ہے،

اٹھارویں حدیث

راویان، احمد بن شعیب، یوسف بن سعید، حجاج بن خدیج، ابوحرب، ابوالاسود اور ایک دوسرے آدمی نے جناب زاذان سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموشی اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے آغاز کیا جاتا ہے

marfat.com

مرتضیٰ بر شانۂ مصطفیٰ، خصوصیت حیدر کرار

حدیث نمبر ایک

راویان: احمد بن شعیب، احمد بن حرب، اسباط، نعیم ابن حکیم المدائنی ابو مریم نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، یہاں تک کہ ہم کعبہ شریف میں آگئے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر چڑھ گئے اور میں آپ کو لے کر اٹھ کھڑا ہوا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری کمزوری کو دیکھا تو مجھے فرمایا علی بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں سے اُتر کر میرے لئے بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا کہ میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ میں آپ کے کندھوں پر سوار ہو گیا تو آپ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ میں آسمان کے کنارے تک پہنچا ہوا ہوں، پس میں کعبہ پر چڑھ گیا، وہاں تانبے یا پیتل کا ایک مجسمہ پڑا ہوا تھا میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کرنے لگا، یہاں تک کہ میں کامیاب ہو گیا، حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اسے پھینک دو، میں نے اُسے پھینک دیا۔ اور وہ مجسمہ شیشے کی طرح چُور چُور ہو گیا، پھر میں نیچے اترا، تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور میں دوڑنے لگے، یہاں تک کہ ہم اس خوف سے کہ ہمیں کوئی آدمی نہ مل جائے گھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

حضرت علی کی وہ خصوصیت جو اولین و آخرین میں سے کسی کو حاصل نہیں

جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سے شادی

حدیث اوّل

راویان: احمد بن شعیب، جریر بن حریث، فضل بن موسیٰ، حسین بن واقد،

marfat.com

حضرت عبداللہ بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق نکاح کا پیغام دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ابھی وہ چھوٹی ہیں، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح دیا تو آپ نے ان کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔

حدیث دوم

راویان: ابوسعید اسماعیل بن مسعود، حاتم بن وردان، ایوب السجستانی، ابی یزید المدنی

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن نے آپ کیلئے دروازہ کھولا جب عورتوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو اٹھنے کے لئے حرکت کرنے لگیں، آپ نے فرمایا، میں نے اچھا کیا ہے، ہم ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں، حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لئے دعا فرمائی، پھر آپ پر پانی چھڑکا، پھر آپ باہر نکلے تو آپ نے سیاہی دیکھی، آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا، اسماء، فرمایا! بنت عمیس؟ میں نے جواب دیا ہاں: فرمایا تو بھی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی تو اس کا اکرام کرتی ہے، میں نے جواب دیا ہاں! تو آپ نے میرے لئے دعا فرمائی

حدیث سوم

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن سدران، سہیل بن جلاد العدی، ابن سواد، سعید بن ابی عروبہ، ایوب السجستانی، عکرمہ،

marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی تو جو چیزیں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بھیجیں وہ یہ تھیں، ایک بُنی ہوئی چارپائی اور ایک تکیہ جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بطحاء سے ریت لاکر گھر میں بچھا دی گئی اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جب تک میں نہ آؤں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بات نہ کرنا، پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو حضرت ام ایمن باہر نکلیں، تو آپ نے فرمایا، میرے بھائی کو اطلاع کرو، حضرت ام ایمن نے کہا کہ وہ یعنی حضرت علی آپ کے بھائی کیسے ہوئے، آپ نے تو ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی ہے فرمایا، وہ میرا بھائی ہے، پھر آپ دروازے کی طرف آئے تو آپ نے سائے کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں اسماء بنت عمیس ہوں، آپ نے ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے اکرام کے لئے آئی ہو؟ یہودیوں میں رواج تھا کہ جب کسی کی بیوی اس کے ہاں جاتی تو وہ غم محسوس کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک طباق منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک شامل فرمایا پھر اس پر تعوذ پڑھی اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلا کر آپ کے چہرے، سینے اور کہنیوں پر اس پانی کو چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بُلایا، آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کے باعث اپنے کپڑوں میں لڑکھڑاتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور جو حضرت علی کو فرمایا تھا وہی انھیں فرمایا پھر فرمایا: اے بیٹی، خدا کی قسم، میں نے اپنے اہل میں سے بہترین آدمی کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے گئے۔

marfat.com

حدیث چہارم

راویان: احمد بن شعیب، حمار بن بکار بن راشد، احمد بن خالد،

محمد بن عبداللہ بن ابی نجیح اپنے باپ سے حضرت امیر معاویہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب کا ذکر کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم! حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ملنے والے ان تین خصائص میں سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ایک بھی فرمایا ہوتا تو میرے نزدیک یہ محبوب ترین بات ہوتی۔

جب آپ نے تبوک سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کیا تو فرمایا! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تم مجھے اس طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو یہ بات مجھے زمانے بھر سے عزیز ہوتی، یا آپ نے مجھے وہ بات کہی ہوتی جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے روز فرمائی تھی کہ میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور وہ فرار اختیار کرنے والا نہیں ہے تو یہ بات بھی مجھے زمانے بھر سے محبوب ہوتی، یا ان کی بیٹی کی شادی مجھ سے ہوتی اور میرے ہاں اس سے اولاد ہوتی تو وہ مجھے زمانے بھر سے عزیز تر ہوتی[1]

سیدہ فاطمۃ الزہرا دو جہان کی عورتوں کی سردار ہیں! احادیث مسلمہ

حدیث نمبر ایک

راویان: محمد بن بشار، عبدالوہاب، محمد بن عمرو، ابی سلمہ،

---

[1] ناممکن چیز کی خواہش رکھنا بیکار ہے۔ مترجم

marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں اور آپ کو اس حال میں دیکھ کر رونے لگیں، آپ نے ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر وہ آپ پر جھکیں تو آپ نے سرگوشی کی تو وہ مسکرا دیں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے ان سرگوشیوں کے متعلق پوچھا، تو آپ نے مجھے بتایا، جب میں آپ پر جھکی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرا وصال ہونے والا ہے تو میں رو پڑی، پھر میں آپ پر جھکی تو آپ نے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سے آپ مجھے سب سے پہلے ملیں گی اور یہ کہ میں مریم بنت عمران کے سوا، تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں سر اٹھا کر مسکرا دی۔

حدیث نمبر دو

راویان: علال بن بشیر، محمد ابن خلف، موسیٰ بن یعقوب، ہاشم بن ہاشم،

حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا دیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ان سے رونے اور مسکرانے کے متعلق پوچھا، تو آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔

حدیث نمبر تین

راویان: اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن راہویہ، جریر، یزید بن زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی نعیم

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com

و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریم بنت عمران کے سوا، جنتی عورتوں کی سردار ہیں،

سیدہ فاطمہ کی امت کی عورتوں پر سرداری! مسلمہ احادیث

پہلی حدیث

راویان: محمد بن منصور الطوسی، زبیری محمد بن عبداللہ، ابو جعفر محمد بن مروان، ابو حازم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے، جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں یہ بات بہت شاق گزری ہے کہ آج دن بھر آپ کی زیارت نہ کر سکے، آپ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لئے اجازت طلب کی اور مجھے اس نے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں،

دوسری حدیث

راویان: احمد بن سلیمان، الفضل بن زکریا، زکریا، فراس، شعبی، مسروق،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ کے چلنے کا انداز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا، آپ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید! پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھا لیا، پھر ان سے کوئی خفیہ طور پر بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے ان سے کوئی خفیہ بات کی تو آپ مسکرا دیں، میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی، اور میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو افشا کرنے والی نہیں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے اس بات کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے خفیہ طور پر یہ بات بتائی تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک بار قرآن کریم دہرایا کرتے تھے، مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن دہرایا ہے، ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور ہمارے اہل بیت میں سے آپ سب سے پہلے ہمیں ملیں گی اور ہم تمہارے لئے سب سے بہتر پہلے جانے والے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات سُن کر رو پڑی، پھر آپ نے فرمایا، کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے؟ آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں مسکرا دی۔

تیسری حدیث

راویان: محمد بن معمر بحرانی، ابو داؤد، ابو عوانہ، فراس، شعبی،

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدل چلتی ہوئی تشریف لائیں، خدا کی قسم! ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال سے ملتی تھی، یہاں تک کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچ گئیں، آپ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید! پھر آپ نے انھیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھا لیا، پھر آپ کے کان میں کوئی سرگوشی کی تو آپ بہت روئیں اس کے بعد آپ نے پھر ان کے کان میں کچھ کہا تو آپ مسکرا دیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں سے آپ کو سرگوشی

marfat.com

کے لئے مخصوص کیا ہے اور آپ رو رہی ہیں، مجھے بتلایئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے کیا کہا ہے؟ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا، تو میں نے آپؓ سے کہا، میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں جس کا آپ پر حق ہے کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو آپ نے فرمایا، اب میں بتائے دیتی ہوں، پہلی دفعہ آپ نے یہ سرگوشی کی کہ جبریل ہر سال میرے ساتھ ایک دفعہ قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے اور اس سال آپ نے میرے ساتھ دو دَور کئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اب میرے وصال کا وقت قریب آگیا ہے پس اللہ سے ڈریں اور صبر سے کام لیں، پھر مجھے فرمایا، اے فاطمہؓ! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں اور دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہو؟ تو میں مسکرا دی،

سیّدہ فاطمۃ الزہرا، حضورؐ کا ٹکڑا ہیں! مسلّمہ احادیث

حدیث نمبر ایک

راویان: محمد شعیب، قتیبہ، لیث، ابن ابی ملیکہ۔

حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے، حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی ہے، میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا، پھر کہتا ہوں کہ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا، سوائے اس کے کہ علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دینے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کرنے کے ارادے کا اظہار کرے، فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے قلق واضطراب میں ڈالتی ہے وہ بات مجھے بھی مضطرب کرتی ہے اور جو چیز اُسے تکلیف دیتی ہے

marfat.com

وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایذاء دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

ناقلین کے اختلاف کا بیان؛ حدیث نمبر دو

راویان: احمد بن سلیمان، یحییٰ بن آدم، بشر بن سری، لیث بن سعید، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے، حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ، اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی، اور میں اس کی اجازت نہیں دوں گا، سوائے اس کے علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو چھوڑنا اور ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہے، پھر فرمایا، فاطمہ میرا ٹکڑا ہے، جو بات اُسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جو بات اسے مضطرب کرتی ہے وہ مجھے بھی مضطرب کرتی ہے اور ابن ابی طالب کے بُس کی بات نہیں کہ وہ خدا کے نبی کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی کے درمیان اتفاق کرا دے۔

حدیث نمبر تین

راویان: احمد بن شعیب، حرث بن مسکین، سفیان، عمرو، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حدیث نمبر چار

راویان: محمد بن خالد، بشر بن شعیب، شعیب، زہری، علی بن حسین، مسور بن مخرمہ نے علی بن الحسین کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے اور میرے گوشت کا لوتھڑا ہے۔

marfat.com

حدیث نمبر پانچ

راویان: عبداللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد، ابی، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن طلحہ، ابن شہاب، علی بن حسین۔

مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بلوغت کے زمانہ میں اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے۔

حسنین کریمین رسول اللہ کے بیٹے، دنیا کی خوشبو اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں

حدیث نمبر ا

راویان: احمد بن بکار حرانی، محمد بن سلمہ، ابن اسحاق، یزید بن عبداللہ بن قسیط، اسامہ بن زید۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے علی آپ میرے داماد اور میرے بیٹوں کے باپ ہیں تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

حسنینؑ میرے بیٹے ہیں! حدیث نمبر ۲

راویان: قاسم بن زکریا بن دینار، موسیٰ ابن یعقوب زمعی، عبداللہ بن ابی بکر بن زید بن مہاجر، مسلم بن ابی سہیل نبال، حسن بن اسامہ بن زید بن حارثہ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ میں کسی کام کے لئے رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، آپ کسی چیز پر چادر لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف فرما ہونے کے بعد میں اپنی حاجت بیان کر چکا تو میں نے

marfat.com

دریافت کیا کہ آپ کس چیز پر چادر لپیٹے ہوئے ہیں، آپ نے چادر ہٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرات حسنین آپ کی دونوں رانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ تجھے علم ہے کہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، پس تو بھی ان سے محبت رکھ،

جنّت کے جوانوں کے سردار! حدیث نمبر ۳

راویان: عمرو بن منصور، ابونعیم، یزید بن مردانیہ، عبدالرحمٰن بن ابی نعیم.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حضرت حسن و حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں،

حدیث نمبر ۴

راویان: احمد بن حرب، ابن فضیل، یزید عبدالرحمٰن بن ابی نعیم،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حسنین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں آپ نے کسی کو بھی..... اس سے مستثنیٰ نہیں کیا،

حدیث نمبر ۵

راویان: یعقوب بن ابراہیم، محمد بن آدم، مروان بن الحکم بن عبدالرحمٰن، ابن ابی نعم، ابی نعم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسنین کریمین عیسیٰ ابن مریم خالہ زاد اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے سوا تمام نوجوانان بہشت کے سردار ہیں،

marfat.com

حسنینؓ میری خوشبو ہیں! حدیث نمبر ۶

راویان: محمد بن عبد العلی صنعانی، خالد، اشعث، حسن،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یا جب کبھی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتا تو جناب حسن و حسینؓ آپ کے پیٹ مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور آپ فرماتے کہ اس امت میں یہ میری خوشبو ہیں۔

حدیث نمبر ۷

راویان: ابراہیم بن یعقوب جرجانی، وہب بن جریر، جریر، محمد بن عبد اللہ ابی یعقوب ابن ابی نعم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے اور اس نے اس میں نماز پڑھی ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا، میں اہلِ عراق میں سے ہوں، آپ نے فرمایا، اس آدمی کی طرف دیکھو، یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے، حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے اس بیٹے اور اس کے بھائی کے بارے میں سنا ہے کہ یہ دونوں میری دنیا کی خوشبو ہیں۔

علی و فاطمہ رسول اللہؐ کے عزیز و محبوب ہیں

راویان حدیث: زکریا بن یحییٰ بن ابی عمر، سفیان، ابی نجیح،

ابی نجیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ میں

marfat.com

نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ سے منگنی کی اور پھر مجھ سے ان کی شادی کر دی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؓ، تو فرمایا وہ مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے اس سے زیادہ عزیز تر ہے

جو اپنے لئے مانگا وہ علیؑ کے لئے مانگا! فرمانِ رسول

پہلی حدیث

راویان: عبد العلی بن واصل بن عبد العلی، علی بن ثابت، منصور، ابن الاسود، یزید بن ابی زیاد، سلیمان بن سلیمان بن حرث۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی، پھر مجھے اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور کپڑا اٹھا کر فرمایا علی کھڑے ہو جاؤ، میں کھڑا ہو گیا اور میں بیماری سے ٹھیک ہو چکا تھا گویا اس سے پہلے مجھے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا نماز میں، میں نے جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے اس نے مجھے دی ہے اور جو چیز میں نے اپنے لئے مانگی ہے وہ تیرے لئے بھی مانگی ہے

دوسری حدیث

جعفر الاحمر نے اختلافِ اسناد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد سے عبد اللہ بن حرث نے یہ روایت بیان کی ہے۔ قاسم بن زکریا بن دینار کہتے ہیں کہ

marfat.com

مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ مجھے درد ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال کر نماز میں مصروف ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا، علی کھڑے ہو جاؤ، تم تندرست ہو گئے ہو، اب تمہیں کوئی خوف نہیں، میں نے اپنے لئے جس چیز کی دعا کی ہے، تیرے لئے بھی ویسی ہی دُعا کی ہے اور میں نے جس چیز کے متعلق دُعا کی ہے، وہ قبول ہو گئی ہے یا آپ نے فرمایا کہ وہ چیز مجھے دے دی گئی ہے جو میں نے اپنے لئے اور تیرے لئے مانگی ہے، ہاں! البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں،

حضورؐ کا حضرت علیؓ کو مخصوص کرنا۔

حدیث نمبر ایک

راویان، احمد بن حرب، قاسم، ابن یزید، ابو سفیان، اسحاق، ناصیہ بن کعب الاسدی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ آپ کی محبت میں مستغرق آپ کے چچا انتقال کر گئے ہیں، ان کی تدفین کون کرے گا آپ نے فرمایا، تم خود کر دو گے اور واپس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا، دفنانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ایسی دعائیں کیں کہ روئے زمین پر مجھے ان سے زیادہ خوش کرنے والی کوئی چیز نہیں،

حدیث نمبر دو

راویان، محمد بن مثنیٰ، ابی داؤد، شعبہ، فضیل ابو معالی، العشبی،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آیا تو آپ نے مجھے ایک بات کہی کہ اگر مجھے اس

marfat.com

کے بدلے میں تمام دنیا بھی مل جاتی تو میں اُسے پسند نہ کرتا۔

حضرت علیؓ سے گرمی اور سردی دُور ہونے کی خصوصیت

پہلی حدیث

راویان: محمد بن یحیٰی بن ایوب بن ابراہیم، محمد بن یحیٰی، ابراہیم صائغ، ابی اسحٰق ہمدانی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید گرمی میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ سردی کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اور سردی میں ہمارے پاس آئے تو گرمی کا لباس پہنے ہوئے تھے، پھر آپ نے پانی منگوا کر پیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا، جب وہ گھر کو لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ نے امیر المومنین کو دیکھا کہ وہ سردیوں میں ہمارے پاس آئے تو گرمیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے اور گرمیوں میں تشریف لائے تو سردیوں کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے، ابو لیلیٰ کہتے ہیں میں نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا معاملہ ہے، چنانچہ وہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور جو بات اس نے کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کر دی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں شدید آشوب چشم میں مبتلا تھا، آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگا کر فرمایا، اپنی آنکھیں کھولو، میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس وقت تک انھیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آپ نے میرے لئے دعا فرمائی، اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دُور فرما دے پس مجھے آج کے دن تک سردی اور گرمی کی کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضورؐ کا حضرت علیؓ سے مشورہ اور اُمت سے تخفیف

راویان حدیث: محمد بن عبداللہ بن عمار، قاسم حرمی، سفیان، عثمان بن مغیرہ، سالم، علی

marfat.com

حضرت علقمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ یاایھاالذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، انھیں حکم دو کہ صدقہ دیں، عرض کیا یارسول اللہ! کتنا صدقہ دیں، فرمایا، ایک دینار، عرض کیا وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے، فرمایا! نصف دینار، عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے، فرمایا! پھر کتنا، عرض کیا، ایک جو! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو تو تھوڑے پر قانع ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت سے تخفیف ہوئی ہے۔

بدبخت ترین آدمی کا بیان

راویان حدیث! محمد بن وہب بن عبداللہ بن سماک، محمد بن سلمہ، ابن اسحاق یزید بن محمد بن خیثم، محمد بن کعب قرظی، محمد بن خیثم۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما غزوۃ العشرۃ میں جو بطن ینبع میں ہے دونوں ساتھی تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک ماہ تک قیام فرمایا، نیز آپ نے وہاں پر بنی مدلج اور ان کے حلیفوں سے جو بنی ضمرۃ سے تھے مصالحت کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا، اے ابوالیقظان! کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ ہم بنی مدلج کے اس گروہ کے پاس ہو آئیں جو اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں تاکہ ہم انھیں کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں، میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ان کے پاس ہو آتے ہیں، چنانچہ ہم وہاں گئے اور کچھ دیر ان کے کام کو دیکھتے رہے، پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چل دیئے، یہاں تک کہ ہم کھجور کے چھوٹے درختوں کے سائے

marfat.com

اور بنجر زمین میں لیٹ گئے اور سو گئے، خدا کی قسم! ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگایا، آپ ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا رہے تھے، اور جس بنجر زمین میں ہم سوئے تھے اس سے ہمارے جسم خاک آلود ہو گئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا، اے ابو تراب! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے یہ بات آپ پر مٹی دیکھ کر فرمائی، پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو دو بدبخت ترین آدمیوں کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتایئے، فرمایا، ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اور دوسرا وہ شخص ہے جو اے علی تجھے شہید کرے گا، اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پہ رکھا، یہاں تک کہ اس سے یہ کھوپڑی تر ہو جائے گی اور آپ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑا، یعنی سر سے خون بہہ کر داڑھی کو تر کر دے گا۔

حضور کو سب سے آخر میں ملنے والے شخص کا بیان

حدیث نمبر ایک

راویان: ابوالحسن بن بن حجر مروزی، جریر، مغیرہ،

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حدیث نمبر دو

راویان: محمد ابن قدامہ، جریر، مغیرہ، ام موسیٰ،

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جس صبح کو حضور علیہ الصلوٰۃ

marfat.com

والسلام کا وصال مبارک ہوا، اس دن آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھجوایا، آپ فرماتی ہیں میرا خیال ہے آپ کا پیغام بھجوانا کسی ضرورت کے باعث تھا، کیونکہ آپ نے تین بار پوچھا کہ علی آ گئے ہیں؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم طلوع آفتاب سے قبل تشریف لائے چنانچہ جب وہ آئے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کو ان سے کوئی کام ہے، ہم گھر سے باہر نکل گئیں، ہم ان دنوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتی تھیں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر سے نکلنے والوں میں سب سے آخر پر تھی، پھر میں دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی، اور میں ان سب سے دروازے کے زیادہ قریب تھی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اوپر جھکے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے والوں میں سب سے آخری آدمی تھے، پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرگوشیاں فرمائیں اور راز کی باتیں کہنے لگے

علیؑ تو تنزیل قرآن کی طرح تاویل قرآن پر بھی جنگ کریگا

(حدیث مصطفےٰ)

راویان: احمد بن شعیب، اسحاق بن ابراہیم و محمد بن قدامہ، حرب، اعمش اسماعیل بن رجاء، رجاء،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کی نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا، آپ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا، یقیناً تم میں وہ آدمی موجود ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جیسے اس نے تنزیل قرآن پر کی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، وہ آدمی میں ہوں؟ فرمایا نہیں، حضرت

marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں ہوں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ جوتا مرمت کرنیوالا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کی ترغیب

راویان حدیث: یوسف بن عیسیٰ، فضیل بن موسیٰ، اعمش، ابی اسحاق،

حضرت سعید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے بیٹھنے کی کھلی جگہ میں فرمایا، میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ (حضرت علی) ولی ہے۔ اے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی نصرت کرتا ہے اس کی مدد فرما، سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اٹھے اور حارثہ بن نضر کہتے ہیں کہ چھ کھڑے ہوئے اور زید بن یثیغ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور عمرو ذومر کہتے ہیں جو اس سے محبت رکھتا ہے میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جو اس سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

حضرت عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا

پہلی حدیث

راویان: عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن وزہری، غندر، شعبہ خالد، سعید بن حسن، ام سعید،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

marfat.com

دوسری حدیث

راویان: شعبہ، ایوب، خالد، حسن، ابوالحسن، یہ راوی ابو داؤد کے ہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تیسری حدیث

راویان: ابن عون، حسن، حمید بن مسعدہ، یزید ابن زریع، ابن عون۔

حسن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ خندق کے روز آپ لوگوں کو دودھ علا کر رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال مٹی سے اٹے ہوئے تھے آپ فرماتی ہیں، خدا کی قسم! میں نہیں بھولی، آپ فرما رہے تھے، اے اللہ اصل بھلائی تو آخرت کی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے، آپ فرماتی ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے تو فرمایا ابن سمیہ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

چوتھی حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن عبدالاعلیٰ، خالد ابن غنز۔

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ میں یوم خندق کی تالیف کا ذکر کیا کہ آپ لوگوں کو دودھ علا کر رہے تھے اور آپ کے بال غبار سے اٹے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے پس انصار و مہاجرین کو بخش دے اور حضرت عمار ابن سمیہ آئے تو فرمایا۔ تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا

marfat.com

پانچویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، نضر ابن شمیل، شعبہ، ابی سلمہ، ابی نضرہ، ابوسعید خدری
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر سے غبار کو صاف کرتے ہوئے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، اے ابن سمیہ! عنقریب تجھے باغی گروہ قتل کردے گا۔

چھٹی حدیث

راویان: احمد بن سلیمان، یزید، العوام الاسود بن مسعود، حنظلہ بن خویلد
حنظلہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے ان میں سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم دونوں میں سے ایک اپنے آپ کو اپنے ساتھی سے اچھا سمجھے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ شعبہ نے اختلاف اسناد کرتے ہوئے کہا،

عن العوام عن رجل عن حنظلۃ بن سوید،
حضرت حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

ساتویں حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن قدامہ، جریر، اعمش، عبدالرحمٰن،
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ اے عمار: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ ابو معاویہ نے اس روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

آٹھویں حدیث

راویان: عبداللہ بن محمد، ابو معاویہ، الاعمش بن عبدالرحمٰن بن ابی زیاد، احمد بن شعیب، عمرو بن منصور شیبانی، سفیان، الاعمش، عبدالرحمٰن بن ابی زیاد۔

حضرت عبداللہ بن الحرث بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا اے معاویہ کیا تو نے وہ بات نہیں سُنی جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسے باغی گروہ نے قتل کیا ہے تو حضرت معاویہ نے کہا تو ہمیشہ اپنی بات میں باطل پر ہوگا، کیا ہم نے اُسے قتل کیا ہے! اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو اُسے ہمارے پاس لائے تھے

ایک خارجی گروہ نکلے گا، خارجیوں کو قتل کرنیوالا گروہ حق پر ہوگا

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر ایک

راویان: محمد بن مثنیٰ، عبدالعلی، داؤد، ابی نضرہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور اس خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں فریقوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث نمبر دو

راویان: احمد بن شعیب، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ۔

marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا، ان کے قتل پر وہ گروہ متصرف ہوگا جو دونوں میں سے بہتر ہوگا،

حدیث نمبر تین

راویان: احمد بن شعیب، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، ابی نضرہ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت دو فرقوں میں بٹ جائے گی، اس کے درمیان سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا،

حدیث نمبر چار

راویان: احمد بن شعیب، عمرو بن علی، یحییٰ، ابو نضرہ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا، اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا،

حدیث نمبر پانچ

راویان: احمد بن شعیب، سلیمان بن عبداللہ بن عمرو، بہز، قاسم ابن الفضل، ابو نضر

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے دو گروہوں میں بٹ جانے کے وقت ایک خارجی گروہ نکلے گا، دونوں گروہوں میں جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا،

marfat.com

وہ اس سے جنگ کرے گا۔

حدیث نمبر چھ

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن عبد العلی، معتمر، ابی، ابو نضرہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا کہ وہ لوگوں کے بٹ جانے کے وقت نکلیں گے ان کی علامت سر منڈانا ہو گی، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، وہ لوگ بہت بُرے یا بدترین مخلوق ہوں گے، انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہو گا، راوی کہتا ہے کہ آپ نے ایک اور بات بھی فرمائی کہ میرا دین، اس کا دین ہو گا اور کہا کہ اے اہل عراق تم نے انھیں قتل کیا ہے

حدیث نمبر سات

راویان: عبد العلی بن واصل بن عبد العلی، محاضر بن المورع، اجلح، حبیب ضحاک المشرقی، سعید بن جبیر، میمون بن شعیب، ابو البختری والو ضاح، الہمدانی حسن العرنی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے، پھر آپ نے ان کے صوم وصلوٰۃ اور زکوٰۃ کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر، کمان سے نکل جاتا ہے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگوں کے دو گروہوں میں بٹ جانے کے وقت نکلیں گے اور ان سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو اقرب الی الحق ہو گا

خارجیوں سے جنگ کرنا حضرت علی کی خصوصیت

پہلی حدیث

راویان: یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، عبد الرحمٰن

marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا، جو بنو تمیم کا ایک آدمی ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون انصاف کرے گا، اگر میں نے انصاف سے کام نہ لیا تو میں خائب و خاسر ہو جاؤں گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے: فرمایا، اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، جن کے سامنے تم اپنے صوم و صلوٰۃ کو حقیر سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا، اور وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، پس وہ اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں خون وغیرہ کوئی چیز نہیں پاتا، پھر وہ اس کی تانت کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا، پھر وہ اس کی نوک کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا۔ پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا، وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جاتا ہے، ان کی نشانی ایک سیاہ فام آدمی ہے۔ جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی طرح ہے، وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے جنگ کی اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے اس آدمی کی تلاش کا حکم دیا۔ تلاش کے بعد وہ آدمی مل گیا تو اسے آپ کے پاس لایا گیا، یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ تمام صفات دیکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق بیان کی تھیں،

marfat.com

دُوسری حدیث

راویان: محمد بن المصفیٰ بن بہلول، ولید بن مُسلم، قتیبہ بن ولید، اوزاعی، زہری، ابی سلمہ، ضحاک۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے فرمایا، تیرا بُرا ہو، اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس کے کچھ ساتھی ہیں جن کے سامنے اپنے صوم و صلوٰۃ کو تم بنظر حقارت دیکھو گے، اور وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے، تیر کمان سے نکل جاتا ہے یہاں تک کہ ان کا ایک آدمی اپنے تیر کے پَر کو دیکھتا ہے تو گوبر اور خون سے آگے کوئی چیز نہیں پاتا۔ وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ان کی نشانی ایک سیاہ فام اور بڑی آنکھ والا آدمی ہے، جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی طرح ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے مقتولوں کی طرف آدمی بھیجا تو اس نشانی والا ایک آدمی لایا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق بیان کی تھی۔

تیسری حدیث

راویان، حرث بن مسکین، ابن وہب، عمرو بن حرث، بکر بن اشج، بکر بن سعید، عبداللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریوں نے

marfat.com

خروج کیا تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا،
لاحکم الا للہ، حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ کلمہ حق سے باطل مراد لیا جا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کچھ لوگوں کی صفت بیان کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ صفت ان لوگوں میں
پائی جاتی ہے، جو زبان سے حق بات کہتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں
جاتی، ان میں مخلوق الٰہی میں سے مبغوض ترین آدمی وہ سیاہ فام شخص ہے جس کا
ایک ہاتھ بکری کے تھن یا پستان کے سرے کی طرح ہے، جب حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جنگ کی تو آپ نے فرمایا، اس آدمی کو تلاش کرو،
لوگوں نے تلاش کیا تو انھیں کچھ پتہ نہ چلا، آپ نے فرمایا، دوبارہ جاکر تلاش
کرو، خدا کی قسم، میں نے جھوٹ نہیں بولا، اور نہ ہی مجھے دو یا تین بار جھٹلایا
جائے گا، پھر لوگوں نے اُسے ایک ویرانے میں پایا تو اُسے لاکر آپ کے سامنے
رکھ دیا، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے اس فرمان اور ساتھیوں کو حکم دینے
کے وقت موجود تھا۔

چوتھی حدیث

راویان: احمد بن شعیب، محمد بن معاویہ، ابن یزید، علی بن ہشام، اعمش، خیثمہ،

حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ
فرماتے سُنا کہ جب میں تمھیں اپنے متعلق بتاؤں تو جنگ ایک چال ہے اور
جب میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی بات بتاؤں تو
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹ بولنے کی نسبت آسمان سے
نیچے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے
سُنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نوعمر اور بے وقوف قوم اٹھے گی، وہ مخلوق کو
اچھی باتیں بتائے گی، وہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے، ان کا ایمان ان کی شہ رگ سے

marfat.com

نیچے نہیں جائے گا، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں پاؤ، قتل کر دو، ان کے قتل کرنے کا اجر اس شخص کے اجر کے برابر ہے جس نے انہیں قیامت کے روز اللہ کے ہاں قتل کیا۔

راویان حدیث کے متعلق ابواسحاق کے اختلاف کا بیان

حدیث نمبر ۱

راویان: احمد بن سلیمان، قاسم بن زکریا، عبداللہ، اسرائیل، ابی اسحاق،

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے ایک قوم پیدا ہوگی، وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ہر مسلمان کے لئے ان سے جنگ کرنا فرض ہے۔

یوسف بن ابی اسحاق نے راویوں کے اختلاف بیان کرتے ہوئے ابی اسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبدالرحمن للہ مروان کو داخل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲

راویان: زکریا بن یحیی، محمد بن العلا، ابراہیم بن یوسف، یوسف، اسحق، ابی قیس ازدی

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی، وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ہر مسلمان کے لئے ان سے لڑنا فرض ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے۔

marfat.com

حدیث نمبر ۳

راویان؛ احمد بن شعیب، محمد بن بکار حرانی، مخلد، اسرائیل، ابراہیم بن عبد العلی، طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف نکلے، آپ نے انھیں قتل کرنے کے بعد فرمایا تلاش کرو، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی جو حق بات کہے گی، مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں گزرے گی، وہ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام اور ہاتھ کٹا آدمی ہوگا، اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہوں گے، اُسے تلاش کرو، اگر وہ وہی ہے تو تم نے مخلوق کے بدترین آدمی کو قتل کر دیا ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو تم نے لوگوں سے بہتر آدمی کو مار دیا ہے، ہم رو پڑے، پھر آپ نے فرمایا، تلاش کرو، ہم نے تلاش کر کے اس ٹنڈے کو پالیا، پس ہم سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سجدے میں گر گئے سوائے اس کے کہا: "یتکلمون کلمۃ"۔

حدیث نمبر ۴

راویان؛ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ

ابو سلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ ایک آدمی کو پچھاڑ رہے تھے، میں نے کہا، اس کی کیا بات ہے، فرمایا، کیا سب کی؟ پس جب جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریوں کو قتل کیا، جس وقت آپ ان سے جنگ کے لئے نکلے تو آپ نے پستان والے کو نہ پایا، آپ نے چکر لگایا تو اسے اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان پایا اور فرمایا خدا کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور مجھے مسکنہ نے

marfat.com

بتایا کہ پستان کے سرے کے اگلے حصے میں تین بال تھے،

حدیث نمبر ۵

راویان، علی بن منذر، ابی، عاصم بن کلیب الحرمی،

کلیب الحرمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور لوگ آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا امیر المومنین! آپ کیا مجھے گفتگو کی اجازت دیجئے؟ آپ نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا اور مصروف گفتگو رہے، وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا، تو اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میری ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے علاقے میں پیدا ہوئے ہیں، جنھیں حرور کہا جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حروراء مقام پر پیدا ہوئے ہیں اور اسی نام سے معروف ہیں تو آپ نے فرمایا، خوشخبری ہو اسے جو تم میں سے وہاں حاضر ہو گا اگر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں گے تو ان کے متعلق تم لوگوں کو بتا دیں گے، میں حضرت علی سے ان کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے؟ پس آپ نے اسے بھی وہ بات بتائی جو انھیں بتائی تھی، آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا اور آپ کے پاس سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور کوئی آدمی نہ تھا، آپ نے مجھے فرمایا! علی تیرا اور اس قوم کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی ہے؟ میں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا مشرق سے ایک قوم نکلے گی، وہ قرآن کو پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے

marfat.com

نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے. ان میں ایک ٹنڈا آدمی ہے اس کا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہے. حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے تمہیں اس کے متعلق بتا دیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں بتا دیا ہے، فرمایا: میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ ان میں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں! آپ نے فرمایا، پس تم نے میرے پاس آکر مجھے بتایا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے. میں اللہ کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ وہ انہی لوگوں میں ہے، پھر تم اسے میرے پاس گھسیٹتے ہوئے لائے جیسا کہ میں نے تمہارے پاس اس کی نشانی بیان کی تھی، انھوں نے کہا ہاں! اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے.

حدیث نمبر ۶

راویان احمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، زید ابن وہب.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ نہروان ہوئی تو آپ کی خارجیوں سے مڈبھیڑ ہوئی، مگر وہ آپ کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے. یہاں تک کہ نیزے مار مار کر اُن سب کو ہلاک کر دیا. پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پستان جیسے ہاتھ والے کو تلاش کرو، تلاش کے باوجود جب وہ نہ ملا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا. نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ میں جھٹلایا جاؤں گا، اسے تلاش کرو، تلاش کرنے پر وہ ایک گڑھے میں پڑا ہوا مل گیا اس پر مقتولوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال ہیں وہاں پڑا ہوا ہے. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس بات سے بہت متعجب ہوئے

marfat.com

حدیث نمبر ۷

راویان: عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ، فضل بن دکین، موسیٰ بن قیس حضرمی، سلمہ بن کہیل،

زید ابن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دبرخان کے پل پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے ایک خارجی گروہ کے متعلق بتایا گیا ہے جو مشرق کی طرف سے نکلے گا اور ان میں ایک آدمی ہوگا جسے ذوالثدیہ کہا جائے گا، پس آپ نے ان سے جنگ کی، حروریوں نے ایک دوسرے سے کہا، اس نے تمہیں حروراء کی جنگ کی طرح واپس لوٹا دیا ہے، پس انھوں نے ایک دوسرے کو نیزے مارے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا انھوں نے نیزے توڑ دیئے ہیں، پس انھوں نے چکر لگایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں سے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے، آپ نے فرمایا، ٹنڈے کو تلاش کرو، اور یہ ایک سرد دن کی بات ہے، لوگوں نے کہا ہم تو اس بات کی طاقت نہیں رکھتے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چتکبرے خچر مبارک پر سوار ہوئے اور فرمایا، یہ ہے وہ زمین، ان لوگوں میں اسے تلاش کرو پس اسے نکالا گیا، آپ نے فرمایا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ میں جھٹلایا جاؤں گا، کام کرو اور رک جانے پر اکتفاء نہ کرو، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ آپ لوگ کام چھوڑ دیں گے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کرایا ہے۔ میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا، انھوں نے کہا امیرالمومنین وہ کیا فیصلہ ہے، فرمایا، ان کے لئے ہے۔

حدیث نمبر ۸

راویان: عباس بن عبدالعظیم، عبدالرزاق، عبدالملک بن ابی سلیمان، سلمہ بن کہیل

marfat.com

ابن وہب کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس لشکر میں شامل تھا جو خارجیوں کی طرف گیا تھا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی، وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر تمہاری قرأت اور نماز، روزہ ان کی قرائت اور نماز، روزوں سے کوئی نسبت نہ رکھیں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے کہ اس کا ثواب انھیں ملے گا، حالانکہ وہ پڑھنا ان کے لئے وبال جان اور عذاب بن جائے گا، قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر، کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر اس لشکر کو جو اُن سے لڑنے جا رہا ہے، یہ علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کی زبان سے ان کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے تو وہ اسی عمل پر توکل کر بیٹھتے، اس قوم کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے مگر کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ موجود نہیں اور اس کا بازو عورت کے پستان کی بھٹنی کی طرح ہے جس پر سفید بال ہیں، سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے ایسی جگہ اتارا کہ ہم پُل پر سے گزرے، زید کہتے ہیں کہ ہماری اور خوارج کی مڈبھیڑ ہوئی تو خوارج کا لیڈر عبداللہ بن وہب الرسبی تھا۔ اس نے انھیں کہا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور میانوں سے تلواریں نکال لو، پس لوگوں نے انھیں نیزوں سے مارا اور بعض نے بعض کو قتل کیا اور سوائے دو آدمیوں کے کسی کو کوئی گزند نہ پہنچا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس میں ٹنڈے کو تلاش کرو، مگر وہ نہ ملا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفس نفیس اٹھ کر گئے، یہاں تک کہ ایسے مقتولوں کے پاس آئے جو ایکدوسرے پر پڑے ہوئے تھے، فرمایا، انھیں کھینچو، لوگوں نے اسے زمین کے ساتھ لگے ہوئے مقتولوں کے ساتھ پایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ خدا کے رسول نے سچ فرمایا اور پہنچایا ہے، عبیدہ یمانی نے آپ کے پاس آکر کہا، امیرالمومنین اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے

marfat.com

یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے ؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے یہاں تک کہ اس نے آپ سے تین بار حلف کا مطالبہ کیا اور آپ اس بارے میں حلف اٹھاتے رہے۔

حدیث نمبر۹

راویان: قتیبہ بن سعید، ابن عدی، ابن عون۔

محمد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر تم تکبر نہ کرتے تو میں تمھیں بتاتا کہ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کیا وعدہ کیا ہوا ہے میں نے کہا کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے آپ نے فرمایا ہاں: رب کعبہ کی قسم! میں نے یہ بات آپ سے سُنی ہے۔

حدیث نمبر۱۰

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل بن مسعود، معتمر بن سلیمان، محمد بن سیرین۔

عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ جب میں ان لوگوں کے پاس آیا جنھیں جنگ نہروان میں زخم لگے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ان میں تلاش کرو، اگر یہ اس قوم میں سے ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے تو اُن میں ایک ٹنڈا آدمی ہوگا یا چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہوگا، ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اسے پالیا، پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے متعلق بتایا، جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اگر وہ اترا نہ جائیں تو میں انھیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جنگ کرنے والوں کے بارے میں، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک

marfat.com

سے کیا ہے، میں نے کہا آپ نے وہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے؟ آپ نے تین بار ربِّ کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمایا، ہاں میں نے خود سُنا ہے

حدیث نمبر ۱۱

راویان: محمد بن عبید، ابو مالک عمرو بن قیس، منہال بن عمرو،

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سُنا کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اور اہل جُمل سے جنگ نہ ہوتی، اور اگر مجھے یہ خوف دامن گیر نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس فیصلے کے متعلق بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم کی زبان سے اس آدمی کے بارے میں فرمایا ہے جو ان کی ضلالت کو دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کا عرفان رکھتے ہوئے ان سے لڑتا ہے، جس پر ہم قائم ہیں،

خارجی حضرت علیؓ کی جن باتوں کو ناپسند کرتے تھے

حضرت ابن عباسؓ کا مناظرہ

حدیث اوّل

راویان: عمر بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، ابو زمیل،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حروریوں نے خروج کیا تو وہ دراہم میں الگ ہو کر بیٹھ گئے ان کی تعداد چھ ہزار تھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں، میں اس قوم کے پاس جا کر ان سے گفتگو کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: مجھے تمہاری جان کے متعلق خدشہ ہے، میں نے جواب دیا، مجھے کوئی خدشہ نہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ دوپہر کے وقت جب کہ وہ قیلولہ کر رہے تھے، میں ان کے پاس گیا انھوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور کہنے لگے، آپ کا آنا کیسے ہوا؟ میں نے جواب دیا

marfat.com

کہ میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ کے داماد کے پاس سے آیا ہوں، ان پر قرآن نازل ہوا، وہ تم میں سے اس کی تاویل کے زیادہ عالم ہیں، تم میں ان کے مقابلے کا ایک آدمی بھی نہیں کہ میں تم تک وہ باتیں پہنچاؤں جو وہ کہتے ہیں اور جو تم کہتے ہو اسی کو اچھا سمجھتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کبار اور آپ کے چچا زاد بھائی سے کیوں ناراض ہو؟ انھوں نے کہا کہ تین باتوں کی وجہ سے ہم ان سے ناراض ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ تین باتیں کون سی ہیں؟

خارجی: ایک یہ کہ انھوں نے امر الٰہی میں آدمیوں کو حکم بنایا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الحکم الا للہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں، حکم اور آدمیوں کی کیا شان ہے؟

حضرت ابن عباس: یہ تو ایک بات ہوئی؟

خارجی: دوسری بات یہ ہے کہ انھوں نے جنگ کی ہے مگر نہ تو کسی کو قیدی بنایا اور نہ غنیمت لی ہے، اگر مخالفین کافر ہیں تو ان سے ان کا مال چھیننا چاہیے تھا اور اگر وہ مومن ہیں تو ان سے جنگ کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس: یہ دو باتیں ہوئیں تیسری بات کون سی ہے؟

خارجی: تیسری بات یہ ہے کہ انھوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ مٹا دیا ہے تو امیر الکافرین ہوئے،

حضرت ابن عباس: ان تین باتوں کے علاوہ بھی تمھارے پاس کوئی بات ہے؟

خارجی: ہمارے لئے یہی تین باتیں کافی ہیں،

حضرت ابن عباس: اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے وہ باتیں سناؤں جن سے تمہاری باتوں کی تردید ہوتی ہے تو کیا تم اسے پسند کرو گے،

marfat.com

خارجی: ہاں، ہم یہ باتیں پسند کریں گے۔
حضرت ابن عباس: تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے امرِ الٰہی میں آدمیوں کو حکم "ثالث" بنایا ہے تو میں تمہیں قرآن مجید سے سُناتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حکم کو چوتھائی درہم کی قیمت میں آدمیوں کے حکم میں تبدیل فرما دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کے متعلق فیصلہ کریں،

یاایھا الذین آمنوا لاتقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ماقتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ، الآیۃ،

یعنی، اے مومنو! حالتِ احرام میں شکار کو قتل نہ کرو، تو جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کے بدلے کے متعلق تم میں انصاف کرنے والے فیصلہ کریں گے۔

میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا خرگوش یا اس قسم کے شکار کے متعلق انسانوں کا فیصلہ افضل ہے یا ان کے اپنے خون اور آپس کی خرابیوں کے دُور ہونے کے بارے میں ان کا حکم اچھا ہے! اور تم جانتے ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے اور اسے اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ اُسے انسانوں کے حکم میں تبدیل فرما دے؟
خارجی! ہاں انسانوں کا فیصلہ افضل ہے۔
ابن عباس! اللہ تعالیٰ مرد اور اس کی بیوی کے متعلق فرماتا ہے۔

وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما ۔ الآیۃ

یعنی، اگر تمہیں ان کی ناچاقی کا خوف ہو تو دونوں کے گھر والوں کی طرف سے ایک ایک مُنصف بھیجو، اگر وہ دونوں اصلاح کے خواہاں ہوں گے تو اللہ تعالےٰ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپس کی اصلاح اور خون کی حفاظت کے بارے میں انسانوں کا فیصلہ کرنا افضل ہے یا عورت کے بارے

marfat.com

میں تم اس بات کو چھوڑتے ہو!

خارجی: ہاں، انسانوں کا فیصلہ افضل ہے

حضرت ابن عباس: تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جنگ کی اور کسی کو قیدی نہیں بنایا اور نہ ہی غنیمت لی ہے، کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو قیدی بنانا چاہتے ہو اور اس کے لئے بھی وہی چیز حلال قرار دیتے ہو جو اس کے غیر کے لئے حلال قرار دیتے ہو، حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔

اگر تم یہ کہو کہ جو چیز ہم ان کے غیر سے حلال سمجھتے ہیں، ان سے بھی حلال سمجھتے ہیں تو تم کافر ہو، اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم کافر ہو اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے،

النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم

یعنی، نبی مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ اقرب و اولیٰ ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں،

اس صورت میں تم دو ضلالتوں کے درمیان گھوم رہے ہو، پس ان سے نکلنے کا راستہ اختیار کرو اور بتاؤ کہ کیا تم اس بات کو چھوڑتے ہو!

خارجی: ہاں، ہم ان باتوں کو چھوڑتے ہیں۔

حضرت ابن عباس: اب رہا تمہارا یہ قول کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے نام سے امیرالمومنین کا لفظ مٹا دیا ہے، تو میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس سے تم راضی ہو گے اور میں جانتا ہوں کہ تم نے بھی سنا ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں مشرکین سے مصالحت کی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا! کہ یہ بات لکھو جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکوں نے کہا خدا کی قسم: ایسا نہ ہو گا ہم نہیں جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اگر ہم آپ کو خدا کا رسول جانتے تو ہم

marfat.com

آپ کی اطاعت کرتے، پس محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے علی! رسول اللہ کے الفاظ مٹا دیجئے، اور کہا کہ، اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں، اے علی! اسے مٹا دیجئے اور لکھیے، یہ وہ بات ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے مصالحت کی ہے، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہیں، انھوں نے اپنے نام سے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا، لیکن ان کا اس لفظ کو مٹانا آپ کی نبوت کو ختم نہیں کر دیتا، کیا تم اس بات کو بھی چھوڑتے ہو؟

خارجی: ہاں، ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہیں،

پس ان میں سے دو ہزار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس واپس آگئے اور باقی ماندہ باغی ہی رہے اور اپنی ضلالت پر ہی مارے گئے اور مہاجرین وانصار نے انھیں قتل کر دیا،

آپ کے متقدم الذکر اوصاف کی مؤید احادیث

حدیث نمبر ۱

راویان: معاویہ بن صالح، عبد الرحمٰن بن صالح، عمرو بن ہاشم الحسنی، محمد بن اسحاق، محمد بن کعب قرظی:

حضرت علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ اس بات کا تدارک کریں جو آپ کو نقصان پہنچا رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ میں صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا، جب یہ بات لکھی گئی کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکین نے کہا اگر ہم انھیں اللہ کا رسول سمجھتے تو ان سے جنگ کیوں کرتے پس رسول اللہ کے الفاظ کو مٹا دیجئے، میں نے کہا خدا کی قسم! وہ اللہ کے

marfat.com

رسول ہیں اور خدا کی قسم! تمہاری ناپسندیدگی کے باوجود میں ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا، مجھے دکھاؤ، میں نے آپ کو وہ الفاظ دکھائے تو آپ نے انھیں مٹا دیا، پھر فرمایا کہ اے علی! تجھے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آئے گا اور تو اضطرار کی حالت میں ایسا کرے گا،

حدیث نمبر ۲

راویان: محمد بن شعیب، شعبہ، ابی اسحاق،

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ اور اہل مکہ سے مصالحت کی، ابن یشار کہتے ہیں کہ اہل مکہ سے مصالحت کی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح نامہ تحریر کیا اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ لکھے، مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھیے، اگر آپؐ رسول ہوتے تو ہم آپ سے برسرِ پیکار نہ ہوتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ان الفاظ کو مٹا دو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، میں تو ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان الفاظ کو مٹا دیا اور ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت تین دن کے لئے تلواریں نیام میں داخل کر کے مکہ میں داخل ہوں گے۔

حدیث نمبر ۳

راویان: احمد بن سلیمان الرہاوی، عبداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، اسحاق،

ابو البزار کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کیا اور اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تو آپ نے ان سے یہ فیصلہ کیا کہ وہ وہاں پر تین دن قیام کریں گے، جب صلح نامہ تحریر

marfat.com

کیا گیا تو اس میں لکھا گیا کہ ان شرائط پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ ہوا ہے، مشرکین نے کہا ہم آپ کے رسول ہونے کو تسلیم نہیں کرتے اگر ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول سمجھتے تو آپ کو کسی چیز سے نہ روکتے بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں، پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، رسول اللہ کے الفاظ کو مٹا دیجئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا، خدا کی قسم! میں آپ کے نام سے یہ الفاظ کبھی نہیں مٹاؤں گا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تحریر لے لی اور اُن الفاظ کو مٹا دیا، آپ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے تھے اور رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھ دیا، اور لکھا کہ یہ وہ شرائط ہیں، جن پر محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تلوار کو نیام میں کر کے مکہ میں داخل ہوں گے اور اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کی اتباع کرے تو وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکے گا، اگر آپ کا کوئی ساتھی وہاں قیام کرنا چاہے تو آپ اسے منع نہیں کریں گے، جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مقررہ وقت گزر گیا تو مشرکین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، اپنے آقا سے کہیئے کہ ہمارے ہاں سے چلے جائیں کیونکہ وقت ختم ہو چکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی چچا چچا پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے آئی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بچی کو پکڑ لیا اور اُسے ہاتھ سے پکڑ کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اپنے چچا کی بیٹی کو لے لیجئے سیدہ فاطمہ نے اس بچی کو اٹھا لیا، پس حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بچی کے بارے میں جھگڑنے لگے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے پکڑا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا، خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، تو خَلق اور خُلق میں مجھ سے مشابہ ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی نہیں کریں گے ! فرمایا، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے ؛

یحیٰ بن آدم نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اسرائیل، ابی اسحاق اور ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے بارے میں ان کا جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا، اس کی خالہ نے یا حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے شادی نہیں کریں گے، آپ نے فرمایا، وہ میرے لئے حلال نہیں، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے آپ نے فرمایا، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے خَلق اور خُلق میں مشابہ ہو۔

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

marfat.com

كتاب خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه

للإمام الحافظ الحجة أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفى سنة ٣٠٣ رحمه الله تعالى آمين

طبع بمطبعة التقدم العلمية بمصر
لأصحابها
ورثة المرحوم السيد محمد عبد الواحد بك الطوبي

بجوار القطب الدردير بمصر المحميه

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

(قال) الشيخ الامام الحافظ أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي

﴿ذكر صلاة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه﴾

(أخبرنا) محمد بن المثنى قال أنبأنا عبد الرحمن أعني ابن المهدي قال حدثنا شعبة عن سلمة ابن كهيل قال سمعت حبة العرني قال سمعت عليا كرم الله وجهه يقول أنا أول من صلى مع رسول الله ﷺ (أخبرنا) محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي حمزة عن زيد بن أرقم قال أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم علي رضي الله عنه

﴿ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين﴾

(أخبرنا) محمد بن المثنى قال أخبرنا محمد بن جعفر عن غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي حمزة عن زيد بن أرقم قال أول من أسلم مع رسول الله ﷺ علي بن أبي طالب رضي الله عنه (أخبرنا) عبد الله بن سعيد قال حدثنا ابن ادريس قال سمعت أبا حمزة مولى الانصار قال سمعت زيد بن أرقم

marfat.com

يقول أول من ... صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب رضي الله عنه * وقد قال في موضع ... رضي الله عنه (أخبرنا) محمد بن عبيد بن محمد الكوفي قال حدثنا ... بن ... عن أسد بن وداعة عن أبي يحي بن عفيف عن ابيه عن جده عفيف قال جئت في الجاهلية الى مكة وانا أريد أن ابتاع لاهلي من ثيابها وعطرها فأتيت العباس بن عبد المطلب وكان رجلا تاجرا فانا عنده جالس حيث أنظر الى الكعبة وقد حلقت الشمس في السماء فارتفعت وذهبت اذ جاء شاب فرمي ببصره الى السماء ثم قام مستقبل الكعبة ثم لم ألبث الا يسيرا حتى جاء غلام فقام على يمينه ثم لم ألبث الا يسيرا حتى جاءت امرأة فقامت خلفهما فركع الشاب فركع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فسجد الشاب فسجد الغلام والمرأة فقلت ياعباس أمر عظيم قال العباس أمر عظيم أتدري من هذا الشاب قلت لا قال هذا محمد بن عبد الله ابن أخي أتدري من هذا الغلام هذا علي بن أخي أتدري من هذه المرأة هذه خديجة بنت خويلد زوجته ان ابن أخي هذا أخبرني ان ربه رب السماء والارض أمره بهذا الدين الذي هو عليه ولا والله ما على الارض كلها أحد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة (حدثنا) أحمد بن سليمان الرهاوي قال حدثنا عبد الله بن موسى قال حدثنا العلاء بن صالح عن المنهال عن عمرو بن عباد بن عبد الله قال قال علي رضي الله عنه أنا عبد الله وأخو رسول الله وأنا الصديق الاكبر لا يقولها بعدي الا كاذب آمنت قبل الناس سبع سنين

﴿ذكر عبادته﴾

(اخبرنا) علي بن نذر الكوفي قال اخبرنا ابن فضل قال أخبرنا الاصلح عن عبد الله ابن المزيل عن علي رضي الله عنه قال ما أعرف أحدا من هذه الامة عبد الله بعد نبينا غيري عبدت الله قبل أن يعبده أحد من هذه الامة تسع سنين

﴿ذكر منزلة علي بن أبي طالب كرم الله وجهه من الله عز وجل﴾

(أخبرنا) هلال بن بشير البصري قال حدثنا محمد بن خالد قال حدثني موسى

marfat.com

ابن يعقوب قال حدثنا مهاجر بن سمار بن سلمة عن عائشة بنت سعد قالت سمعت أبي يقول سمعت رسول الله ﷺ يوم الجحفة فأخذ بيد علي فخطب فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس اني وليكم قالوا صدقت يا رسول الله ثم أخذ بيد علي فرفعها فقال هذا وليي ويؤدي عني ديني وأنا موالي من والاه ومعادي من عاداه (أخبرنا) قتيبة بن سعيد البلخي وهشام بن عمار الدمشقي قالا حدثنا حاتم عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن أبي وقاص قال أمر معاوية سعدا فقال ما يمنعك أن تسب أبا تراب فقال أما ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله ﷺ فلن أسبه لأن يكون لي واحدة منها أحب الي من حمر النعم سمعت رسول الله ﷺ يقول له وخلفه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله أتخلفني مع النساء والصبيان فقال رسول الله ﷺ أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى الا أنه لا نبوة بعدي وسمعته يقول يوم خيبر لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فتطاولنا اليها فقال ادعوا الي عليا فأتى به أرمد فبصق في عينه ودفع الراية اليه ولما نزلت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء أهل بيتي (أخبرنا) حرمي بن يونس بن محمد الطرسوسي قال أخبرنا أبو غسان قال أخبرنا عبد السلام عن موسى الصغير عن عبد الرحمن بن سابط عن سعد قال كنت جالسا فتنقصوا علي بن أبي طالب رضي الله عنه فقلت لقد سمعت رسول الله ﷺ يقول في علي خصال ثلاث لأن يكون لي واحدة منهن أحب الي من حمر النعم سمعته يقول انه مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي وسمعته يقول لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله وسمعته يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (أخبرنا) زكريا بن يحيى السجستاني قال أخبرنا نصر بن علي قال حدثنا عبد الله بن داود عن عبد الواحد بن أيمن عن أبيه ان سعدا قال قال رسول الله ﷺ لأدفعن الراية الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ويفتح الله بيده فاستشرف

لماأصحابه قد فهما الى على (أخبرنا) زكريابن يحيي قال حدثنا الحسن بن حماد قال أخبرنا مسهر بن عبد الملك عن عيسى بن عمر عن السدى عن أنس بن مالك ان النبي ﷺ كان عنده طائر فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك يأكل معى من هذا الطير فجاء أبوبكر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء على فأذن له (أخبرنا) أحمد بن سليمان الرهاوى حدثنا عبدالله أخبرنا ابن أبى ليلى عن الحكم بن منهال عن عبد الرحمن بن أبى ليلى عن أبيه قال لعلى وكان يسير معه ان الناس قد أنكروا منك شيأ تخرج في البرد فى الملاءتين وتخرج فى الحر فى الحشو والثوب الغليظ فقال لم تكن معنا بخيبر قال بلى قال بعث رسول الله ﷺ أبا بكر وعقد له لواء فرجع وبعث عمر وعقد له لواء فرجع فقال رسول الله ﷺ لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ليس بفرار فارسل الى وأنا أرمد فتفل فى عينى فقال اللهم اكفه أذى الحر والبرد قال ماوجدت حرا بعد ذلك ولا بردا (أخبرنا) محمد بن على بن حمزة الواقدى قال أخبرنا معاذ بن خالد قال أخبرنا الحسين بن واقد عن عبدالله بن بريدة قال سمعت أبى بريدة يقول حاصرنا خيبر فأخذ الراية أبو بكر ولم يفتح له فأخذه من الغد عمر فانصرف ولم يفتح له وأصاب الناس شدة وجهد فقال رسول الله ﷺ انى دافع لوائى غدا الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح له وبتناطية أنفسنا ان الفتح غدا فلما أصبح رسول الله ﷺ صلى الغداة ثم جاء قائما ورمى اللواء والناس على أقصافهم فما منا انسان له منزلة عند الرسول ﷺ الا وهو يرجو أن يكون صاحب اللواء فدعا على بن أبى طالب رضى الله عنه وهو أرمد فتفل ومسح فى عينيه فدفع اليه اللواء وفتح الله عليه قالوا أخبرنا عن تطاولنا بها (أخبرنا) محمد ابن بشار بن دار البصرى أخبرنا محمد بن جعفر قال حدثنا عوف عن ميمون عن أبى عبد الله عبد السلام ان عبدالله بن بريدة حدثه عن بريدة الاسلمى قال لما كان يوم خيبر نزل رسول الله ﷺ بحصن

أهل خيبر أعطى رسول الله ﷺ اللواء عمر فنهض فيه من نهض من الناس فلقوا أهل خيبر فانكشف عمر وأصحابه فرجعوا الى رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ لأعطين اللواء رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما كان من الغد تصادر أبو بكر وعمر فدعا عليا وهو أرمد فتفل فى عينيه ونهض معه من الناس من نهض فلقى أهل خيبر فاذا مرحب يرتجز

قد علمت خيبر انى مرحب　　شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الليوث أقبلت تلهب　　أطعن أحيانا وحينا أضرب

فاختلف هو وعلى ضربتين فضربه على هامته حتى مضى السيف منها منتهى رأسه وسمع أهل العسكر صوت ضربته فما تتام آخر الناس مع على حتى فتح لأولهم (أخبرنا) قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن الزهرى عن أبى حازم قال أخبرنى سهيل بن سعد أن رسول الله ﷺ قال يوم خيبر لأعطين هذه الراية غدا رجلا يفتح الله عليه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله ﷺ كلهم يرجو أن يعطى فقال أين على بن أبى طالب فقالوا هو يارسول الله يشتكى عينيه قال فارسلوا اليه فأتى به فبصق رسول الله ﷺ فى عينيه ودعا له فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال على يارسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال أنفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من الله فوالله لأن يهدى الله بك رجلا واحدا خير من أن يكون لك حمر النعم

(ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر أبى هريرة فيه)

(أخبرنا) أبو الحسين أحمد بن سليمان الرهاوى قال حدثنا يعلى بن عبيد قال حدثنا يزيد بن كيسان عن أبى حازم عن أبى هريرة قال قال رسول الله ﷺ لأدفعن الراية اليوم الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فتطاول القوم فقال أين على بن أبى طالب فقالوا يشتكى عينيه قال فبصق نبى الله فى كفيه ومسح بهما عينى على ودفع اليه الراية ففتح الله على يديه (أخبرنا) قتيبة بن سعيد قال

marfat.com

اخبرنا يعقوب عن سهل عن أبيه عن أبى هريرة أن رسول الله ﷺ قال يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله عليه قال عمر بن الخطاب ماأحببت الامارة الا يومئذ فدعا رسول الله ﷺ على بن أبي طالب فأعطاه اياها وقال أمش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فسار على ثم وقف فصاح يارسول الله على ماذا أقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على الله (اخبرنا) اسحق بن ابراهيم بن راهويه قال أخبرنا جرير عن سهيل عن أبيه عن أبى هريرة قال قال رسول الله ﷺ لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله يفتح عليه قال عمر فما أحببت الامارة قط الا يومئذ قال فاستشرفت لها فدعا عليا فبعثه ثم قال اذهب فقاتل حتى يفتح الله عليك ولا تلتفت قال فمشى ماشاء الله ثم وقف ولم يلتفت فقال علام نقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على الله (أخبرنا) محمد بن عبدالله بن المبارك المخزومى قال حدثنا أبو هاشم المخزومى قال حدثنا وهب قال حدثنا سهيل بن أبى صالح عن ابيه عن أبى هريرة قال قال رسول الله ﷺ يوم خيبر لادفعن الراية الى رجل يحب الله ورسوله ويفتح الله عليه قال عمر فما أحببت الامارة قط قبل يومئذ فدفعها الى على رضى الله تعالى عنه قال قال ولا تلتفت فسار قريبا قال يارسول الله علام نقاتل قال على أن يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك عصموا دماءهم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على الله تعالى

﴿ذكر خبر عمران بن حصين فى ذلك﴾

(أخبرنا) العباس بن عبد العظيم العبدى البصرى قال أخبرنا عمر بن عبد الوهاب قال أخبرنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن منصور عن ربعى عن عمران بن الحصين ان النبي ﷺ قال لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله اوقال

يحبه الله ورسوله فدعا عليا وهو أرمد ففتح الله على يديه

{ ذكر خبر الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما عن النبي ﷺ في ذلك وان جبريل يقاتل عن يمينه وميكائيل عن يساره }

(اخبرنا) اسحق بن ابراهيم بن راهويه أخبرنا النضر بن شميل قال أخبرنا يونس عن أبي اسحق عن هبيرة بن هديم قال جمع الناس الحسن بن علي وعليه عمامة سوداء لما قتل أبوه فقال لقد كان قتلتم بالامس رجلا ما سبقه الاولون ولا يدركه الآخرون وان رسول الله ﷺ قال لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ويقاتل جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره ثم لا ترد رايته حتى يفتح الله عليه ما ترك دينارا ولا درهما الا تسعمائة أخذها عياله من عطاء كان أراد أن يبتاع بها خادما لاهله

{ذكر قول النبي ﷺ في علي أن الله جل ثناؤه لا يخزيه أبدا}

(أخبرنا) ميمون بن المثنى قال حدثنا أبو الوضاح وهو أبو عوانة قال حدثنا أبو بلج بن أبي سليم قال حدثنا عمرو بن ميمونة قال انى لجالس الى ابن عباس اذ أتاه تسعة رهط فقالوا يا ابن عباس اما أن تقوم معنا واما أن تخلونا هؤلاء قال فقال ابن عباس بل أقوم معكم قال وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى قال فابتدؤا فتحدثوا فلا ندري ما قالوا قال فجاء وهو ينفض ثوبه وهو يقول أف وتف وقعوا في رجل له عشر وقعوا في رجل قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لابعثن رجلا يحب الله ورسوله لا يخزيه الله أبدا قال فاستشرف لها من استشرف فقال أين ابن أبي طالب قيل هو في الرحى يطحن قال وما كان أحدكم ليطحن قال فجاء وهو أرمد لا يكاد يبصر فتفل في عينيه ثم هز الراية ثلاثا فدفعها اليه فجاء بصفية بنت حيي وبعث أبا بكر بسورة التوبة وبعث عليا خلفه فأخذها منه فقال لا يذهب بها الا رجل مني وأنا منه قال وقال لبني عمه أيكم يواليني في الدنيا والآخرة قال وعلي معه جالس فقال علي أنا أواليك في الدنيا والآخرة قال وكان أول من أسلم من الناس بعد خديجة قال وأخذ رسول الله صلى

الله عليه وسلم ثوبه فوضعه على على وفاطمة وحسن وحسين فقال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا قال وشرى على نفسه لبس ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم نام مكانه قال وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء أبو بكر وعلى نائم قال وأبو بكر يحسب انه نبي الله قال فقال له على ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق نحو بئر ميمونة فادركه قال فانطلق أبو بكر فدخل معه الغار قال وجعل على يرمى بالحجارة كما كان يرمى نبي الله وهو يتضور قال اغمر أسه في الثوب لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف عن رأسه فقالوا انك للئيم كان صاحبك نرميه فلا يتضور وأنت تتضور وقد استنكرنا ذلك قال وخرج بالناس في غزوة تبوك قال فقال له على أخرج معك فقال له نبي الله لا فبكى على فقال له أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى الا انك لست بنبي أنه لا ينبغي أن أذهب الا وانت خليفتي قال وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت ولي في كل مؤمن بعدى قال وسد أبواب المسجد غير باب على قال فقال فيدخل المسجد جنبا وهو طريقه ليس له طريق غيره قال وقال من كنت مولاه فان مولاه على قال وأخبرنا الله عز وجل في القرآن قد رضى عنهم عن أصحاب الشجرة فعلم ما فى قلوبهم هل حدثنا انه سخط عليهم بعد قال وقال نبي الله صلى الله عليه وسلم لعمر حين قال ائذن لى فلاضرب عنقه قال أو كنت فاعلا وما يدريك لعل الله قد اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم

﴿ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلى انك مغفور لك﴾

أخبرنا هرون بن عبد الله الجمال البغدادى قال حدثنا محمد بن عبد الله الزبير الاسدى قال حدثنا على بن صالح عن أبي اسحق عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ألا أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر لك مع أنه مغفور لك تقول لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله العلى العظيم الحمد لله رب العالمين

marfat.com

﴿ ذكر الاختلاف على أبي اسحق في هذا الحديث ﴾

(أخبرنا) أحمد بن عثمان بن حكيم السكوفى قال حدثنا خالد قال أخبرنا على ابن صالح عن أبي اسحق الهمدانى عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن على رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا على ألا أعلمك كلمات الفرج لا اله الا الله العلى العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين (أخبرنا) صفوان بن عمرو الحمصى قال حدثنا أحمد بن خالد قال اخبرنا اسرائيل عن أبي اسحق عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن على رضى الله عنه قال كلمات الفرج (أخبرنا) محمد بن عثمان بن حكيم قال حدثنا أبو غسان قال أخبرنا اسرائيل عن أبي اسحق عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه يعنى نحو حديث خالد (أخبرنا) على بن محمد بن على المصيصى قال اخبرنا خلف ابن تميم قال أخبرنا اسرائيل قال حدثنا أبو اسحق عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن على رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم ألا أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر لك على أنه مغفور لك لا اله الا الله العلى العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين (أخبرنا) الحسين بن حارث قال أخبرنا الفضل ابن موسى عن الحسين بن واقد عن أبي اسحق عن الحرث عن على كرم الله وجهه قال قال النبى ﷺ ألا أعلمك دعاء اذا دعوت به غفر لك وان كنت مغفورا لك قلت بلى قال لا اله الا الله العلى العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله سبحان الله رب العرش العظيم قال أبو اسحق لم يسمع من الحرث الا أربعة أحاديث ليس ذا منها وانما أخرجناه لمخالفة الحسين بن واقد الاسرائيلى ولعلى بن صالح والحرث الاعور ليس بذلك فى الحديث عاصم بن ضمرة أصلح منه

﴿ ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم قد امتحن الله قلب على للايمان ﴾

(أخبرنا) أبو جعفر محمد بن عبد الله بن المبارك المخزومى قال حدثنا الاسود بن

عامر قال أخبرنا شريك عن منصور عن ربعي عن علي قال جاء النبي ﷺ أناس من قريش فقالوا يا محمد انا جيرانك وحلفاؤك وان من عبيدنا قد أتوك ليس ٣٢ رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه انما فروا من ضياعنا وأموالنا فارددهم الينا فقال لابي بكر ما تقول فقال صدقوا انهم لجيرانك وحلفاؤك فتغير وجه النبي ﷺ ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجيرانك وحلفاؤك فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال يا معشر قريش والله ليبعثن الله عليكم رجلا منكم امتحن الله قلبه للايمان فيضربكم على الدين أو يضرب بعضكم قال أبو بكر انا هو يا رسول الله قال لا قال عمر انا هو يا رسول الله قال لا ولكن ذلك الذي يخصف النعل وقد كان أعطى عليا نعلا يخصفها

﴿ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه ان الله سيهدي قلبك ﴾

(أخبرنا) أبو جعفر عن عمرو بن البصري قال حدثنا عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وأنا شاب حديث السن قال فقلت يا رسول الله تبعثني الى قوم يكون بينهم احداث وأنا شاب حديث السن قال ان الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك قال ما شككت في حديث أقضي بين اثنين

﴿ ذكر اختلاف الناقلين لهذا الخبر ﴾

(أخبرنا) علي بن حسين المروزي قال أخبرنا عيسى بن الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال بعثني رسول الله ﷺ الى اليمن فقلت انك تبعثني الى قوم أسن مني فكيف القضاء عنهم فقال ان الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك قال لي فما شككت في حكومة بعد (أخبرنا) محمد بن المثنى قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أهل اليمن لاقضي بينهم فقلت يا رسول الله لا علم لي بالقضا فضرب بيده على صدري

marfat.com

وقال اللهم اهد قلبه وسدد لسانه فما شككت فى قضاء بين اثنين حين جلست فى مجلسى قال أبو عبد الرحمن النسائي هذا حديث سمعته من عمرو بن مرة عن أبى البحترى قال أخبرنى من سمع عليا رضى الله عنه قال أبو عبد الرحمن أبو البحترى لم يسمع من على شيأ (أخبرنا) أحمد بن سليمان الرهاوي قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا شريك عن سماك بن حرب عن حنش بن المعتمر عن على رضى الله عنه قال بعثنى رسول الله ﷺ الى اليمن وأنا شاب فقلت يارسول الله تبعثنى وأنا شاب الى قوم ذوى اسنان أقضى بينهم ولا علم لى بالقضاء فوضع يده على صدرى ثم قال ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك ياعلى اذا جلس اليك الخصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الاول فانك اذا فعلت ذلك تبين لك القضاء قال على رضى الله عنه فما أشكل على قضاء بعد ذلك

﴿ذكر الاختلاف عن أبى اسحق فى هذا الحديث﴾

(أخبرنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا اسرائيل بن أبى اسحق عن حارثة بن مضرب عن على رضى الله عنه قال بعثنى رسول الله ﷺ الى اليمن فقلت انك تبعثنى الى قوم هم أسن منى لاقضى بينهم فقال ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك (أخبرنا) شيب عن أبى اسحق عن عمرو بن حبشى عن على كرم الله وجهه (وأخبرنى) أبو عبد الرحمن زكريا بن يحيى قال حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا معاوية بن هشام عن شيبان عن أبى اسحق عن عمرو بن حبشى عن على كرم الله وجهه قال بعثنى رسول الله ﷺ الى اليمن فقلت يارسول الله انك تبعثنى الى شيوخ ذوى أسنان انى أخاف أن لا أصيب فقال ان الله سيثبت لسانك ويهدى قلبك

﴿ذكر قول النبى ﷺ أمرت بسد هذه الابواب غير باب على رضى الله عنه﴾

(اخبرنا) محمد بن بشار بن بندار البصرى قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا

عوف عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم قال كان لنفر من أصحاب رسول الله ﷺ أبواب شارعة في المسجد فقال رسول الله ﷺ سدوا الابواب الا باب علي فتكلم بذلك الناس فقام رسول الله ﷺ فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فاني أمرت بسد هذه الابواب غير باب علي وقال فيه قائلكم والله ما سددته ولا فتحته ولكني أمرت فاتبعته

﴿ذكر قوله صلى الله عليه وسلم ما أدخلته وأخرجتكم بل الله أدخله وأخرجكم﴾

(أخبرنا) علي بن محمد بن سليمان عن ابن عتيبة عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر محمد ابن علي عن ابراهيم بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه ولم يقل مرة عن أبيه قال كنا عند النبي ﷺ وعنده قوم جلوس فدخل علي كرم الله وجهه فلما دخل خرجوا فلما خرجوا تلاوموا فقالوا والله ما أخرجنا اذ أدخله فرجعوا فدخلوا فقال والله ما أنا أدخلته وأخرجتكم بل الله أدخله وأخرجكم قال أبو عبد الرحمن هذا أولى بالصواب (أخبرنا) أحمد بن يحيي الكوفي قال أخبرنا علي وهو ابن قادم قال أخبرنا اسرائيل عن عبد الله بن شريك عن الحرث بن مالك قال أتيت بمكة فلقيت سعد بن أبي وقاص فقلت له سمعت لعلي منقبة قال كنا مع رسول الله ﷺ في المسجد فروى فينا السد ليخرج من في المسجد الا آل رسول الله صلى الله عليه وسلم وآل علي قال فخرجنا فلما أصبح أتاه عمه فقال يا رسول الله أخرجت أصحابك وأعمامك وأسكنت هذا الغلام فقال رسول الله ﷺ ما أنا أمرت باخراجكم ولا باسكان هذا الغلام ان الله هو أمر به قال قطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن أرقم عن سعد ان العباس أتى النبي ﷺ فقال سددت أبوابنا الا باب علي فقال ما أنا فتحتها ولا أنا سددتها (أخبرنا) زكريا بن يحيي السجستاني قال حدثنا عبد الله بن عمر قال أخبرنا محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني قال أخبرنا مسكين قال حدثنا شعبة عن أبي مليح عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال أمر رسول الله ﷺ بابواب المسجد فسدت الا باب علي

marfat.com

رضى الله عنه (أخبرنا) محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن معاذ قال حدثنا أبو وضاح قال أخبرنا يحيى حدثنا عمرو بن ميمون قال قال ابن عباس وسد أبواب المسجد غير باب على رضى الله عنه فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طريقه ليس له طريق غيره

﴿ذكر منزلة على بن أبى طالب كرم الله وجهه من النبى صلى الله عليه وسلم﴾

(أخبرنا) بشر بن هلال البصرى قال حدثنا جعفر وهو ابن سليمان قال حدثنا حرب بن شداد عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبى وقاص قال لما غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك خلف عليا كرم الله وجهه فى المدينة قالوا فيه مله وكره صحبته فتبع على رضى الله عنه النبى صلى الله عليه وسلم حتى لحقه فى الطريق قال يا رسول الله خلفتنى بالمدينة مع الذرارى والنساء حتى قالوا مله وكره صحبته فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا على انما خلفتك على أهلى أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى غير انه لا نبى بعدى (أخبرنا) القديم بن زكريا بن دينار الكوفى قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا عبد السلام عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد ابن أبى وقاص ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لعلى رضى الله عنه أنت منى بمنزلة هرون من موسى (أخبرنا) زكريا بن يحيى قال أخبرنا ابو مصعب ان الدراوردى حدثه عن هشام عن سعيد بن المسيب عن سعد قال لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك خرج على رضى الله عنه فتبعه فشكا وقال يا رسول الله أتتركنى مع الخوالف فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا على أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا النبوة

﴿ذكر الاختلاف على محمد بن المنكدر فى هذا الحديث﴾

(أخبرنا) اسحق بن موسى بن عبد الله بن يزيد الانصارى قال حدثنا داود بن كثير الرقى عن محمد عن سعيد بن المنكدر بن المسيب عن سعد ان رسول الله ﷺ قال لعلى

أنت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي (أخبرنا) صفوان بن محمد ابن عمر وقال حدثنا أحمد بن خالد قال حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن محمد بن المنكدر قال سعيد بن المسيب أخبرني ابراهيم بن سعد انه سمع أباه سعدا وهو يقول قال النبي ﷺ لعلي رضي الله عنه أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدي قال سعيد فلم أرض حتى أتيت سعدا فقلت شيء حدثت به ابنك وما هو وانتهى ٣ فقال أخبرنا على هذا فلان فقال ما هو ابن أخي فقلت هل سمعت النبي ﷺ يقول لعلي كذا وكذا قال نعم وأشار الى أذنيه والا فاستكتا لقد سمعته يقول ذلك وخالفه يوسف بن الماجشون فرواه عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن عامر بن سعد عن أبيه وتابعه على روايته عن عامر بن سعد علي بن زيد بن جدعان (أخبرنا) زكريا بن يحيى قال حدثنا ابن الشوارب قال حدثنا حماد بن زيد عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد عن سعد ان النبي ﷺ قال لعلي أنت مني بمنزلة هرون من موسى غير انه لا نبي بعدي قال سعيد فاحببت أن أشافه بذلك سعدا فأتيته فقلت ما حديث حدثني به عنك عامر فادخل أصبعيه في أذنيه وقال سمعت من رسول الله ﷺ والا فاستكتا (أخبرنا) محمد بن وهب الحراني قال أخبرنا سكن بن سكن قال حدثنا شعبة عن علي بن زيد قال سمعت سعيد بن المسيب يحدث عن سعد ان رسول الله ﷺ قال لعلي رضي الله عنه ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون من موسى قال بلى أول رضيت رضيت فسألته بعد ذلك فقال بلى بلى قال أبو عبد الرحمن وما علمت أحدا تابع عبد العزيز بن الماجشون على روايته عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب غير ابراهيم بن سعد على ان ابراهيم بن سعد قد روى هذا الحديث عن أبيه (أخبرنا) محمد بن بشار البصري قال حدثنا محمد يعني ابن جعفر غندر قال أخبرنا شعبة بن ابراهيم قال سمعت ابراهيم بن سعد يحدث عن أبيه عن النبي ﷺ انه قال لعلي أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هرون

marfat.com

من موسى (أخبرنا) عبد الله بن سعد البغدادى قال حدثنا أبى عن ابن اسحق قال حدثنى محمد بن طلحة بن زيد بن مكانة عن ابراهيم بن سعد بن أبى وقاص عن أبيه سعد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلى رضى الله عنه حين خلفه فى غزوة تبوك على أهله ألا ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبى بعدى قال أبو عبد الرحمن وقد روى هذا الحديث عن عامر بن سعد عن أبيه من غير حديث سعيد بن المسيب (أخبرنا) محمد بن المثنى قال أخبرنا أبو بكر الحنفى قال حدثنا بكر بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد يقول قال معاوية لسعد بن أبى وقاص ما يمنعك أن تسب ابن أبى طالب قال لا أسبه ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله ﷺ لان يكون لى واحدة منهن أحب الى من حمر النعم ما أسبه ما ذكرت حين نزل عليه الوحى فأخذ عليا وابنيه وفاطمة فادخلهم تحت ثوبه ثم قال رب هؤلاء أهل بيتى وأهلى ولا اسبه ما ذكرت حين خلفه فى غزوة غزاها قال على خلفتنى مع الصبيان والنساء قال أو لا ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدى وما أسبه ما ذكرت يوم خيبر حين قال رسول الله ﷺ لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويفتح الله بيده فتطاولنا فقال أين على فقالوا هو أرمد قال ادعوه فبصق فى عينيه ثم أعطاه الراية ففتح الله عليه فوالله ما ذكرت معاوية بحرف حتى أخرج من المدينة (أخبرنا) محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن شعبة عن الحكم عن المصعب بن سعد قال خلف رسول الله ﷺ على بن أبى طالب فى غزوة تبوك فقال يارسول الله تخلفنى بين النساء والصبيان فقال أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبى بعدى خالفه ليث فقال عن عائشة بنت سعد (أخبرنا) الحسن بن اسمعيل بن سليمان المصيصى الخالدى قال أخبرنا المطلب عن ليث عن الحكم عن عائشة بنت سعد عن سعد ان رسول الله ﷺ قال لعلى رضى الله عنه فى غزوة تبوك أنت يا ابن أبى طالب منى بمكان هرون من موسى الا انه لا نبى من بعدى قال أبو عبد الرحمن وشعبة احفظ وليس ضعيف الحديث فقد روته عائشة بنت سعد (أخبرنا) زكريا بن يحيى قال أخبرنا أبو مصعب

marfat.com

الدراوردى عن عبد المجيد عن عائشة عن أبيها انه قال رضى الله عنه خرج رسول الله ﷺ حتى أتى ثنية الوداع من غزوة تبوك وعلى يشتكى وهو يقول أتخلفنى مع الخوالف فقال النبى ﷺ أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا النبوة (أخبرنا) الفضل بن سهل البغدادى قال حدثنا أحمد الزبيرى قال حدثنا عبدالله بن حبيب بن أبى ثابت عن حمزة بن عبدالله عن أبيه عن سعد قال خرج رسول الله ﷺ فى غزوة تبوك وخلف عليا فقال أتخلفنى فقال أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لانبى بعدى

﴿ذكر الاختلاف على عبدالله بن شريك فى هذا الحديث﴾

(أخبرنا) القاسم بن زكريا بن دينار الكوفى قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا فطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن أرقم الكنانى عن سعد بن أبى وقاص ان النبى ﷺ قال لعلى أنت منى بمنزلة هرون من موسى (أخبرنا) أحمد ابن يحيي الكوفى قال حدثنا دعبل وهو بادم قال حدثنا اسرائيل عن عبدالله ابن شريك عن حرب بن سلك قال قال سعد بن مالك ان رسول الله ﷺ غزا على ناقته الجدعاء وخلف عليا وجاء على حتى تعدى الناقة فقال يارسول الله زعمت قريش انك انما خلفتنى انك استثقلتنى وكرهت صحبتى وبكى على رضى الله عنه فنادى رسول الله ﷺ فى الناس مامنكم أحد الا وله حاجة يابن أبى طالب أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لانبى بعدى قال على رضى الله عنه رضيت عن الله عز وجل وعن رسول الله ﷺ (أخبرنا) عمر بن على قال حدثنا يحيي يعنى ابن سعيد قال حدثنا موسى الجهنى قال دخلت على فاطمة بنت على فقال لها رفيقى هل عندك شىء من والدك يرهب قالت حدثتنى أسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلى أنت منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لانبى بعدى (اخبرنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا جعفر بن عون عن موسى الجهنى قال أدركت

marfat.com

فاطمة بنت علي وهي بنت ثمانين سنة فقلت لها تحفظين عن أبيك شيأ قالت لا ولكني سمعت أسماء بنت عميس انها سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي أنت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه ليس من بعدي نبي (قال) حدثنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا حسن وهو ابن صالح عن موسى الجهني عن فاطمة بنت علي عن أسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا علي انك مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي (أخبرنا) محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري وأحمد بن عثمان بن حكيم الدراوردي اللفظ لمحمد قالا حدثنا عمرو ابن طلحة قال حدثنا اسباط عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس ان عليا كان يقول في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول أفان مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم والله لا ننقلب على أعقابنا بعد اذ هدانا الله والله لان مات أو قتل لاقاتلن على ماقاتل عليه حتى أموت والله أني لاخوه ووليه ووارثه وابن عمه فمن أحق به مني (أخبرنا) الفضل بن سهل قال حدثني ابن عفان بن مسلم قال حدثنا أبو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ماجد ان رجلا قال لعلي ابن أبي طالب رضي الله عنه يا أمير المؤمنين لم ورثت دون عمامك قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بني عبد المطلب فصنع لهم مدا من الطعام فأكلوا حتى شبعوا وبقي الطعام كما هو كانه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا حتى رووا وبقي الشراب كانه لم يمس أو لم يشرب فقال يا بني عبد المطلب اني بعثت اليكم خاصة والى الناس عامة وقد رأيتم من هذه الآية ما قد رأيتم وأيكم يبايعني على ان يكون أخي وصاحبي ووارثي فلم يقم اليه أحد فقمت اليه وكنت أصغر القوم فقال اجلس ثم قال ثلاث مرات كل ذلك أقوم اليه فيقول اجلس حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي ثم قال فبذلك ورثت ابن عمي دون عمي (أخبرنا) زكريا ابن يحيى قال حدثنا عبد الله بن عمير قال حدثنا مالك بن مغول عن الحرث بن حصين عن ابي سليمان الجهني قال سمعت عليا على المنبر يقول انا عبد الله انا وأخو رسول الله لا يقوم بها الا كذاب مفتر فقال أخبرنا عبد الله وأخو رسوله محبوب محمد ذكر النبي صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا منه (حدثنا) بشر بن هلال

عن جعفر بن سليمان عن يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن علياً مني وأنا منه وولي كل مؤمن بعدي

﴿ذكر الاختلاف على أبي اسحق في هذا الحديث﴾

(أخبرنا) أحمد بن سليمان قال أخبرنا أبو اسحق قال حدثني حبشي بن جنادة السلولي قال سمعت رسول الله ﷺ يقول علي مني وأنا منه قلت لابي اسحق عن البراء (أخبرنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا عبد الله قال حدثنا اسرائيل عن أبي اسحق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله ﷺ لعلي أنت مني وأنا منك رواه القاسم بن يزيد المخزومي عن اسرائيل عن أبي اسحق عن هبيرة بن مريم وهاني بن هاني عن علي رضي الله عنه قال لما صدرنا من مكة اذا ابنة حمزة تنادي ياعم ياعم فتناولها علي رضي الله عنه وأخذها فقال لصاحبته دونك ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر فقال علي انا أخذتها وهي لبنت عمي وقال جعفر ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد ابنة أخي فقضى بها رسول الله ﷺ لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلي أنت مني بمنزلة هرون وأنا منك وقال لجعفر أشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد يازيد أنت أخونا ومولانا

﴿ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم علي كنفسي﴾

(أخبرنا) العباس بن محمد الدوري قال حدثنا الاحوص بن جواب قال حدثنا يونس بن اسحق عن أبي اسحق عن زيد بن يثيع عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لينتهين بنو وليعة أو لابعثن عليهم رجلا كنفسي ينفذ فيهم أمري فيقتل المقاتلة ويسبي الذرية فما راعني الا وكف عمر في حجزتي من خلفي من يعني قلت أياك يعني وصاحبك قال فمن يعني قلت خاصف النعل قال وعلي يخصف النعل

﴿ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه أنت صفي وأميني﴾

(أخبرنا) ذكريا بن يحيي قال حدثنا ابن أبي عمرو بن أبي مروان قال حدثنا

marfat.com

عبدالعزيز عن يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن نافع بن عجير عن أبيه عن علي رضي الله عنه قال قال النبي ﷺ أما أنت يا علي أنت صفيي وأميني

﴿ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لا يؤدي عني الا أنا وعلي ﴾

(أخبرنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا اسمعيل عن أبي اسحق عن حبشي بن جنادة السلولي قال قال رسول الله ﷺ علي مني وأنا منه فلا يؤدي عني الا أنا وعلي

﴿ ذكر توجيه النبي صلى الله عليه وسلم براءة مع علي رضي الله عنه ﴾

(أخبرنا) محمد بن بشار قال حدثنا عفان وعبد الصمد قالا حدثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن أنس قال بعث النبي ﷺ براءة مع أبي بكر ثم دعاه فقال لا ينبغي ان يبلغ هذا الا رجل من أهلي فدعا عليا فأعطاه اياها (أخبرنا) العباس بن محمد الدوري قال حدثنا أبو نوح قداد عن يونس بن أبي اسحق عن أبي اسحق عن زيد بن سبيع عن علي رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ بعث ببراءة الى أهل مكة مع أبي بكر ثم اتبعه بعلي فقال له خذ الكتاب فامض به الى أهل مكة قال فلحقته فأخذ الكتاب منه فانصرف أبو بكر وهو كئيب فقال لرسول الله ﷺ أنزل في شيء قال لا الا اني أمرت ان أبلغه أنا أو رجل من أهل بيتي (أخبرنا) زكريا بن يحيى قال حدثنا عبد الله بن عمر قال حدثنا اسباط عن قطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن رقيم عن سعد قال بعث رسول الله ﷺ أبا بكر ببراءة حتى اذا كان ببعض الطريق أرسل عليا رضي الله عنه فاخذها منه ثم سار بها فوجد أبو بكر في نفسه فقال رسول الله ﷺ لا يؤدي عني الا أنا أو رجل مني (أخبرنا) اسحق بن ابراهيم بن راهويه قال قرأت على أبي قرة قرأت على موسى بن طارق عن أبي صالح قال حدثني عبد الله بن خثيم عن أبي الزبير عن جابر ان النبي ﷺ حين رجع من عمرة الجعرانة بعث أبا بكر على الحج فاقبلنا معه حتى اذا كنا بالعرج ثوب بالصبح فلما استوى للتكبير سمع الرغوة خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال هذه رغوة ناقة رسول الله ﷺ الجدعاء لقد بدا لرسول

الله صلى الله عليه وسلم فى الحج فلما ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى معه فاذا على رضى الله عنه عليها فقال له أبو بكر أمير أم رسول قال لا بل رسول أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببراءة اقرؤها على الناس فى مواقف الحج فقدمنا مكة فلما كان قبل التروية بيوم قام أبو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى اذا فرغ قام على فقرأ على الناس براءة حتى ختمها ثم خرجنا معه حتى اذا كان يوم عرفة قام أبو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى اذا فرغ قام على رضى الله عنه فقرأ على الناس براءة حتى ختمها فلما كان النفر الاول قام أبو بكر فخطب الناس فحدثهم كيف ينفرون أو كيف يرمون فعلمهم مناسكهم فلما فرغ قام على رضى الله عنه فقرأ على الناس براءة حتى ختمها

﴿ ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فهذا وليه ﴾

(أخبرنا) أحمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن معاذ قال أخبرنا أبو عوانة عن سليمان قال حدثنا حبيب بن أبى ثابت عن الطفيل عن زيد بن أرقم قال لما دفع النبى صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع ونزل غدير خم أمر بدوحات فقممن ثم قال كأنى دعيت فأجبت وانى تارك فيكم الثقلين احدهما أكبر من الآخر كتاب الله وعترتى أهل بيتى فانظروا كيف تخلفونى فيهما فانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض ثم قال ان الله مولاى وأنا ولي كل مؤمن ثم انه أخذ بيد على رضى الله عنه فقال من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقلت لزيد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه ما كان فى الدرجات أحد الارآه بعينه وسمعه باذنيه (أخبرنا) أبو كريب محمد بن العلاء الكوفى قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا الاعمش عن سعيد بن عمير عن ابن بريدة عن أبيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم واستعمل علينا عليا فلما رجعنا سألنا كيف رأيتم صحبة صاحبكم فأما شكوته أنا وأما شكاه غيرى فرفعت رأسى وكنت رجلا من مكة واذا وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم قد احمر فقال من كنت وليه فعلى وليه (أخبرنا) محمد ابن المثنى قال حدثنا أبو أحمد قال أخبرنا عبد الملك بن ابى عينة عن الحكم عن

marfat.com

سعيد بن جبير عن ابن عباس قال حدثني بريدة قال بعثني النبي ﷺ مع
علي رضي الله عنه الى اليمن فرأيت منه جفوة فلما رجعت شكوت الى النبي صلى
الله عليه وسلم فرفع رأسه الي وقال يا بريدة من كنت مولاه فعلي مولاه (أخبرنا)
ابو داود وقال حدثنا ابو نعيم قال حدثنا عبد الملك بن ابي عيينة قال اخبرنا الحكم
عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن بريدة قال خرجت مع علي رضي الله عنه
الى اليمن فرأيت منه جفوة فقدمت على النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت عليا
فتنقصته فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير وجهه فقال يا بريدة الست
اولى بالمؤمنين من انفسهم قلت بلى يا رسول الله قال من كنت مولاه فعلي مولاه
(أخبرنا) زكريا بن يحيى قال حدثنا نصر بن علي قال حدثنا عبد الله بن داود عن
عبد الواحد بن أيمن عن أبيه أن سعدا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
كنت مولاه فعلي مولاه (أخبرنا) قتيبة بن سعيد قال حدثنا ابن ابي عدي عن
عوف عن ميمون ابي عبد الله قال زيد ابن ارقم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فحمد الله واثنى عليه ثم قال الستم تعلمون اني اولى بكل مؤمن من نفسه قالوا بلى
نشهد لانت أولى بكل مؤمن من نفسه قال فاني من كنت مولاه فهذا مولاه وأخذ
بيد علي (أخبرنا) محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري وأحمد بن عثمان بن حكيم قالا
حدثنا عبد الله بن موسى قال اخبرنا هانئ بن أيوب عن طلحة قال حدثنا عمرو بن
سعد أنه سمع عليا رضي الله عنه وهو ينشد في الرحبة من سمع رسول الله ﷺ
يقول من كنت مولاه فعلي مولاه يقول من كنت مولاه فعلي مولاه فقام ستة
نفر فشهدوا (أخبرنا) محمد بن المثنى قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن أبي
اسحق قال حدثني سعيد بن وهب قال قام خمسة أو ستة من أصحاب رسول
الله ﷺ فشهدوا ان رسول الله ﷺ قال من كنت مولاه فعلي مولاه (أخبرنا)
علي بن محمد بن علي قاضي المصيصة قال حدثنا خلف قال حدثنا شعبة عن
أبي اسحق قال حدثني سعيد بن وهب انه قام صحابة ستة وقال زيد بن يثيع
وقام مما يلي المنبر ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله ﷺ يقول من

كنت مولاه فعلى مولاه (أخبرنا) أبو داود قال حدثنا عمران بن أبان قال حدثنا شريك قال حدثنا أبو اسحق عن زيد بن يثيع قال سمعت على بن أبي طالب رضى الله عنه يقول على منبر الكوفة انى أنشد الله رجلا ولا يشهد الا أصحاب محمد سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة من جانب المنبر الآخر فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك قال شريك فقلت لابى اسحق هل سمعت البراء بن عازب يحدث بهذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قال أبو عبد الرحمن عمران بن ابان الواسطى ليس بقوى فى الحديث

﴿ ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم على ولى كل مؤمن من بعدى ﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا جعفر يعنى ابن سليمان عن يزيد عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا واستعمل عليهم على بن أبى طالب فمضى فى السرية فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد أربعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرناه ما صنع وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فانصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية فسلموا على النبى صلى الله عليه وسلم فقام أحد الاربعة فقال يارسول الله ألم تران على بن أبى طالب صنع كذا وكذا فأعرض عنه رسول الله ﷺ ثم قام الثانى وقال مثل ذلك ثم الثالث فقال مقالته ثم قام الرابع فقال مثل ماقالوا فاقبل اليهم رسول الله ﷺ والغضب يبصر فى وجهه فقال ماتريدون من على ان عليا منى وأنا منه وهو ولى كل مؤمن من بعدى

﴿ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم على وليكم من بعدى ﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا واصل بن عبد الاعلى الكوفى عن ابن

فضيل عن الاجلح عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى اليمن مع خالد بن الوليد وبعث عليا رضى الله عنه على جيش آخر وقال
لن التقيتما فعلى كرم الله وجهه على الناس وان تفرقتما فكل واحد منكما
على جنده فلقينا بنى زبيد من أهل اليمن وظفر المسلمون على المشركين فقاتلنا
المقاتلة وسبينا الذرية فاصطفى على جارية لنفسه من السبى وكتب
بذلك خالد بن الوليد الى النبى صلى الله عليه وسلم وأمرنى أن أنال منه قال فدفعت
الكتاب اليه ونلت من على رضى الله عنه فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقال لا تبغضن يا بريدة لى عليا فان عليا منى وأنا منه وهو وليكم بعدى

﴿ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبنى﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا العباس بن محمد الدورى قال حدثنا يحيى
ابن زكريا قال أخبرنا اسرائيل عن أبى اسحق عن أبى عبد الله الجدلى
قال دخلت على أم سلمة فقالت لى أيسب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيكم قلت سبحان
الله أو معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبنى
(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى
الكوفى قال جعفر بن عون عن سعد بن أبى عبد الله قال حدثنا أبو بكر
بن خالد بن عرفطة قال رأيت سعد بن مالك بالمدينة فقال ذكر لى انكم تسبون
عليا قلت قد فعلنا قال لعلك ٢ بنبه بعد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سمعت

﴿الترغيب فى موالاته والترهيب عن معاداته﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنى هرون بن عبد الله البغدادى الحمال قال
حدثنا مصعب ابن المقدام قال حدثنا فطر بن خليفة عن أبى الطفيل (وأخبرنا)
أبو داود قال حدثنا محمد بن سليمان قال حدثنا فطر عن أبى الطفيل عن عامر بن واثلة
قال جمع على الناس فى الرحبة فقال انشد بالله كل امرئ سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم

٢ قوله بنبه كذا مرسوم بالاصل وبطرته لعله لم تنبه اه

قال يوم غدير خم ألستم تعلمون انى أولى بالمؤمنين من أنفسهم وهو قائم ثم أخذ بيد على فقال من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه/ قال أبو الطفيل فخرجت وفى نفسى منه شىء فلقيت زيد بن أرقم وأخبرنا فقال تشك أنا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم واللفظ لابى داود (أخبرنا) أحمد بن شعيب أخبرنى عبد الرحمن زكريا بن يحيى السجستانى قال حدثنى محمد ابن عبد الرحيم قال أخبرنا ابراهيم قال حدثنا معن قال حدثنى موسى بن يعقوب عن المهاجر بن مسمار عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب فقال أما بعد أيها الناس فانى وليكم قالوا صدقت ثم أخذ بيد على فرفعها ثم قال هذا وليى والمؤدى عنى والى الله من والاه وعادى من عاداه (أخبرنا) أحمد بن عثمان البصرى أبو الجوزاء قال ابن عيينة ٢ بنت سعد عن سعد قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد على فخطب فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ألم تعلموا انى أولى بكم من أنفسكم قالوا نعم صدقت يا رسول الله ثم أخذ بيد على فرفعها فقال من كنت وليه فهذا وليه وان الله ليوالى من والاه ويعادى من عاداه (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا زكريا بن يحيى قال حدثنا يعقوب بن جعفر بن أبى كثير عن مهاجر بن مسمار قال أخبرتنى عائشة بنت سعد عن سعد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بطريق مكة وهو متوجه اليها فلما بلغ غدير خم وقف للناس ثم رد من تبعه ولحقه من تخلف فلما اجتمع الناس اليه قال أيها الناس من وليكم قالوا الله ورسوله ثلاثا ثم أخذ بيد على فاقامه ثم قال من كان الله ورسوله وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

﴿ذكر دعاء النبى صلى الله عليه وسلم لمن أحبه ودعائه على من أبغضه﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال حدثنا اسحق بن ابراهيم بن راهويه قال أخبرنا النضر بن شميل قال أخبرنا عبد الجليل عن عطية قال حدثنا عبد الله بن بريدة قال حدثنى أبى قال لم أجد من الناس أبغض على من على بن أبى طالب رضى الله

٢ قوله بنت سعد لعله أخبرتنا بنت سعد أو عن بنت سعد اه من هامش الاصل

marfat.com

عنه حتى أحببت رجلا من قريش ولا أحبه الا على بغض على فبعث ذلك الرجل على خيل فصحبته ما أصحبه الا على بغض علي قال فاصبنا سبيا قال فكتب الى النبي صلى الله عليه وسلم أن ابعث الينا من يخمسه فبعث الينا عليا وفي السبي وصيفة من أفضل السبي فلما خمسه صارت في الخمس ثم خمس فصارت في أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم ثم خمس فصارت في آل علي فاتانا ورأسه يقطر فقلنا ماهذا فقال ألم تروا الى الوصيفة فانها صارت في الخمس ثم صارت في أهل البيت للنبي صلى الله عليه وسلم ثم صارت في آل علي فوقعت عليها فكتب وبعثني مصدقا لكتابه الى النبي صلى الله عليه وسلم مصدقا لما قال علي فجعلت أقرأ عليه ويقول صدقا وأقول صدق فأمسك بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بريدة أتبغض عليا قلت نعم فقال لا تبغضه وان كنت تحبه فازدد له حبا فوالذي نفسي بيده لنصيب آل علي في الخمس أفضل من وصيفة فما كان أحد من الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الى من علي رضي الله عنه قال عبد الله بن بريدة والله ما في الحديث بيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم غير أبي (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا الحسين بن حريث المروزي قال أخبرنا الفضل بن موسى عن الأعمش عن أبي اسحق عن سعد بن وهب قال قال علي كرم الله وجهه في الرحبة أنشد بالله من سمع رسول الله ﷺ يوم غدير خم يقول ان الله ورسوله ولي المؤمنين ومن كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره قال فقال سعيد قام الى جنبي ستة قال زيد بن منيع قام عندي ستة وقال عمر وذو مر أحب من أحبه وابغض من أبغضه وساق الحديث رواه اسرائيل عن اسحق عن عمر وذي مر (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا علي بن محمد بن علي قال حدثنا خلف بن تميم قال حدثنا اسرائيل قال حدثنا أبو اسحق عن عمر وذي مر قال شهدت عليا بالرحبة ينشد أصحاب محمد أيكم سمع رسول الله ﷺ يقول يوم غدير خم ما قال فقام أناس فشهدوا

marfat.com

انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وأحب من أحبه وابغض من أبغضه وانصر من نصره ٢ وتفرق بين المؤمن والكافر (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا أبو كريب محمد بن العلاء الكوفى قال حدثنا أبو معاوية عن الاعمش عن عدى بن ثابت عن زر بن حبيش عن على كرم الله وجهه قال والله الذى خلق الجنة وبرأ النسمة انه لعهد النبي صلى الله عليه وسلم انه لا يحبنى الا مؤمن ولا يبغضنى الا منافق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا أبو كريب محمد بن العلاء الكوفى قال حدثنا أبو معاوية عن الاعمش عن عدى بن ثابت ٣ واصل بن عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى ابن واصل الكوفى قال حدثنا وكيع عن الاعمش عن عدى بن ثابت عن زر بن حبيش عن على رضى الله عنه قال عهد لى النبى ﷺ انه لا يحبنى الا مؤمن ولا يبغضنى الا منافق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا يوسف بن عيسى قال أخبرنا الفضل بن موسى عن الاعمش عن عدي عن زر قال قال على انه لعهد النبى صلى الله عليه وسلم انه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق

﴿ذكر المثل الذى ضربه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى رضى الله عنه﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال اخبرنا أبو جعفر محمد بن عبد الله بن المبارك المخزومي قال حدثنا يحيى بن معين قال أخبرنا أبو حفص الابار عن الحكم بن عبد الملك عن الحرث بن الحصين عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا على فيك مثل من مثل عيسى أبغضته اليهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزل الذى ليس به

﴿ذكر منزلة على كرم الله وجهه وقربه من النبى صلى الله عليه وسلم﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال خبرنا اسمعيل بن مسعود البصرى قال حدثنا شعبة

---

٢ قوله وتفرق بين المؤمن والكافر لعل هنا سقطا وتحريفا فليحرر اه

٣ قوله واصل بن عبد الاعلى لعله تحويل السند لان واصل بن عبد الاعلى من مشايخ النسائى كما يفهم من رمز التقريب اه من هامش الاصل

marfat.com

عن أبي اسحق عن العلاء سأل رجل ابن عمر عن عثمان قال كان من الذين تولوا
يوم التقى الجمعان فتاب الله عليه ثم أصاب ذنبا فقتلوه فسأله عن علي رضي الله عنه
فقال لا تسأل عنه ألا ترى منزلته من رسول الله ﷺ (أخبرنا) أحمد بن شعيب
قال أخبرنا هلال بن العلاء عن عزار انه قال سألت عبد الله بن عمر قلت
الا تحدثني عن علي وعثمان قال أما علي فهذا بيته من بيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا أحدثك عنه بغيره وأما عثمان فانه أذنب يوم أحد ذنبا عظيما عفى
الله عنه وأذنب فيكم ذنبا صغيرا فقتلتموه (أخبرنا) احمد بن شعيب قال أخبرنا أحمد
ابن سليمان الرهاوي قال حدثنا عبد الله قال أخبرنا اسرائيل عن أبي اسحق عن
العلاء بن عرار قال سألت عن ذلك ابن عمر وهو في مسجد رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ما في المسجد بيت غير بيته وأما عثمان فانه أذنب ذنبا دون ذلك
فقتلتموه (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال اسمعيل بن يعقوب بن اسمعيل قال حدثني
أبو موسى ومحمد بن موسى بن أعين قال حدثني أبي عن عطاء عن سعد بن عبيدة
قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن علي رضي الله عنه قال لا أحدثك عنه ولكن
انظر الى بيته من بيوت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاني أبغضه قال أبغضك
الله (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال حدثنا حسين
قال حدثنا زهير قال حدثنا أبو اسحق قال سأل أبو عبد الرحمن بن خالد بن قثم بن
العباس من أين ورث علي رسول الله ﷺ قال انه كان أولنا به لحوقا وأشدنا
به لزوقا خالفه زيد بن حبلة في اسناده فقال عن خالد بن قثم (أخبرنا) أحمد بن
شعيب قال أخبرني هلال بن العلاء قال حدثني أبي قال حدثنا عبيد الله عن زيد
عن أبي اسحق عن خالد بن قثم انه قيل له لم ورث علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
دون جدك وهو عمه قال ان عليا أولنا به لحوقا وأشدنا به لزوقا (أخبرنا) أحمد
ابن شعيب قال أخبرني عبدة بن عبد الرحيم المروزي قال أخبرنا عمر بن محمد قال
أخبرنا يونس بن أبي اسحق عن العيزار بن حريث عن النعمان بن بشير قال
استأذن أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا وهي تقول
لقد علمت ان عليا أحب اليك مني فأهوى لها ليلطمها وقال لها يا بنت فلانة أراك

marfat.com

ترومين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمسكه رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرج أبو بكر مغضبا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة كيف رأيت أنقذتك من الرجل ثم استأذن بعد ذلك وقد اصطلح رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائشة فقال ادخلانى فى السلم كما أدخلتمانى فى الحرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فعلنا (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنى محمد بن آدم بن سليمان المصيصى قال حدثنا ابن عيينه عن أبيه عن جميع وهو ابن عمير قال دخلت مع أمى على عائشة وأنا غلام فذكرت لها عليا رضى الله عنه فقالت ما رأيت رجلا أحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه ولا امرأة أحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من امرأته (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا عمرو بن على البصرى قال حدثنى عبد العزيز بن الخطاب وثقه قال حدثنا محمد بن اسمعيل بن رجاء الزبيدى عن أبى اسحق الشيبانى عن جميع بن عمير قال دخلت مع أبى على عائشة يسألها من وراء الحجاب عن على رضى الله عنه فقالت تسألنى عن رجل ما أعلم أحدا كان أحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه ولا أحب اليه من امرأته (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنى زكريا بن يحيى قال أخبرنا ابراهيم بن سعد قال حدثنا شاذان عن جعفر الاحمر عن عبد الله بن عطاء عن ابن بريدة قال جاء رجل الى أبى فسأله أى الناس كان أحب الى رسول الله ﷺ قال من النساء فاطمة ومن الرجال على رضى الله عنه (أخبرنا) محمد بن مسلمة قال حدثنى عبد الرحيم قال حدثنى زيد عن الحرث عن أبى زرعة بن عمرو بن جرير عن عبد الله بن يحيى سمع عليا رضى الله عنه يقول كنت أدخل على نبى الله ﷺ كل ليلة فان كان يصلى سبح فدخلت وان لم يكن يصلى اذن لى فدخلت (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنى زكريا بن يحيى قال محمد بن عبيد وأبو كامل قال حدثنا عبد الواحد بن زياد قال حدثنا عمارة بن القعقاع بن الحرث العكلى عن أبى زرعة بن عمرو بن جرير عن عبد الله بن يحيى قال قال على كان لى ساعة من السحر أدخل فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان فى صلاته سبح وان لم يكن فى صلاته اذن لى

﴿ذكر الاختلاف على مغيرة في هذا الحديث﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرني محمد بن قدامة المصيصي قال اخبرنا جرير عن المغيرة عن الحرث عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير قال حدثنا عبدالله بن يحيى عن علي رضي الله عنه قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم من السحر ساعة ٢ فيها واذا أتيته استأذنت فان وجدته يصلي سبح وان وجدته فارغا أذن لي (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرني محمد بن عبيد بن محمد الكوفي قال حدثنا ابن عباس عن المغيرة عن الحرث العكلي عن أبي يحيى قال قال علي رضي الله عنه كان لي من النبي صلى الله عليه وسلم مدخلان مدخل بالليل ومدخل بالنهار اذا دخلت بالليل تنحنح لي خالفه شرحبيل بن مدرك في اسناده ووافقه على قوله تنحنح (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال حدثنا أبو اسامة قال حدثني شرحبيل يعني ابن مدرك الجعفري قال حدثني عبدالله ابن بجي الحضرمي عن أبيه وكان صاحب مطهرة علي قال علي رضي الله عنه كانت لي منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق فكنت آتيه كل سحر فأقول السلام عليك يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى أهلي والا دخلت عليه (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن بشار قال حدثني أبو المساور قال حدثنا عوف عن عبد الله بن عمرو بن هند الجملي عن علي رضي الله عنه قال كنت اذا سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطيت واذا سكت ابتدأني (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال كنت اذا سألت أعطيت واذا سكت ابتديت (اخبرنا) احمد بن شعيب قال قال اخبرنا يوسف بن سعيد قال اخبرنا حجاج بن خديج قال حدثنا أبو حرب عن ابي الاسود ورجل آخر عن زاذان قال قال علي رضي الله عنه كنت والله اذا سألت اعطيت واذا سكت ابتديت

---

٢ قوله فيها لعل هنا سقطا والاصل أدخل عليه فيها فليحرر اه

﴿ ذكر ما خص به امير المؤمنين على رضى الله عنه من صعوده على منكبي النبى صلى الله عليه وسلم ﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا أحمد بن حرب قال حدثنا اسباط عن نعيم ابن حكيم المدائنى قال أخبرنا أبو مريم قال قال على رضى الله عنه انطلقت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتينا الكعبة فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على منكبي فنهض به على فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعفى قال لي اجلس فجلست فنزل النبي صلى الله عليه وسلم وجلس لى وقال لى اصعد على منكبي فصعدت على منكبيه فنهض بي فقال على رضى الله عنه انه يخيل الى انى لو شئت انلت أفق السماء فصعدت على الكعبة وعليها تمثال من صفر أو نحاس فجعلت أعالجه لازيله يمينا وشمالا وقداما ومن بين يديه ومن خلفه حتى استمكنت منه فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم اقذفه فقذفت به فكسرته كما يكسر القوارير ثم نزلت فانطلقت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية ان يلقانا أحد

﴿ ذكر ما خص به على رضى الله عنه دون الاولين والآخرين من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبضعة منه وسيدة منه وسيدة نساء أهل الجنة الا مريم بنت عمران ﴾

(أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا حريث بن حريث قال أخبرنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال خطب أبو بكر وعمر فاطمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها صغيرة فخطبها على رضى الله عنه فزوجها منه (أخبرنا) أبو سعيد اسمعيل بن مسعود قال حدثنا حاتم بن وردان قال حدثنا أيوب السجستانى عن أبى يزيد المدنى عن أسماء بنت عميس قالت كنت فى زفاف فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبحنا جاء النبي صلى الله عليه وسلم فضرب الباب ففتحت له أم أيمن يقال كان فى لسانه ٣

٢ قوله لنبعثه الخ يحرر هذا الحديث فان فيه تحريفا وسقطا اه

marfat.com

لتبيته وسمعن النساء صوت النبي صلى الله عليه وسلم فتحجبن قال أحسنت فجلسنا في ناحية قالت وأنا في ناحية فجاء على رضى الله عنه فدعا له ثم نضح عليه من الماء فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا فقال من هذا قلت أسماء قال ابنة عميس قلت نعم قال كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تكرمينها قلت نعم قالت فدعا لي خالفه سعيد بن أبي عروبة فرواه عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرني زكريا بن يحيى قال حدثنا محمد بن صدران قال حدثنا سهيل بن خلاد العبدي قال حدثنا ابن سواد عن سعيد بن أبي عروبة عن أيوب السجستاني عن عكرمة عن ابن عباس قال لما زوج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضى الله عنها من علي رضى الله عنه كان فيما أهدي معها سرير مشروط ووسادة من أدم حشوها ليف وقربة وقال وجاء ببطحاء من الرمل فبسطوه في البيت وقال لعلي رضى الله عنه اذا أتيت بها فلا تقربها حتى آتيك فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدق الباب فخرجت اليه أم أيمن فقال اعلم أخي قالت وكيف يكون أخاك وقد زوجته ابنتك قال انه أخي ثم أقبل على الباب ورأى سوادا فقال من هذا قالت أسماء بنت عميس فأقبل عليها فقال لها جئت تكرمين ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اليهود يوجدون من امرأته اذا دخل بها قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتور من ماء فتفل فيه وعوذ فيه ثم دعا عليا رضى الله عنه فرش من ذلك الماء على وجهه وصدره وذراعيه ثم دعا فاطمة فأقبلت تعثر في ثوبها حياء من رسول الله صلى الله عليه وسلم ففعل بها مثل ذلك ثم قال لها مثل ذلك ثم قال لها يا ابنتي والله ما أردت أن أزوجك الا خير أهلي ثم قام وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرني عمار بن بكار بن راشد قال حدثنا أحمد بن خالد قال حدثنا محمد ابن عبد الله بن أبي نجيح عن أبيه عن معاوية ذكر علي بن أبي طالب رضي الله عنه فقال سعد بن أبي وقاص والله لأن يكون لي واحدة من خلال ثلاث أحب الي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس لان يكون قال لي ما قاله له حين رده من تبوك أما ترضى أن

marfat.com

تكون في بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي أحب الي من أن يكون لي ماطلعت عليه الشمس ولأن يكون قال لي ما قال له يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله على يديه ليس بفرار أحب الي من أن يكون لي ماطلعت عليه الشمس ولأن يكون لي ابنته ولي منها من الولد ماله أحب الي من ان يكون لي ماطلعت عليه الشمس

﴿ذكر الاخبار المأثورة بأن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء أهل الجنة الا مريم بنت عمران﴾

(أخبرنا) محمد بن بشار قال أخبرنا عبد الوهاب قال أخبرنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن عائشة قالت مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءت فاطمة رضي الله عنها فكبت على رسول الله صلى الله عليه وسلم يسارها فبكت ثم أكبت فسارها فضحكت فما توفي النبي صلى الله عليه وسلم سألتها فقالت لما أكببت عليه أخبرني انه ميت من وجعه ذلك فبكيت ثم أكببت عليه فأخبرني اني أسرع أهل بيته به لحوقا واني سيدة نساء أهل الجنة الا مريم بنت عمران فرفعت رأسي فضحكت (أخبرنا) هلال بن بشر قال حدثنا محمد ابن خالد قال لي موسى بن يعقوب قال حدثني هاشم بن هاشم عن عبد الله بن وهب ان أم سلمة أخبرته بان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة رضي الله عنها فناجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت أم سلمة فما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عن بكائها وضحكها فقالت أخبرني انه يموت ثم أخبرني اني سيدة نساء أهل الجنة بعد مريم ابنة عمران فضحكت (أخبرنا) اسحق بن ابراهيم بن مخلد بن راهويه قال اخبرنا جرير عن يزيد بن زياد عن عبد الرحمن بن أبي نعيم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وفاطمة سيدة نساء أهل الجنة الا ما كان من مريم بنت عمران

﴿ذكر الاخبار المأثورة بأن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة النساء من هذه الامة﴾

(أخبرنا) محمد بن منصور الطوسي قال حدثنا الزبيري محمد بن عبد الله قال أخبرني أبو جعفر وهو محمد بن مروان قال حدثني أبو حازم عن أبي هريرة قال أبطأ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صبور النهار فلما كان العشي قال له قائلنا يا رسول الله قد شق علينا لم نرك اليوم قال ان ملكا من السماء لم يكن زارني فاستأذن الله في زيارتي فأخبرني وبشرني ان فاطمة بنتي سيدة نساء أمتي وان حسنا حسينا سيدا شباب أهل الجنة (أخبرنا) أحمد بن سليمان قال أخبرنا الفضل بن زكريا قال أخبرنا زكريا عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت أقبلت فاطمة رضي الله عنها تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بابنتي ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم أسر اليها حديثا فبكت ثم انه أسر اليها حديثا فضحكت فقلت لها ما رأيت مثل اليوم فرحا أقرب من حزن وسألتها عما قال فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قبض سألتها فقالت انه أسر الي فقال ان جبريل كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة وانه عارضني به العام مرتين وما أراني الا قد حضر أجلي وانك أول أهلي لحوقا بي ونعم السلف أنا لك قالت فبكيت لذلك ثم قال أما ترضين ان تكوني سيدة نساء هذه الامة أو نساء المؤمنين قالت فضحكت (أخبرنا) محمد بن معمر البحراني قال حدثنا أبو داود حدثنا أبو عوانة عن فراس عن الشعبي عن مسروق قال أخبرتني عائشة قالت كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا ما يغادر منا واحدة فجاءت فاطمة رضي الله عنها تمشي ولا والله ان تخطي مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهت اليه فقال مرحبا بابنتي فأقعدها عن يمينه أو يساره ثم سارها بشيء فبكت بكاء شديدا ثم سارها بشيء فضحكت فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها أضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم من بيننا بالسرار وأنت تبكين أخبريني ما قال لك قالت ما كنت لافشي رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها أسألك

بندى عليك من الحق ما سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت أما الآن فنعم سارنى المرة الاولى فقال ان جبريل عليه السلام كان يعارضنى بالقرآن فى كل سنة مرة وانه عارضنى العام مرتين ولا أدرى الاجل الا قد اقترب فاتقى الله واصبرى ثم قال لى يا فاطمة أما ترضين انك تكونى سيدة نساء هذه الأمة وسيدة نساء العالمين فضحكت

(ذكر الاخبار المأثورة بأن فاطمة رضى الله عنها بضعة من رسول الله صلى الله عليه وسلم)

(أخبرنا) محمد بن شعيب قال اخبرنا قتيبة قال حدثنا الليث عن ابن أبى مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول ان بنى هاشم بن المغيرة استأذنونى ان ينكحوا ابنتهم على بن أبى طالب رضى الله عنه فلا آذن ثم لا آذن الا ان يريد بن طالب ان يطلق ابنتى وينكح ابنتهم فانما هى بضعة منى يريبنى ما رابها ويؤذينى ما آذاها ومن آذى رسول الله فقد حبط عمله

(ذكر اختلاف الناقلين)

(أخبرنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا بشر بن السرى قال حدثنا ليث بن سعيد قال سمعت ابن أبى مليكة يقول سمعت المسور بن مخرمة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة يقول وهو على المنبر ان بنى هاشم بن المغيرة استأذنونى فى ان ينكحوا ابنتهم عليا وانى لا آذن الا ان يريد ابن أبى طالب ان يفارق ابنتى وان ينكح ابنتهم ثم قال ان فاطمة بضعة منى يؤذينى ما آذاها ويريبنى ما رابها وما كان لابن أبى طالب رضى الله عنه ان يجمع بين بنت عدو الله وبين بنت نبى الله (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال حدثنا الحرث بن مسكين قرأته عليه وأنا أسمع عن سفيان عن عمرو عن ابن أبى مليكة عن المسور بن مخرمة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فاطمة بضعة منى من أغضبها أغضبنى (أخبرنا) محمد بن خالد قال حدثنا بشر بن شعيب عن أبيه عن الزهرى قال أخبرنى على بن الحسين خبر أن المسور بن مخرمة أخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فاطمة مضغة أو بضعة منى

marfat.com

(أخبرنا) عبدالله بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال أخبرنا ابى عن الوليد بن كثير عن محمد بن عمرو بن طلحة انه حدثه ان ابن شهاب حدثه ان على بن حسين حدثه ان المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله ﷺ يخطب على منبره هذا وانا يومئذ محتلم فقال ان فاطمة بضعة مني

(ذكر ما خص به على بن أبى طالب كرم الله وجهه من الحسن والحسين ابنى رسول الله ﷺ وريحانتيه من الدنيا وسيدى شباب أهل الجنة الا عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا عليهم السلام)

(أخبرنا) أحمد بن بكار الحرانى قال أخبرنا محمد بن سلمة عن ابن اسحق عن يزيد بن عبدالله بن قسيط عن محمد بن اسامة بن زيد عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أنت يا على فختنى وأبو ولدى أنت منى وأنا منك

* (ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين ابناى) *

(أخبرنا) القاسم بن زكريا بن دينار قال حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا موسى وهو ابن يعقوب الزمعى عن عبدالله بن أبى بكر بن زيد بن المهاجر قال أخبرنى مسلم بن أبى سهل النبال قال أخبرنى الحسن بن اسامة بن زيد بن حارثة قال أخبرنى اسامة بن زيد قال طرقت رسول الله ﷺ ليلة لبعض الحاجة فخرج وهو مشتمل على شىء لا أدرى ما هو فلما فرغت من حاجتى قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا هو الحسن والحسين على وركيه فقال هذان ابناى وابنا بنتى اللهم انك تعلم انى أحبهما فاحبهما

* (ذكر الاخبار المأثورة فى ان الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة) *

(أخبرنا) عمرو بن منصور قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا يزيد بن مردانبة عن عبدالرحمن بن أبى نعم عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله ﷺ الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة (أخبرنا) أحمد بن حرب قال ابن فضيل عن يزيد عن عبدالرحمن بن أبى نعم عن أبى سعيد الخدرى عن النبى ﷺ قال ان حسنا وحسينا سيدا شباب أهل الجنة ما استثنى من ذلك (أخبرنا) يعقوب

marfat.com

ابن ابراهيم و محمد بن آدم عن مروان عن الحكم بن عبد الرحمن وهو ابن أبي نعم عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة الا ابني الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا

(ذكر قول النبي ﷺ الحسن والحسين ريحانتي من هذه الأمة)

(أخبرنا) محمد بن عبد الأعلى الصنعاني قال أخبرنا خالد قال لي اشعث عن الحسن عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال يعني انس بن مالك قال دخلت أو ربما دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين ينقلبان على بطنه ويقول ريحانتي من هذه الأمة (أخبرنا) ابراهيم بن يعقوب الجرجاني قال لي وهب بن جرير ان اباه حدثه قال سمعت محمد بن عبد الله أبي يعقوب عن ابن أبي نعم قال كنت عند ابن عمر فأتاه رجل فسأله عن دم البعوض تكون في ثوبه ويصلي فيه فقال ابن عمر ممن أنت قال من أهل العراق فقال ابن عمر انظروا هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله ﷺ وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيه وفي أخيه هما ريحانتي من الدنيا

(ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه أنت اعز من فاطمة وفاطمة أحب الي منك)

(أخبرني) زكريا بن يحيى بن أبي عمر قال حدثنا سفيان عن أبي نجيح عن أبيه عن رجل قال سمعت عليا رضي الله عنه على المنبر بالكوفة يقول خطبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام فزوجني فقلت يا رسول الله أنا أحب اليك أم هي قال هي أحب الي منك وأنت أعز علي منها

(ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلي كرم الله وجهه ما سألت لنفسي شيأ الا وقد سألت لك)

(حدثنا) عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال لي علي بن ثابت قال أخبرنا منصور ابن الأسود عن يزيد بن أبي زياد عن سليمان بن عبد الله بن الحرث عن جده عن علي رضي الله عنه قال مرضت فعادني رسول الله ﷺ فدخل علي وأنا مضطجع

marfat.com

فاتكأ الى جنبى ثم سجانى بثوبه فلما رآنى قد برئت قام الى المسجد يصلى فلما قضى صلاته جاء فرفع الثوب وقال قم يا على فقمت وقد برئت كأنما لم أشتك شيأ قبل ذلك فقال ما سألت ربى شيأ فى صلاتى الا أعطانى وما سألت لنفسى شيأ الا سألت لك خالفه جعفر الاحمر فقال عن يزيد بن أبى زياد عن عبد الله بن الحرث عن على رضى الله عنه (أخبرنا) القاسم بن زكريا بن دينار وقال لى على رضى الله عنه قال وجعت وجعا فأتيت فأقامنى فى مكانه وقام يصلى وألقى على طرف ثوبه ثم قال قم يا على قد برئت لا بأس عليك وما دعوت لنفسى بشىء الا دعوت لك بمثله وما دعوت بشىء الا استجيب لى أو قال قد أعطيت الا انه قيل لى لا نبى بعدى

{ ذكر ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا كرم الله وجهه }

(أخبرنا) أحمد بن حرب عن قاسم وهو ابن يزيد قال لى أبو سفيان عن اسحق عن ناجية بن كعب الاسدى عن على رضى الله عنه انه أتى رسول الله ﷺ قال ان عمك الشيخ الضال قد مات فمن يواريه قال اذهب فوار اباك ولا تحدثن حدثا حتى تأتينى فواريته ثم أتيته فأمرنى أن اغتسل ودعا بدعوات ما يسرنى ما على الارض بشىء منهن (أخبرنا) محمد بن المثنى عن أبى داود قال لى شعبة قال أخبرنى فضيل أبو معاذ عن الشعبى عن على رضى الله عنه قال لما رجعت الى النبى ﷺ قال لى كلمتا أحب ان لى بها الدنيا

{ ذكر ما خص به على كرم الله وجهه من صرف اذى الحر والبرد عنه } .

(أخبرنا) محمد بن يحيى بن أيوب بن ابراهيم قال حدثنا محمد بن يحيى وهو حدثنى عن ابراهيم الصائغ عن ابى اسحق الهمدانى عن عبد الرحمن بن أبى ليلى ان عليا رضى الله عنه خرج علينا فى حر شديد وعليه ثياب الشتاء وخرج علينا فى الشتاء وعليه ثياب الصيف ثم دعا بماء فشرب ثم مسح العرق عن جبينه فلما رجع الى بيته قال يا أبت هل رأيت ما صنع أمير المؤمنين رضى الله عنه خرج علينا فى الشتاء وعليه ثياب الصيف وخرج علينا فى الصيف وعليه ثياب الشتاء فقال أبو ليلى ما فطنت وأخذ بيد ابنه عبد الرحمن فأتى عليا رضى الله عنه فقال له الذى صنع فقال له على رضى الله عنه ان النبى ﷺ كان بعث الى وأنا أرمد شديد الرمد فبزق فى عينى

ثم قال افتح عينيك ففتحهما فما اشتكيتهما حتى الساعة ودعا لي فقال اللهم أذهب عنه الحر والبرد فما وجدت حرا وبردا حتى يومي هذا

﴿ ذكر النجوى وما خفف على كرم الله وجهه عن هذه الامة ﴾

(أخبرني) محمد بن عبد الله بن عمار قال حدثنا قاسم الجرمي عن سفيان عن عثمان وهو ابن المغيرة عن سالم عن علي بن علقمة عن علي رضي الله عنه قال لما نزلت يا أيها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه مرهم أن يتصدقوا قال بكم يا رسول الله قال بدينار قال لا يطيقون قال فبنصف دينار قال لا يطيقون قال فبكم قال بشعيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لزهيد فانزل الله أأشفقتم أن تقدموا بين يدي نجواكم صدقات الآية وكان علي رضي الله عنه يقول خفف بي عن هذه الامة

﴿ ذكر أشقى الناس ﴾

(أخبرنا) محمد بن وهب بن عبد الله بن سماك قال حدثنا محمد بن سلمة قال حدثنا ابن اسحق عن يزيد بن محمد بن خثيم عن محمد بن كعب القرظي عن محمد بن خثيم عن عمار بن ياسر قال كنت أنا وعلي بن أبي طالب رفيقين في غزوة العشيرة من بطن ينبع فلما نزلها رسول الله صلى الله عليه وسلم أقام بها شهرا فصالح فيها بني مدلج وحلفاءهم من ضمرة فوادعهم فقال لي علي رضي الله عنه هل لك يا أبا اليقظان أن نأتي هؤلاء نفر من بني مدلج يعملون في عين لهم فننظر كيف يعملون قال قلت ان شئت فجئناهم فنظرنا الى أعمالهم ساعة ثم غشينا النوم فانطلقت أنا وعلي حتى اضطجعنا في ظل صور من النخل وفي دقعاء من التراب فنمنا فوالله ما أهبنا الا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركنا برجله وقد تربنا من تلك الدقعاء التي نمنا فيها فيومئذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه مالك يا أبا تراب لما يرى عليه من التراب ثم قال ألا أحدثكما بأشقى الناس رجلين قلنا بلى يا رسول الله قال أحيمر ثمود الذي عقر الناقة والذي يضربك على هذه ووضع يده على قرنه حتى يبل منها هذه وأخذ بلحيته

﴿ ذكر آخر الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم ﴾

(قال أخبرنا) أبو الحسن علي بن حجر المروزي قال حدثنا جرير عن المغيرة عن أم المؤمنين أم سلمة ان أقرب الناس عهدا برسول الله ﷺ علي رضي الله عنه (أخبرني) محمد ابن قدامة قال حدثنا جرير عن مغيرة عن أم موسى قالت قالت أم سلمة والذي تحلف به أم سلمة ان أقرب الناس عهدا برسول الله ﷺ علي رضي الله عنه قالت لما كان غدوة قبض رسول الله ﷺ فارسل اليه رسول الله ﷺ قالت وأظنه كان بعثه في حاجة فجعل يقول جاء علي ثلاث مرات فجاء قبل طلوع الشمس فلما أن جاء عرفنا ان له اليه حاجة فخرجنا من البيت وكنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ في بيت عائشة وكنت في آخر من خرج من البيت ثم جلست من وراء الباب فكنت أدناهم الى الباب فأكب عليه علي رضي الله عنه فكان آخر الناس به عهدا فجعل يساره ويناجيه

﴿ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه تقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله﴾

(حدثنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا اسحق بن ابراهيم ومحمد بن قدامة واللفظ له وعن جرير عن الاعمش عن اسمعيل بن رجاء عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال كنا جلوسا ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج الينا قد انقطع شسع نعله فرمى به الى علي رضي الله عنه فقال ان منكم رجلا يقاتل الناس على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله قال أبو بكر أنا قال لا قال عمر أنا قال لا ولكن خاصف النعل

﴿الترغيب في نصرة علي رضي الله عنه﴾

(أخبرنا) يوسف بن عيسى قال أخبرنا الفضيل بن موسى قال حدثنا الاعمش عن أبي اسحق عن سعيد بن وهب قال قال علي رضي الله عنه في الرحبة أنشد بالله من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم يقول الله وليي وأنا ولي المؤمنين ومن كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر

من نصره فقال سعيد الى جنبي ستة وقال حارثة بن نصر قام ستة وقال زيد ابن يثيع قام عندي ستة وقال عمرو ذومر أحب من أحبه وأبغض من أبغضه

(ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم عمار تقتله الفئة الباغية)

(قال أخبرنا) عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن والزهري قال به حدثنا غندر عن شعبة قال سمعت خالدا يحدث الحديث عن سعيد بن أبي الحسن عن أمه عن أم سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية خالفه أبو داود وقال حدثنا شعبة قال أخبرنا أيوب وخالد عن الحسن عن أبيه عن أم سلمة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية (وقد) رواه ابن عون عن الحسن قال أخبرنا حميد بن مسعدة وعن يزيد وهو ابن زريع قال أخبرنا ابن عون عن الحسن عن أبيه عن أم سلمة قالت لما كان يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعر صدره قالت فوالله ما نسيت وهو يقول اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة قالت وجاء عمار فقال ابن سمية تقتله الفئة الباغية (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد بن عنز عن الحسن قال قالت أم المؤمنين أم سلمة بمكة تأليف يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعره وهو يقول اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة وجاء عمار ابن سمية قال تقتلك الفئة الباغية (قال أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا النضر ابن شميل عن شعبة عن أبي سلمة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال حدثنا من هو خير مني أبو قتادة ان رسول الله ﷺ قال لعمار يوشك يا ابن سمية ومسح الغبار عن رأسه وقال تقتلك الفئة الباغية (قال حدثنا) أحمد بن سليمان قال حدثنا يزيد قال أخبرنا العوام عن الاسود بن مسعود عن حنظلة بن خويلد قال كنت عند معاوية فأتاه رجلان يختصمان في رأس عمار يقول كل واحد منهما أنا قتلته فقال عبد الله بن عمرو ليطيب أحدكما نفسا لصاحبه فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقتلك الفئة الباغية (خالفه) شعبة فقال عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سويد (قال أخبرنا) محمد بن المثنى

marfat.com

قال أخبرنا شعبة عن العوام بن حوشب عن رجل من بنى شيبان عن حنظلة ابن سويد قال جيء برأس عمار رضى الله عنه فقال عبد الله بن عمرو سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقتلك الفئة الباغية (قال) محمد بن شعيب قال أخبرنى محمد بن قدامة قال حدثنا جرير عن الاعمش عن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقتلك الفئة الباغية خالفه أبو معاوية فرواه عن الاعمش (قال) أخبرنا عبد الله بن محمد قال أبو معاوية قال حدثنا الاعمش عن عبد الرحمن بن أبى زياد أخبرنا أحمد بن شعيب قال أخبرنا عمرو بن منصور الشيبانى أخبرنا سفيان عن الاعمش عن عبد الرحمن بن أبى زياد عن عبد الله بن الحرث قال انى لأساير عبد الله بن عمرو ابن العاص ومعاوية فقال عبد الله بن عمرو يا معاوية ألا تسمع ما يقولون تقتله الفئة الباغية وقال لا تزال داحضا فى قولك نحن قتلناه وانما قتله من جاء به الينا

﴿ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم تمرق مارقة من الناس يلى قتلهم أولى الطائفتين بالحق﴾

(أخبرنا) محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا داود عن أبى نضرة عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمرق مارقة من الناس يلى قتلهم أولى الطائفتين بالحق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أبى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمرق مارقة من الناس تلى قتلهم أولى الطائفتين (أخبرنا) أحمد ابن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أبى نضرة عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون أمتى فرقتين فيخرج من بينهما مارقة يلى قتلهما أولاهما بالحق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا عمرو بن على قال حدثنا يحيى قال حدثنا أبو نضرة عن أبى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفترق أمتى فرقتين تمرق مارقة تقتلهم أولى الطائفتين بالحق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا سليمان ابن عبد الله بن عمرو قال حدثنا بهز عن القاسم وهو ابن الفضل قال حدثنا أبو نضرة عن أبى سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمرق مارقة عند

فرقة من الناس تقتلهم أولى الطائفتين بالحق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا المعتمر قال سمعت أبي قال حدثنا أبو نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر أناسا في امته يخرجون في فرقة من الناس سيماهم التحليق يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية هم شر الخلق أو هم أشر الخلق يقتلهم أولى الطائفتين الى الحق قال فقال أبو سعيد فقلت دينى دينه مافى ؟ فقال وأنتم قتلتموهم يا أهل العراق (أخبرنا) عبد الاعلى بن واصل ابن عبد الاعلى قال أخبرنا محاضر بن المورع قال حدثنا الاجلح عن حبيب أنه سمع الضحاك المشرقى حدثهم ومعه سعيد بن جبير وميمون بن شعيب وأبو البحترى والوضاح والهمدانى والحسن العرنى أنه سمع أبا سعيد الخدرى يروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوم يخرجون من هذه الامة فذكر من صلاتهم وزكاتهم وصومهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لايجاوز القرآن من تراقيهم يخرجون فى فرقة من الناس لقاتلهم أقرب الناس الى الحق

﴿ ذكر ماخص به أمير المؤمنين على بن أبى طالب كرم الله وجهه من قتال المارقين ﴾

(أخبرنا) يونس بن عبد الاعلى عن الحرث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع واللفظ له عن ابن وهب قال أخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى أبو سلمة عن عبد الرحمن عن أبى سعيد الخدرى قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذو الخويصرة وهو رجل من تميم فقال يا رسول الله اعدل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يعدل اذا لم أعدل لقد خبت وخسرت ان لم أعدل قال عمر ائذن لى فيه أضرب عنقه قال دعه فان له أصحابا يحتقر أحدكم صلاته مع صلاته وصيامه مع صيامه يقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية فينظر فى قذذه فلا يوجد فيه شىء ثم ينظر فى نضيه فلا يوجد فيه شىء ثم ينظر فى رصافه فلا يوجد فيه شىء ثم ينظر فى نصله فلا يوجد فيه شىء قد سبق الفرث والدم آيتهم رجل أسود احدى عضديه مثل ثدى المرأة أو مثل البضعة تدردر يخرجون على خير فرقة من الناس قال أبو سعيد فاشهد انى

marfat.com

سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأشهد أن علي بن أبي طالب كرم الله وجهه قاتلهم وأنا معه فامر بذلك الرجل فالتمس فوجد فأتي به حتى نظرت اليه على النعت الذي نعت به رسول الله صلى الله عليه وسلم (قال أخبرنا) محمد بن المصطفى بن البهلول قال حدثنا الوليد بن مسلم وحدثنا قتيبة بن الوليد وذكر آخر قالوا أخبرنا الاوزاعي عن الزهري عن أبي سلمة والضحاك عن أبي سعيد الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم ذات يوم قسما فقال ذو الخويصرة التميمي اعدل يارسول الله قال ويلك ومن يعدل اذا لم أعدل فقال عمر بن الخطاب يارسول الله ائذن لي حتى أضرب عنقه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أن له أصحابا يحتقر أحدكم صلاته مع صلاته وصيامه مع صيامه ٢ يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية حتى أن أحدهم لينظر الى قذذه فلا يجد شيأ أسبق الفرث والدم يخرجون على خير فرقة من الناس آيتهم رجل ادعج أحد يديه مثل ثدي المرأة أو كالبضعة تدردر قال أبو سعيد أشهد لسمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم أشهد اني كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي بن أبي طالب رضي الله عنه حين قاتلهم فأرسل الى القتلى فأتي به على النعت الذي نعت به رسول الله صلى الله عليه وسلم (قال) الحرث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع عن ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحرث عن بكر بن الاشج عن بكر بن سعيد عن عبد الله بن ابي رافع ان الحرورية لما خرجت وهم مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه فقالوا لا حكم الا لله قال علي رضي الله عنه كلمة حق أريد بها باطل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف ناسا اني لاعرف صفتهم في هؤلاء يقولون الحق بألسنتهم لا يجاوز هذا منهم وأشار الى حلقه من أبغض خلق الله اليهم منهم أسود كان احدى يديه طبي شاة أو حلمة ثدي فلما قاتلهم علي رضي الله عنه قال انظروا فنظروا فلم يجدوا شيأ قال ارجعوا فوالله ما كذبت ولا كذبت مرتين أو ثلاثا ثم وجدوه في خربة فأتوا به حتى وضعوه بين يديه قال عبد الله أنا حاضر ذلك من أمرهم وقول علي رضي الله عنه (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال اخبرنا محمد بن معاوية ابن يزيد قال أخبرنا علي بن هشام عن الاعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال

سمعت عليا رضى الله عنه يقول اذا حدثتكم عن نفسى فان الحرب خدعة واذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلان أخر من السماء أحب الى من ان أكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم فى آخر الزمان احداث الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية يقرؤن القرآن لايجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فأينما أدركتموهم فاقتلوهم فان فى قتلهم أجرا لمن قتلهم عند الله يوم القيامة

﴿ ذكر الاختلاف على أبى اسحق فى هذا الحديث ﴾

(قال أخبرنا) احمد بن سليمان والقاسم بن زكريا قال حدثنا عبد الله عن اسرائيل عن أبى اسحق عن سويد بن غفلة عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يخرج قوم فى آخر الزمان يقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية قتالهم حق على كل مسلم خالفه يوسف بن أبى اسحق فأدخل بين أبى اسحق وبين سويد بن غفلة عبد الرحمن بن مروان (قال أخبرنى) زكريا بن يحيى قال حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنى ابراهيم بن يوسف عن أبيه عن اسحق عن أبى قيس الازدي عن سويد بن غفلة عن على رضى الله عنه قال فى آخر الزمان قوم يقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية قتالهم حق على كل مسلم سيماهم التحليق (أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنى محمد بن بكار الحرانى حدثنا مخلد قال حدثنا اسرائيل عن ابراهيم بن عبد الاعلى عن طارق بن زياد قال خرجنا مع على رضى الله عنه الى الخوارج فقتلهم ثم قال انظروا فان نبى الله ﷺ قال انه سيخرج قوم يتكلمون كلمة الحق لايجاوز حلوقهم يخرجون من الحق كما يخرج السهم من الرمية سيماهم ان فيهم رجلا اسود مخدج اليد فى يده شعرات سود فانظروا ان كان هو فقد قتلتم شر الناس وان لم يكن هو فقد قتلتم خير الناس فبكينا ثم قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر على رضى الله عنه معنا ساجدا غير انه قال يتكلمون كلمة (قال أخبرنا) الحسن بن مدرك قال حدثنا يحيى بن حماد قال أخبرنا أبو عوانة

marfat.com

قال اخبرنى ابو سليمان الجهنى انه كان مع على رضى الله عنه يوم النهروان قال وكنت ذاك صار عن رجلا على فقلت ماشأن بذلك قال أكلها فلما كان يوم النهروان وقتل على الحرورية فخرج على قتلهم حين لم يجد ذا الثدى فطاف حتى وجده فى ساقيه فقال صدق الله وبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لى مسكنه ثلاث شعرات فى قبل حلمة الثدى (قال أخبرنا) على بن المنذور قال حدثنى أبى قال اخبرنا عاصم ابن كليب الجرمى عن ابيه قال كنت عند على رضى الله عنه جالسا اذ دخل رجل عليه ثياب السفر وعلى رضى الله عنه يكلم الناس ويكلمونه فقال يا أمير المؤمنين أتأذن لى ان أتكلم فلم يلتفت اليه وشغله مافيه فجلس الى رجل قال له ما عندك قال كنت معتمرا فلقيت عائشة فقالت هؤلاء القوم الذين خرجوا فى أرضكم يسمون حرورية قالت خرجوا فى موضع يسمى حروراء تسمى بذلك فقالت طوبى لمن شهد منكم لو شاء بن أبى طالب رضى الله عنه لأخبركم خبرهم فجئت أسأله عن خبرهم فلما فرغ على رضى الله عنه قال أين المستأذن فقص عليه كما قص عليها قال انى دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس عنده أحد غير عائشة رضى الله عنها فقال لى كيف أنت يا على وقوم كذا وكذا قلت الله ورسوله أعلم قال ثم أشار بيده فقال قوم يخرجون من المشرق يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فيهم رجل مخدج كأن يده ثدى حبشية أنشدكم بالله أخبرتكم به قالوا نعم قال أنشدكم بالله أخبرتكم انه فيهم قالوا نعم فجئتمونى وأخبرتمونى انه ليس فيهم فحلفت لكم بالله انه فيهم ثم أتيتمونى به تسحبونه كما نعت لكم قالوا نعم صدق الله ورسوله (قال أخبرنا) محمد بن العلاء قال حدثنا أبو معاوية عن الاعمش عن زيد وهو ابن وهب عن على بن أبى طالب رضى الله عنه قال لما كان يوم النهر وانلقى الخوارج فلم يبرحوا حتى شجروا بالرماح فقتلوا اجمعه قال على رضى الله عنه اطلبوا ذا الثدية فطلبوه فلم يجدوه فقال على رضى الله عنه ما كذبت ولا كذبت اطلبوه فطلبوه فوجدوه فى وهدة من الارض عليه ناس من القتلى فاذا رجل على يده مثل سبلات السنور فكبر على

هكذا بياض بالاصل فليراجع ويحرر هذا الحديث

رضى الله عنه والناس وأعجبهم ذلك (قال أخبرنا) عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى قال حدثنا الفضل بن دكين عن موسى بن قيس الحضرمى عن سلمة بن كهيل عن زيد بن وهب قال خطبنا على بقنطرة الدبرخان فقال ان قد ذكر لى بخارجه تخرج من قبل المشرق وفيهم ذو الثدية فقاتلهم فقالت الحرورية بعضهم لبعض فردكم كما ردكم يوم حروراء فشجر بعضهم بعضا بالرماح فقال رجل من أصحاب على رضى الله عنه قطعوا العوالى والعوالى الرماح فداروا واستداروا وقتل من أصحاب على رضى الله عنه اثنا عشر رجلا أو ثلاثة عشر رجلا قال التمسوا المخدج وذلك فى يوم شات فقالوا ما نقدر عليه فركب على رضى الله عنه بغلة النبى صلى الله عليه وسلم الشهباء قال هذه من الارض قالوا التمسوا فى هؤلاء فاخرج فقال ما كذبت ولا كذبت اعملوا ولا تتكلوا ولولا انى أخاف ان تتكلوا الأخبرتكم بما قضى الله لكم على لسانه يعنى النبى صلى الله عليه وسلم ولقد شهدت أناسا باليمن قالوا كيف ياأمير المؤمنين قال هولهم (قال أخبرنا) العباس بن عبد العظيم قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا عبد الملك بن أبى سليمان عن سلمة ابن كهيل قال حدثنا ابن وهب انه كان فى الجيش الذى كانوا مع على رضى الله عنه الذين ساروا الى الخوارج فقال على رضى الله عنه أيها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج قوم من أمتى يقرؤن القرآن ليس قراءتكم الى قراءتهم بشىء ولا صلاتكم الى صلاتهم بشىء ولا صيامكم الى صيامهم بشىء يقرؤن القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لاتكلوا على العمل وآية ذلك ان فيهم رجلا له عضد وليست له ذراع على أس عضده مثل حلمة ثدى المرأة عليه شعرات بيض قال سلمة فنزلنى زيد منزلا حتى مررنا على قنطرة قال فلما التقينا وعلى الخوارج عبد الله بن وهب الرسبى فقال لهم القوا رماحكم وسلوا سيوفكم من جفونها فشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم على بعض وما أصيب من الناس يومئذ الارجلان قال على كرم الله وجهه التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوه فقام على رضى الله عنه بنفسه حتى أتى ناسا قتلى بعضهم على بعض قال

جروم فوجدوه مما يلي الارض فكبر علي رضي الله عنه وقال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة الحماني فقال يا أمير المؤمنين والله الذي لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال علي رضي الله عنه اني والله الذي لا اله الا هو لسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استحلفه ثلاثا وهو يحلف فيه (قال أخبرنا) قتيبة بن سعيد قال حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن محمد بن عبيدة قال قال علي رضي الله عنه لولا ان تبطروا لحدثتكم بما وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قلت أنت سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أي ورب الكعبة (قال أخبرنا) أحمد بن شعيب قال أخبرنا اسمعيل بن مسعود قال حدثنا المعتمر بن سليمان بن عوف قال حدثنا محمد بن سيرين قال قال عبيدة السلماني لما جئت أصيب أصحاب النهروان قال علي رضي الله عنه ابتغوا فيهم فانهم ان كانوا من القوم الذين ذكرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فان فيهم رجلا مخدج اليد أو مثدون اليد أو مودون اليد وأتيناه فوجدناه فدللناه عليه فلما رآه قال الله أكبر الله أكبر الله أكبر والله لولا أن يبطروا ثم ذكر كلمة معناها لحدثتكم بما قضى الله على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل هؤلاء. قلت أنت سمعتها من رسول الله ﷺ قال اى ورب الكعبة ثلاثا (أخبرنا) محمد بن عبيد قال حدثنا أبو مالك وهو عمرو بن قيس عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش انه سمع عليا رضي الله عنه يقول أنا فقأت عين الفتنة ولولا انا ما قوتل أهل النهروان وأهل الجمل ولولا أخشى أن تتركوا العمل لاخبرتكم بالذي قضى الله على لسان نبيكم لمن قاتلهم مبصر اضلالتهم عارفا بالهدى الذي نحن عليه

﴿ ذكر مناظرة عبد الله بن عباس رضي الله عنهما الحرورية واحتجاجه عليهم فيما أنكروه على أمير المؤمنين رضي الله عنه ﴾

(قال أخبرنا) عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا عكرمة بن عمار قال حدثنا ابو زميل قال حدثني عبد الله بن عباس قال لما خرجت الحرورية

هكذا بياض بالاصل

marfat.com

اعتزلوا فى دارهم وكانوا ستة آلاف فقلت لعلى رضى الله عنه يا أمير المؤمنين أبرد بالظهر لعلى آتى هؤلاء القوم فأكلمهم قال انى أخاف عليك قلت كلا قال فقمت وخرجت ودخلت عليهم فى نصف النهار وهم قائلون فسلمت عليهم فقالوا مرحبا بك يا ابن عباس فما جاء بك قلت لهم أتيتكم من عند أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وصهره وعليهم نزل القرآن وهم أعلم بتأويله منكم وليس فيكم منهم أحد لابلغكم مايقولون وتخبرون بما تقولون قلت اخبرونى ماذا نقمتم على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وابن عمه قالوا ثلاث قلت ماهن قالوا أما احداهن فانه حكم الرجال فى أمر الله وقال الله تعالى ان الحكم الا لله ماشأن الرجال والحكم فقلت هذه واحدة قالوا وأما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم فان كانوا كفارا سلبهم وان كانوا مؤمنين ماأحل قتالهم قلت هذه اثنتان فما الثالثة قالوا انه محى نفسه عن أمير المؤمنين فهو أمير الكافرين قلت هل عندكم شىء غير هذا قالوا حسبنا هذا قلت أرأيتم ان قرأت عليكم من كتاب الله ومن سنة نبيه صلى الله عليه وسلم مايرد قولكم أترضون قالوا نعم قلت أما قولكم حكم الرجال فى أمر الله فأنا أقرأ عليكم فى كتاب الله ان قد صير الله حكمه الى الرجال فى ثمن ربع درهم فأمر الله الرجال ان يحكموا فيه قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا لاتقتلوا الصيد وأنتم حرم ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ماقتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم الآية فنشدتكم بالله تعالى أحكم الرجال فى أرنب ونحوها من الصيد أفضل أم حكمهم فى دمائهم وصلاح ذات بينهم وأنتم تعلمون ان الله تعالى لو شاء لحكم ولم يصير ذلك الى الرجال قالوا بل هذا أفضل وفى المرأة وزوجها قال الله عز وجل وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من أهله وحكما من أهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما الآية فنشدتكم بالله حكم الرجال فى صلاح ذات بينهم وحقن دمائهم أفضل من حكمهم فى بضع امرأة اخرجت من هذه قالوا نعم قلت وأما قولكم قاتل ولم يسب ولم يغنم أفتسبون أمكم عائشة وتستحلون منها ما تستحلون من غيرها وهى أمكم فان قلتم انا نستحل منها مانستحل من غيرها فقد كفرتم ولان قلتم ليست

marfat.com

بأمنا فقد كفرتم لأن الله تعالى يقول النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم فأنتم تدورون بين ضلالتين فأتوا منهما بمخرج قلت فخرجت من هذه قالوا نعم وأما قولكم محى اسمه من أمير المؤمنين فأنا آتيكم بمن ترضون وأراكم قد سمعتم أن النبي ﷺ يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي رضي الله عنه اكتب هذا ما صالح عليه محمد رسول الله ﷺ فقال المشركون لا والله ما نعلم انك رسول الله لو نعلم انك رسول الله لأطعناك فاكتب محمد بن عبد الله فقال رسول الله ﷺ امح يا علي رسول الله اللهم انك تعلم انى رسولك امح يا علي واكتب هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله فوالله رسول الله ﷺ خير من علي وقد محا نفسه ولم يكن محوه ذلك يمحاه من النبوة أخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم ألفان وخرج سائرهم فقتلوا على ضلالتهم فقتلهم المهاجرون والانصار

(ذكر الاخبار المؤيدة لما تقدم وصفه)

(قال أخبرني) معاوية بن صالح قال حدثنا عبد الرحمن بن صالح قال حدثنا عمرو بن هاشم الجنبي عن محمد بن اسحق عن محمد بن كعب القرظي عن علقمة بن قيس قال قلت لعلي رضي الله عنه تجعل بينك وبين ابن آكلة الاكباد قال انى كنت كاتب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية فكتب هذا ما صالح عليه محمد رسول الله قالوا لو نعلم انه رسول الله ما قاتلناه امحها قلت هو والله رسول الله ﷺ وان رغم أنفك ولا والله لا أمحوها فقال لي رسول الله ﷺ أرنيه فأريته فمحاها وقال أما ان لك مثلها وستأتيها وأنت مضطر (أخبرنا) محمد بن شعيب قال أخبرنا شعبة عن أبي اسحق قال سمعت البراء قال لما صالح رسول الله ﷺ أهل مدينة مكة وقال ابن بشار أهل مكة كتب علي كتابا لهم قال فكتب محمد رسول الله فقال المشركون لا تكتب محمد رسول الله لو كنت رسولا لم نقاتلك فقال لعلي رضي الله عنه امحه فقال علي ما أنا بالذي امحاه فمحاه رسول الله ﷺ بيده وصالحهم على أن

يدخل هو وأصحابه ثلاثة أيام ولا يدخلوها الا بجلبان السلاح قال ابن بشار فسألوه ماجلبان السلاح قال القراب بما فيه (أخبرنا) أحمد بن سليمان الرهاوى قال عبدالله بن موسى قال حدثنا اسرائيل عن أبي اسحق عن أبي البزار قال لما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذى القعدة وأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على أن يقيم بها ثلاثة أيام فلما كتب الكتاب كتبوا هذا ماقضى عليه محمد رسول الله قالوا لانقر لك بهذا لو نعلم انك رسول الله ما منعناك شيأ ولكن أنت محمد بن عبدالله قال أنا رسول الله وأنا محمد بن عبد الله ثم قال لعلى رضى الله عنه امح رسول الله قال على لا والله لا أمحوك أبدا فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب فمحاه وليس يحسن يكتب فكتب مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد بن عبد الله وكتب هذا ماقضى عليه محمد بن عبد الله أن لا يدخل مكة بالسلاح الا بالسيف فى القراب وأن لا يخرج من أهلها بأحد ان أراد أن يتبعه ولا يمنع أحدا من أصحابه ان أراد أن يقيم بها فلما دخلها ومضى الاجل أتوا عليا رضى الله عنه فقالوا قل لصاحبك اخرج عنا فقد مضى الاجل فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فتبعته ابنة حمزة تنادى ياعم ياعم فتناولها على رضى الله عنه فاخذ بيدها فقال لفاطمة رضى الله عنها دونك ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها على وزيد وجعفر فقال على رضى الله عنه انا أخذتها وهى ابنة عمى وقال جعفر هى ابنة عمى وخالتها تحتى وقال زيد ابنة أخى فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام ثم قال لعلى رضى الله عنه أنت منى وأنا منك وقال لجعفر أشبهت خلقى وخلقى وقال لزيد أنت أخونا ومولانا فقال على رضى الله عنه ألا تتزوج ابنة حمزة فقال انها ابنة أخى من الرضاعة (خالفه) يحيى بن آدم فروى آخر هذا عن اسرائيل عن أبى اسحق عن هانئ بن هانئ انهم اختصموا فى بنت حمزة فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة أم قلت يارسول الله ألا تزوجها قال انها لا تحل لى انها ابنة أخى من الرضاعة قال وقال لى أنت منى وأنا منك وقال لزيد أنت أخونا ومولانا وقال لجعفر شبهت خلقى وخلقى

هذا آخر الكتاب وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

(يقول مصححه راجي عفو ربه العلي * محمد كامل بن محمد الاسيوطي الازهري)

الحمد لله الذي هدانا للايمان وشرفنا بوجود سيد ولد عدنان صلى الله وسلم عليه وعلى آله الطيبين الطاهرين وأصحابه نجوم الهدى الذين أظهروا من بعده شعائر الدين * (أما بعد) * فقد تم طبع هذا الكتاب جليل المقدار المشتمل على جملة من الاحاديث والآثار ناطقة بفضل وعلو قدر مولانا أمير المؤمنين سيدنا الامام على بن أبي طالب أحد الخلفاء الاربع الراشدين للامام المجمع على جلالته الحافظ البرهان صاحب الصحيح الامام أحمد بن شعيب النسائي أبي عبد الرحمن وضعه لما دخل دمشق ووجد كثيرا ممن بها منحرفين عنه كرم الله وجهه رجاء ان يهتدى به من يطالعه أو يلق اليه سمعه أثابه الله على ذلك جزيل الثواب وجعل مثواه أعلى الفراديس يوم المآب وذلك بمطبعة التقدم العلمية بمصر المعزية لأصحابها ورثة المرحوم السيد محمد عبد الواحد بك الطوبى وفاح مسك الختام في شهر ربيع الاول سنة ١٣٤٨ من هجرته صلى الله وسلم عليه وآله وأصحابه وكل منتسب اليه

تم

(فهرست خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه)

صحيفه

٢ ذكر صلاة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه
٢ ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين
٣ ذكر عبادته
٣ ذكر منزلة علي بن أبي طالب كرم الله وجهه من الله عز وجل
٦ ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين بخبر أبي هريرة منه
٧ ذكر خبر عمران بن حصين في ذلك
٨ ذكر خبر الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك وان جبريل يقاتل عن يمينه وميكائيل عن يساره
٨ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم في علي ان الله جل ثناؤه لا يخزيه أبدا
٩ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلي انك مغفور لك
١٠ ذكر الاختلاف على أبي اسحق في هذا الحديث
١٠ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم قد امتحن الله قلب علي للايمان
١١ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه ان الله سيهدي قلبك
١١ ذكر اختلاف الناقلين بهذا الخبر
١٢ ذكر الاختلاف على أبي اسحق في هذا الحديث
١٢ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم أمرت بسد هذه الابواب غير باب علي
١٣ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم ما أدخلته وأخرجتكم بل الله أدخله وأخرجكم
١٤ ذكر منزلة علي بن أبي طالب كرم الله وجهه من النبي صلى الله عليه وسلم
١٤ ذكر الاختلاف على محمد بن المنكدر في هذا الحديث
١٧ ذكر الاختلاف على عبد الله بن شريك في هذا الحديث
١٩ ذكر الاختلاف على أبي اسحق في هذا الحديث
١٩ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم علي كنفسي

marfat.com

صحيفة

١٩ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه أنت صفيي وأميني
٢٠ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم لا يؤدي عني إلا أنا وعلي
٢٠ ذكر توجيه النبي صلى الله عليه وسلم براءة مع علي رضي الله عنه
٢١ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فهذا وليه
٢٣ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم علي ولي كل مؤمن من بعدي
٢٣ ذكر قوله صلى الله عليه وسلم علي وليكم من بعدي
٢٤ ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني
٢٤ الترغيب في موالاته والترهيب عن معاداته
٢٥ ذكر دعاء النبي ﷺ لمن أحبه ودعائه على من أبغضه
٢٧ ذكر المثل الذي ضربه رسول الله ﷺ لعلي رضي الله عنه
٢٧ ذكر منزلة علي كرم الله وجهه وقربه من النبي ﷺ
٣٠ ذكر الاختلاف على المغيرة في هذا الحديث
٣١ ذكر ما خص به أمير المؤمنين علي رضي الله عنه من صعوده على منكبي النبي صلى الله عليه وسلم
٣١ ذكر ما خص به علي رضي الله عنه دون الأولين والآخرين من فاطمة بنت رسول الله ﷺ وبضعة منه وسيدة نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران
٣٣ ذكر الأخبار المأثورة بأن فاطمة بنت رسول الله ﷺ سيدة نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران
٣٣ ذكر الأخبار المأثورة بأن فاطمة بنت رسول الله ﷺ سيدة النساء من هذه الأمة
٣٥ ذكر الأخبار المأثورة بأن فاطمة رضي الله عنها بضعة من رسول الله ﷺ
٣٥ ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين
٣٦ ذكر ما خص به علي بن أبي طالب كرم الله وجهه من الحسن والحسين ابني

marfat.com

رسول الله الخ
٣٦ ذكر قول النبي ﷺ الحسن والحسين ابناى
٣٦ ذكر الاخبار المأثورة فى ان الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة
٣٧ ذكر قول النبي ﷺ الحسن والحسين ريحانتى من هذه الامة
٣٧ ذكر قول النبي ﷺ لعلى أنت أعز من فاطمة وفاطمة أحب الى منك
٣٧ ذكر قول النبي ﷺ لعلى كرم الله وجهه ما سألت لنفسى شيأ الا وقد سألت لك
٣٨ ذكر ما خص به رسول الله ﷺ عليا كرم الله وجهه
٣٨ ذكر ما خص به على كرم الله وجهه من صرف أذى الحر والبرد عنه
٣٩ ذكر النجوى وما خفف على كرم الله وجهه عن هذه الامة
٣٩ ذكر أشقى الناس
٣٩ ذكر آخر الناس عهدا برسول الله ﷺ
٤٠ ذكر قول النبي ﷺ لعلى رضى الله عنه تقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله
٤٠ الترغيب فى نصرة على رضى الله عنه
٤١ ذكر قول النبي ﷺ عمار تقتله الفئة الباغية
٤٢ ذكر قول النبي ﷺ تمرق مارقة من الناس يلى قتالهم أولى الطائفتين بالحق
٤٣ ذكر ما خص به أمير المؤمنين على بن أبى طالب كرم الله وجهه من قتال المارقين
٤٥ ذكر الاختلاف على أبى اسحق فى هذا الحديث
٤٨ ذكر مناظرة عبد الله بن عباس رضى الله عنهما الحرورية واحتجاجه عليهم فيما أنكروه على أمير المؤمنين رضى الله عنه
٣٦ ذكر الاخبار المؤيدة لما تقدم وصفه

﴿تمت﴾

marfat.com

کیف آور نعتوں اور مناقب کا حسین وجمیل مرقع

حسنِ کائنات

صائم چشتی

چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

marfat.com

نورُ دا چشمہ

نورِ سرورؐ میں ڈوبی ہوئی
دربار نعتوں کے گلہائے رنگا رنگ
مہک و نور میں لپٹی ہوئی نور بیز کرنیں
جن کو نورانی الفاظ میں سمو دیا گیا ہے

ہدیہ
۶/- روپے

نورُ دا ظہور

نورِ اولین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے نورانی جلووں کی نورانی عکس ریزیاں
ہر شعر محبتِ رسولؐ میں ڈوبا ہوا، قائلینِ
نورِ مصطفےٰ کیلئے نورانی صحیفہ۔ نورانی
نعت و مناقب کا مجموعہ۔

ہدیہ
۶/- روپے

حضرت
علامہ الحاج صائم چشتی صاحب
کے نعتیہ شہ پارے

نورُ دے خزینے

مرکزِ نور کی نور بیز تابشوں کا عکس نور
نعت نور علی نور، ہر منقبت نورٌ علیٰ نور
گیا نور کے خزانوں نے سمٹ کر الفاظ کے
نور کی شکل اختیار کر لی ہو۔

ہدیہ
۶/- روپے

نورُ ای نورُ

کیف ہی کیف، نور ہی نور،
نورِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ
نورانیہ میں ہدیہ نور، ہر نعت نور
ہر منقبت نور، ہر شعر نور، ہر لفظ نور

ہدیہ
۶/- روپے

حضورؐ بشر تے کے نورُ نے ؟

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی بے مثال بشریت اور بے مثل نورانیت پر مستند صحیفہ نور
پنجابی منظومات کے ساتھ اردو حاشیہ۔ ہدیہ ۱۴/-

marfat.com

ایک

ایسے مظلوم محسنِ اسلام کی سرگزشت حیات

جس نے پوری زندگی شرک نہیں کیا۔

لیکن: قلم کی ستم ظریفیوں نے اُسے مشرک بنا رکھا ہے۔

وہ جانثارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اس کی خدمتِ اسلام

کے صلے میں جہنم کی آتشیں زنجیروں نے جکڑ رکھا ہے۔

وہ بطحا کا سردار جو تمام عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے گرد حصار بن کر رہا اور اشاعت اسلام کرتا رہا، اہلِ اسلام کے

ہاتھوں آگ کی ایسی جوتیاں پہنے ہوئے ہے جس سے اُس کا دماغ کھولتا ہے

وہ محبِ رسولِ خدا جس سے کافر و مشرک ہونے کے باوجود رسولِ خدا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے پناہ محبت ہے۔ کتاب

ایمانِ ابوطالبؑ

۱۳۰۰ سے زائد صفحات (جلد اوّل، دوم) ھدیہ مکمل سیٹ -/۱۰۰ روپے

سینکڑوں معتبر کتب کے حوالہ جات سے مزین، سفید کاغذ طباعت آفسٹ۔

مصنف: حضرت علامہ الحاج صائم چشتی صاحب

marfat.com

منکرین کے فتوے ....

گیارھویں شریف حرام ہے !

گیارھویں شریف مُردار اور خنزیر ہے !

گیارھویں شریف شرک اور بدعت ہے !

ان فتووں کا منہ توڑ جواب کتاب لاجواب

بحث وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ

نذر، نیاز	ختم درود	فاتحہ
تیجا، قُل	ساتا	دسواں
ماہانہ، چہلم	برسی، عُرس	اکٹھ برادری

گیارھویں شریف

قیمت =/60 ساٹھ روپے

ضخامت ۲۰۷ صفحات

تفسیر، احادیث اور فقہ کی سینکڑوں کتابوں کے حوالہ جات

حوالہ غلط ثابت کرنیوالے کو فی حوالہ مبلغ یک صد روپیہ نقد انعام

سنہری ڈائیوں سے مزین اور رنگین کی مضبوط جلد

مصنف :۔ حضرت علامہ الحاج صائم چشتی صاحب

marfat.com

سیاست و تحقیق

یزید پلید کے حواریوں کے منہ پر ضربِ شدید

کتاب خلافت معاویہ و یزید، تحقیقِ مزید، رشید ابن رشید وغیرہ کا

منہ توڑ جواب

شہید ابنِ شہید

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سید المسلمین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نورِ نظر سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے لختِ جگر سید الشباب اہل الجنۃ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو نعوذ باللہ باغی، ناکام سیاستدان، دین میں تفرقہ ڈالنے والا اور اس جیسے سینکڑوں گستاخانہ الفاظ سے یاد کرنے والے اور یزید پلید لعین فتین کو "امیر المومنین خلیفہ برحق رضی اللہ عنہ، صحابہؓ سے افضل وغیرہ خود ساختہ اعزازات سے نوازنے والے یزیدی چیلوں، طوطوں، خارجیوں، اور مردود ناصبیوں کی نام نہاد تاریخی ریسرچ کی دھجیاں اڑا دینے والی کتاب "شہید ابنِ شہید" تفاسیر، احادیث، تواریخ و عقائد کی سینکڑوں معتبر، مستند اور مبسوط کتابوں کے حوالہ جات سے مزین حسام چشتی کی محققانہ عرق ریزی کا نچوڑ، تاریخ کا بے مثال شاہکار،

جلد دوم صفحات ۴۰۰ ہدیہ ۱۴۰ روپے

نا شر

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

marfat.com

نوائے صائم
(حصہ اوّل)

کیف آور نعتیں، سرور آگیں مناقب۔ نعت خوان حضرات کے لئے بیش بہا خزانہ،

ہدیہ

۔/6 روپے

نوائے صائم
(حصہ دوم)

دلپذیر نعتیں، دردناک مرثیے سرد انگیز مناقب، دلگارنگیں چومصرعے، دوہڑے اور رُباعیاں

ہدیہ

۔/6 روپے

حضرت علامہ الحاج صائم چشتی کے نعتیہ شہ پارے

نوائے صائم
(حصہ سوم)

مسحور کن اور وجد آفریں نعتوں کا خوبصورت مرقع۔ جس کی ہر نعت میں آپ کو عشق رسول ؐ کا ایک نیا انداز ملے گا۔

۔/6 روپے

نوائے صائم
(حصہ چہارم)

دل آویز نعت و منقبت کا دلآویز مجموعہ، اولیاء اللہ کی شان میں دلچسپ دوہڑے اور رُباعیاں

ہدیہ

۔/6 روپے

الحاج صائم چشتی کی مشہور عالم اردو نعتوں کا حسین انتخاب

خنک شہرے

اعلیٰ ایڈیشن ۔/40 روپے

عام ایڈیشن ۔/20 روپے

marfat.com

گزشتہ ادوار اور عصرِ حاضر کے خوارج کی ریشہ دوانیوں کا تاریخی

پوسٹ مارٹم

محققانہ عرق ریزی کی جامع تصویر، تحقیق و تجسس کا انمول شاہکار

کتاب مستطاب لاجواب

مُشکل کُشا

چھپ گئی

شہزادۂ ابوطالبؑ، سید المسلمین، امام المتقین، قائد الغر المحجلین، داماد سید المرسلین، زوجِ سیدۃ النساء العالمین، والد سید الشہداء اولین و آخرین، محبوب محبوبِ رب العالمین، وصی و اخی رسول، ماہِ بتول، فاتح اعظم، خیبر شکن، قاتلِ مرحب، کاسر الاصنام، منار الایمان، باب دار الحکمت و باب مدینۃ العلم، بحرِ عطاء و سخا، کنزِ حلم و حیا، ابو الحسنین، ذوالقرنین، مثالِ مسیح و ہارون، نفسِ رسول، امام الاولیاء و الاصفیاء، شہسوارِ مردِ فقر و غنا سیدنا و مولٰنا و مرشدنا امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی مکمل سوانح حیات،

محبِ اہلبیتِ رسول حضرت علامہ صائم چشتی کے قلم کا لازوال شاہکار کتاب مشکل کشا آج ہی طلب کریں،

صفحات ۷۲۰، کتابت و طباعت خوبصورت، خوشنما اور سنہری ڈائیوں سے مزیّن، ریگزین کی مضبوط جلد، ھدیہ ۶۰/- روپے دوم ۴۰/-

ناشر: چشتی کتب خانہ جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد، فون ۲۴۷۵۶

marfat.com

بچیوں کے جہیز کیلئے بہترین تحفہ

ایک نہایت ہی مقدس صحیفہ

مقدس رسول کی مقدس بیٹی کی مقدس سیرت

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی

حیاتِ طیبہ کے مکمل حالات اردو نثر کا بیمثال شہکار

البتول

مصنفہ صائمہ چشتی

صفحات ۲۸۴ ۔ اعلیٰ کاغذ ۔ مجلد رنگین ۔ ہدیہ صرف ۳۶/ روپے

ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد

marfat.com

حضرت علامہ الحاج صائم چشتی کے نعتیہ شہ پارے

بہاراں مسکراہیاں

کیف آور نعتوں اور سرور انگیز منقبتوں کا حسین امتزاج ۔ نعت مصطفیٰ کے سدا بہار پھول

ہدیہ ۶/ روپے

کربلائی دوہڑے

جدارانِ حسینؑ اور محبانِ اہلبیت کے لئے درد والم میں ڈوبا ہوا عظیم سرمایہ آنسوؤں اور آہوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، پنجابی میں الم انگیز دوہڑے

ہدیہ ۶/ روپے

محمدؐ کا در چھوڑ کر جانے والو

گلہائے نعت کا وہ سرور انگیز اور فرحت آگین گلدستہ جس میں حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربارِ اقدس کی طلعتوں اور فیضان باریوں کا تذکرہ ہے

ہدیہ ۶/ روپے

صائم دے دوہڑے

اہلِ عرفان اور صاحبِ وجدان حضرات کے لئے انمول تحفہ، تصوف طریقت کے نہایت لطیف نکات جنہیں پنجابی چومصرعوں کی صورت میں ڈھال دیا گیا ہے۔

ہدیہ ۶ روپے

نعتوں کا نیا مجموعہ

مقصودِ کائنات

جلد منظر عام پر آ رہا ہے

۱۵/- روپے

نعتوں اور منقبتوں کا دلفریب مجموعہ

نورِ کائنات

جلد طبع ہو رہا ہے ہدیہ ۱۵/

marfat.com

مُشکل کُشا

الحاج صمد چشتی

پبلشرز

چشتی کُتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد